تجلیات القلوب

تحفۂ

درود و سلام

ہم نے شبِ فراقِ نبی ﷺ یُوں تمام کی
اَشکوں نے دی نیاز درود و سلام کی

تجلیات القلوب

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا عمامہ مبارک

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم مبارک

وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۰۷﴾

اور ہم نے آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کو سارے جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا (الاحزاب)

ما طلعت شمس ولا قمر اضوء من وجهك يا سيد البشر۔

اے انسانوں کے سردار! نہیں چمکا کبھی سورج نہ چاند جو آپ کے چہرۂ انور سے زیادہ روشن ہو۔ (صلی اللہ علیہ وسلم)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بہت زیادہ رحمٰن ورحیم ہے۔

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الۡاَوَّلِیۡنَ وَالۡاٰخِرِیۡنَ خَاتَمِ الۡاَنۡبِیَآءِ وَالۡمُرۡسَلِیۡنَ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہِ الطَّیِّبِیۡنَ الطَّاھِرِیۡنَ۔

بِسۡمِ اللّٰہِ تَوَکَّلۡتُ عَلَی اللّٰہِ وَلَا حَوۡلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الۡعَلِیِّ الۡعَظِیۡمِ ط اَللّٰھُمَّ وَفِّقۡنِیۡ لِمَا تُحِبُّ وَتَرۡضٰی ط وَاحۡفَظۡنِیۡ مِنَ الشَّیۡطَانِ الرَّجِیۡمِ ط

میں اللہ تعالیٰ کا نام لے کر اس پر بھروسہ کرتا ہوں اور گناہ سے بچنے کی طاقت اور نیک کام کرنے کی قوّت اللہ ہی کی طرف سے ہے جو بلند شان اور بزرگی والا ہے۔ اے اللہ مجھے اس بات کی توفیق دے جسے تُو پسند کرتا ہے اور جس سے تُو خوش ہوتا ہے اور مجھے راندے ہوئے شیطان سے محفوظ رکھ۔

نام کتاب:................. تجلّیات القلوب

مؤلف:.................. عابد حسین ہاشمی، کلیام سیّداں، راولپنڈی، پاکستان

مقامِ تالیف: .... سٹرَٹ فورڈ روڈ سپارک ہل برمنگھم انگلینڈ

تعداد اشاعت: .... باراوّل 1200 مئی 2013

" " .... باردوم 1000 جولائی 2015

کمپوزنگ:................. محمد ندیم، 4218 527 321 92 00

کلر پیجز اینڈ ٹائٹل:......... عامر رشید قریشی الہاشمی

پرنٹنگ: .... سکرین آرٹ گرافکس 5581 551 321 92 00

میں اپنے شفیق دوست چوہدری محمد شفیق صاحب موذلے آٹو پارٹس برمنگھم کا شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے برائے زادِ آخرت اس کتاب کے دوسرے ایڈیشن کی اشاعت کرائی۔ اللہ تعالیٰ اُن کو درود وسلام کی اس مقبول ومقدّس کتاب کے وسیلہ سے دنیا و آخرت میں کامیاب کرے اور اس کتاب کو اُن کے لیے ذریعہ نجات بنائے۔ آمین۔ (مؤلف ۱۹ رمضان المبارک برمنگھم)

ہر کہ سازد وِردِ جاں صَلِّ علٰی
حاجت دارین او گردد روا

جس نے صَلِّ علٰی کو وِردِ جاں بنالیا اُس کی دونوں جہاں کی حاجتیں پوری ہوں گی

اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ ؕ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ﴿۵۶﴾

بیشک اللہ تعالیٰ اوراس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں ان پیغمبر پر، اے ایمان والوتم بھی نبی پر درود بھیجا کرواور خوب سلام بھیجا کرو۔

(الاحزاب:۵۶)

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمْ

تجلّیات القلوب

یعنی دلوں پر اللہ تعالیٰ کے انوار واسرار کی تجلّیات وارد ہونے کا ذریعہ

دُنیا و آخرت کے عذاب سے بچنے کا ایسا کامیاب نسخہ جو بارگاہِ خداوندی سے کبھی رَدّ ہی نہیں ہوتا۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے بندوں کے لیے انمول تحفہ.................تحفۂ درودوسلام

NOT FOR SALE

اس کتاب کی خرید وفروخت ممنوع ہے

تالیف:

عابد حُسین ہاشمی، کلیام سیّداں راولپنڈی، پاکستان

حال مقیم برمنگھم، انگلینڈ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

مؤلف تجلّیات اُلقلُو ب

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ وَآلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ اَمَّا بَعد آج پانچ رمضان المبارک ہجری ۱۴۲۴ھ 2003ء کی شب جمعۃ المبارک ہے اور یہ بندۂ ناچیز اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم اور اُس کی توفیق سے انگلینڈ کے شہر پیٹر برو میں فضیلت درود شریف پر یہ کتاب لکھنے کی ابتداء کر رہا ہے جس کا نامِ مبارک تجلّیات اُلقلُو ب رکھا ہے۔ یعنی دلوں کو گناہوں کی آلودگیوں سے آئینہ کی طرح پاک وصاف کر کے اُن پر اللہ تعالیٰ کے انوار و اِسرار کی تجلّیات وارد ہونے کا ذریعہ بندۂ ناچیز طویل عرصہ تک حکمائے اُمّت، صُوفیائے کرامؒ وعلمائے کرام کی تصانیف وتالیفات کا مطالعہ کرتا رہا اور ایسے حکیمانہ نسخے، ایسے وظائف تلاش کرتا رہتا تھا جو پڑھنے میں آسان یعنی مختصر اور فائدہ میں افضل واعلیٰ ہوں یعنی تھوڑی محنت کر کے زیادہ فائدہ حاصل ہو اور پھر اُن وظائف کو ہمیشہ کے لیے وردِ جاں بنالیا جائے تو صُوفیائے کرامؒ، عُلمائے عُظّام، محدّثین و مفسرین حضرات اُمّت کے اِن انمول موتیوں نے قرآن وحدیث کی روشنی میں اپنے اپنے علم وتجربہ کی بناء پر مختلف وظائف پڑھنے کا درس دیا ہے۔ لیکن دُرود شریف کی فضیلت پر دُنیا بھر کے مختلف مسلک سے تعلق رکھنے والے مسلمانوں کے ظاہری و باطنی پیشوا عُلمائے کرام واولیائے عظام کا اتفاق ہے اور اکثر اولیاء اللہ کا یہ قول ہے کہ ہم نے دنیا وآخرت کے لیے جو کچھ بھی پایا وہ دُرود وسلام کے ذریعہ سے ہی پایا۔ قرآن وحدیث میں درود وسلام پڑھنے کی بہت فضیلت بیان فرمائی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے لیے بیشمار احکامات جاری فرمائے ہیں۔ لیکن کسی بھی حکم میں یہ نہیں فرمایا کہ میں اور میرے فرشتے یہ کام کرتے ہیں اور اے ایمان والو! تم بھی یہ کام کرو۔ بس یہ سعادت وفضیلت صرف درود وسلام پڑھنے والوں کے لیے ہی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے بندوں کے لیے یہ بہت بڑا اعزاز، بہت بڑا تحفہ ہے کہ اپنا اور ہمارا محبوب (صلی اللہ علیہ وسلم) ایک بنایا۔ درود و سلام کا وظیفہ ہر مُشکل ہر مسئلہ کا حل قربِ خداوندی اور قربِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم حاصل کرنے کا سب سے آسان شفاف اور قریب تر راستہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآنِ کریم کی سورۃ الاحزاب کی آیت نمبر ۵۶ میں وضاحت کے ساتھ ارشاد فرمایا ہے۔ اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ ؕ یٰٓاَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا۝ ترجمہ: بیشک اللہ تعالیٰ اور اِس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں ان پیغمبر (صلی اللہ علیہ وسلم) پر اے ایمان والو تم بھی آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) پر درود وسلام بھیجا

کرو۔اِس آیت کریمہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اعلیٰ وارفع شان مبارک کا ذکر ہے۔اولیاء اللہ کا قول ہے کہ ہر عمل کے قبول ومردود ہونے کا احتمال ہے لیکن درود وسلام کا پڑھنا ایک ایسا عمل ہے جو بارگاہِ خداوندی سے کبھی رَدّ ہی نہیں ہوتا۔بس یہ اُمتِ محمدیہ کے لیے انمول تحفہ ہے۔اس لیے انتہائی محبّت وشوق کے ساتھ کثرت سے پڑھتے رہنا چاہیے۔مشہور تابعی اور عراق کے بلند مرتبہ اولیاء اللہ حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ نے درود شریف کی فضیلت کا ایک واقعہ سُن کر اپنے شاگردوں کو حکم فرمایا تھا کہ یہ واقعہ کتابوں میں لکھو اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت کو سناؤ تا کہ درود پاک کی برکت سے دُنیا وآخرت کے عذاب سے نجات حاصل کر سکیں۔مکمل واقعہ اِس کتاب میں ملاحظہ کیا جا سکتا ہے۔درود وسلام کثرت کے ساتھ پڑھنے کی تبلیغ کرنی اعلیٰ وافضل عمل ہے اور کتاب اِس کا ذریعہ۔یہ ایسی تجارت ہے جس میں خسارہ ہرگز نہیں بلکہ بہت ہی زیادہ منافع ہے۔جو مسلمان بھی اپنے لیے اپنے والدین کے لیے یا دیگر عزیز واقارب کے لیے کچھ صدقہ دینا چاہتا ہو وہ اس کتاب کی حسبِ توفیق جتنی بھی اشاعت کرانا چاہے،اشاعت کروا کر مفت تقسیم کر سکتا ہے اور یہ عمل صرف صدقہ ہی نہیں بلکہ صدقہ جاریہ ہے کہ بندہ مَر جاتا ہے، قبر میں ہوتا ہے،لیکن اُس کو ثواب مِلتا رہتا ہے۔لوگوں کو دوزخ کی آگ سے بچانے کے لیے مضبوط ڈھال ہے۔اللہ تعالیٰ اِس کتاب کے لکھنے پڑھنے اور اِس کی اشاعت کروا کر تقسیم کرنے والوں کے لیے اِس کو ذریعہ نجات بنائے اور دنیا وآخرت کے غموں سے نجات دے۔اللہ تعالیٰ میری اِس سعی کو اپنی بارگاہِ عالی میں قبول ومنظور فرما کر میرے والدین کے لیے ایسا صدقۂ جاریہ بنادے جو قیامت تک قائم رہے اور اِس کی خوشبو سے اُنہیں ایسا معطّر ومنوّر کرے کہ قیامت کے روز شہداء وصالحین اور صدیقین کے ساتھ ہوں۔آخر میں عاجزانہ التماس ہے کہ اس بندۂ عاجز فقیر اور اس کے والدین کو بھی دعاؤں میں یاد رکھیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں نہایت ہی محبّت وعشق کے ساتھ سیّد الکونین صلی اللہ علیہ وسلم پر درود وسلام کے نذرانے نچھاور کرنے کی توفیق کی سعادت عطا فرمائے۔آمین

اَلْعَبد

عابد حسین ہاشمی

برمنگھم،اِنگلینڈ

اَرْجُوْ نَوَالَكَ لَا تَحْرِمْ وَ عَطَاءَكَ مَنْ

اَهْدٰى هَدِيَّةَ مِسْكِيْنٍ وَّ مُفْتَقِرْ

مناجات

پادشاہ جُرم مارا در گذار　　ما گنہگاریم و تو آمُرز گار

تُو نِکو کاری و ما بد کردہ ایم　　جُرم بے اندازہ، بے حد کردہ ایم

سال ہا در بندِ عصیاں گشتہ ایم　　آخر از کردہ پشیماں گشتہ ایم

دائما درفسق وعصّیاں ماندہ ایم　　ہم قرینِ نفس وشیطاں ماندہ ایم

روز وشب اندر معاصی بودہ ایم　　غافل از امرو نواہی بودہ ایم

بے گنہ نگذشت برما ساعتے　　باحضورِ دِل نہ کردم طاعتے

بردر آمد بندۂ بگریختہ　　آب روئے خود بعصیاں ریختہ

مغفرت دارم اُمید، اَز لُطفِ تُو　　زانکہ خود فرمودہ ای لَا تَقْنَطُوْ

بحرِ الطافِ تو بے پایاں بُوَد　　نا اُمید از رحمت شیطان بُوَد

نفس و شیطان زدکریما راہِ من　　رحمت باشد شفاعت خواہِ من

چشم دارم از گنہ پاکم کُنی　　پیش زاں کاندر لحد خاکم کُنی

اندراں دم کنر بدن جانم بَری

از جہاں بانُورِ ایمانم بَری

هُوَ الْحَبِيْبُ الَّذِىْ تُرْجٰى شَفَاعَتُهٗ
لِكُلِّ هَوْلٍ مِّنَ الْاَهْوَالِ مُقْتَحِمِ
مَوْلَاىَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَآئِمًا اَبَدًا
عَلٰى حَبِيْبِكَ خَيْرِالْخَلْقِ كُلِّهِمِ

نعت شریف بحضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم

(از عاشقِ رسول ﷺ مولٰنا عارف جامیؒ)

تَنم فرسُودہِ جاں پارہ زِہجراں یا رسول اللہ ﷺ
میرا جسم ناکارہ اور ٹکڑے ٹکڑے ہو چکا ہے آپ کی جدائی میں اے اللہ کے پیارے نبی ﷺ

وَلِعم یَژ مُردہِ آوارہ زِعصّیاں یا رسول اللہ ﷺ
میرا دل بھٹک رہا ہے اور دِل کا پُھول مُرجھا چُکا ہے گناہوں کے بوجھ سے اے اللہ کے پیارے نبی ﷺ

چُوں سُوئے من گذر آری مِن مسکین ناداری
کبھی خواب میں ہی اپنا جلوہ دِکھلاؤ اِس عاجز مسکین اور نادار سائل کو

فِدائے نقش نعلینت کُنم جاں یا رسول اللہ ﷺ
تو پھر میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے جُوتے کے نقشِ پا پر فِدا ہو جاؤں گا اے اللہ کے پیارے نبی ﷺ

زِکردہِ خویش حیرانم سیاہ شُد روز عصّیانم
میں نے جو کچھ کیا ہے بہت حیران ہوں روزِ حساب میرا اعمالنامہ گناہوں کی بہتات سے سیاہ ہو گا

پشیمانم پشیمانم پشیماں یا رسول اللہ ﷺ
میں انتہائی پریشان اور سخت شرمندہ ہوں پریشان ہی پریشان ہوں اے اللہ کے پیارے نبی ﷺ

زِجام حُبّ تُو مسّتم بہ زنجیر تو دِل بستم
آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبّت میں مست ہوں آپ ﷺ کے عشق کی زنجیر سے دل بندھا ہوا ہے

نمی گویَم کہ من ہستم سُخن داں یا رسول اللہ ﷺ
میں عاجز اور مسکین کوئی دعویٰ نہیں کرتا کہ میں بہت بڑا شاعر ہوں اے اللہ کے پیارے نبی ﷺ

چُوں بازوئے شفاعت را کُشائی بر گنہگاراں
جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم روزِ قیامت اپنی شفاعت کا بازو لمبا کر کے گنہگاروں کے سروں پر پھیلاؤ گے

مکن محروم جامیؔ را درآں یا رسول اللہ ﷺ
اُس روز اِس عاجز جامی کو بھول نہ جانا محروم نہ کرنا اس جاں جوکھوں کی گھڑی میں اے اللہ کے پیارے نبی ﷺ

نعت شریف بحضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم

(از شاہ شمس تبریزؒ)

اے دَستۂ گُل مرحبا اَز بُوئے ریحان آمدی
جانِ عالم راتوئی اَز عالم جاں آمدی
عیسیٰؑ غلامِ درگہت موسیٰؑ بصیرہ دَر رہت
رَف رَف شُدہ جولاں گہت تا تو بمیداں آمدی
کردہ خلیل چاکری موسیٰؑ بجاں فرماں بُری
کز عالم پیغمبری محبوبِ خوباں آمدی
دُنیا تریبد جائے تُو در مسند بالائے تُو
آں عرش خاک پائے تُو گنجِ بویراں آمدی
خِصم نافرمانِ تُو زد شک مددندانِ تُو
خندہ شُد یک بار تُو پُر خون دنداں آمدی
اے شمس حُسینی باصفامی گوتُو نعتِ مصطفٰے ﷺ
زیرا کہ دربستانِ اُوتُو مُرغان خوش خواں آمدی

حدیث شریف

صحیح بخاری شریف میں طریق متواترہ کے ساتھ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایک بڑی جماعت سے منقول ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ اُس شخص کا کیا درجہ ہوگا جو کسی جماعت سے محبت و تعلق رکھتا ہے مگر عمل میں اُن کے درجہ کو نہیں پہنچا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا **اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ**'' یعنی محشر میں ہر شخص اُس کے ساتھ ہوگا جس سے اُس کو محبت ہے۔ (حدیث بحوالہ معارف القرآن)

شجرۂ نسب حضرت سیدنا محمد صلی اللّٰہ علیہ وسلم

محمد صلی اللہ علیہ وسلم بن عبداللہ بن عبدالمطلب بن ھاشم بن عبد مناف بن قصی بن کلاب بن مرۃ بن کعب بن لؤی بن غالب بن فھر بن مالك بن النضر بن کنانة بن خزیمة بن مدرکة بن إلیاس بن مضر بن نذار بن معد بن عدنان بن اُدّ بن آود بن الیشح بن الھیسح بن سلامان بن ثابت بن حمل بن قیدار بن اسماعیل علیہ السّلام بن ابراھیم علیہ السّلام۔

نُورِ محمد صلی اللّٰہ علیہ وسلم

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں بتایئے کہ اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے کیا چیز پیدا فرمائی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے جابر اللہ تعالیٰ نے تمام مخلوقات سے پہلے تیرے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کا نُور اپنے نُور سے پیدا کیا وہ نُور قدرتِ الٰہی سے جہاں خدا تعالیٰ نے چاہا دورہ کرتا رہا اِس وقت لوح وقلم، جنت ودوزخ، فرشتے، آسمان وزمین، سُورج و چاند، جنّ وانسان کچھ نہ تھا۔ (مواہب لدنیہ فتاویٰ حدیث،ص:۵۱)

اَنسب شریف النبیّ الْمُخْتار صلی اللّٰہ علیہ وسلم

نبی آخرالزّ ماں رحمت اللعالمین سیّد المرسلین احمدِ مجتبیٰ حضرت سیّدنا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نَسبی لحاظ سے ہاشمی قریشی ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے حضرت اسماعیل علیہ السّلام سے کنانہ کو چُنا، کنانہ سے قریش کو چُنا، قریش سے بنو ہاشم کو چُنا اور بنو ہاشم میں سے مجھ کو چُن لیا۔ (حدیث بحوالہ ''جامع الخیرات''، مؤلف سیّد محمود حسین شاہ محدّث ہزارویؒ)

جَب اِس عالمِ آب وگُل کا نشان بھی نہ تھا

نُورِ محمد صلی اللّٰہ علیہ وسلم کا ظہور آپ صلی اللّٰہ علیہ وسلم کے دادا حضرت عبدالمطلب رضی اللہ عنہ میں

نِگاہِ عشق و مستی میں وہی اَوّل وہی آخر
وہی قرآں وہی فرقاں وہی یٰسین وہی طٰہ

جب اِس عالم آب وگل کا نشان بھی نہ تھا لوح قلم عرش وکرسی بھی کتم عدم سے منصۂ شہود پر جلوہ گر نہ ہوئے تھے تو اُس وقت بھی خاتم النّبییّن سیّد المُرسلین رحمۃ اللعالمین سرورِ کائنات فخرِ موجودات پیغمبر اعظم احمد مجتبٰے حضرت سیّدنا محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم رُوحی فداہ کا نُور مبارک موجود تھا جو پیدائش عالم کے وقت اِنسان اوّل حضرت آدم علیہ السّلام میں جلوہ گر ہوا پھر حضرت شیث علیہ السّلام، حضرت ادریس علیہ السّلام، حضرت نوح علیہ السّلام، حضرت ابراھیم علیہ السّلام میں ایک دوسرے سے منتقل ہوتا ہوا جب یہ نُورِ آسمانی حضرت عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں منتقل ہوا تو آپ حرم محترم کی چار دیواری کے اندر خوابِ استراحت تھے۔ جب آپ بیدار ہوئے تو یہ دیکھ کر آپ کے حیرت واستعجاب کی کوئی حد نہ رہی کہ آپ کے بال سنوارے ہوئے ہیں اور اِن سے خوشبو کی لپٹیں آ آ کر مشامِ جان کو معطّر کر رہی ہیں۔ آنکھوں میں کاجل لگا ہوا ہے، نیا اور خوبصورت لباس زیب تن ہے۔ جس نے دیکھا اور سُنا وہ بھی حیرت سے انگشتِ بدنداں ہو گیا مگر کسی کی سمجھ میں کچھ نہ آیا کہ اصل معاملہ کیا ہے۔ آپ کے والد بزرگوار آپ کو قریش کے کاہن کے پاس لے گئے اور یہ حیرت انگیز واقعہ اس کے گوش گزار کیا۔ اس نے فیصلہ کیا ان کا نکاح کر دو۔ چنانچہ آپ کا نکاح کر دیا گیا۔ جب قحط سالی ہوئی چرند و پرند تک پانی کی بوند کو ترسنے لگے تو قریش حضرت عبدالمطلب کو لے کر جَبلِ ثبیر پر چلے جاتے اور وہاں جا کر ان سے دُعا کراتے تو بارش برسنے لگتی تھی۔ ابرہہ جب ہاتھیوں کی کثیر تعداد کے ساتھ اپنے لشکر کو لے کر خانۂ خدا کو مسمار کرنے کے لیے آیا تو قریش کو جب اِس معاملہ کا پتہ چلا تو گھبرائے اور اپنے جلیل القدر سردار حضرت عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنے ہمرہ لے کر جبلِ ثبیر پہنچے تو نُورِ آسمانی (نُورِ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم) نے جو عبدالمطلبؓ کی پیشانی میں ستاروں کی طرح درخشاں تھا ماہِ تاباں کی طرح گردش کی، اِس کی شعاعیں کعبۃ اللہ تک جا پہنچیں۔ جب آپؓ نے یہ منظر دیکھا تو قریش کو یقین دلایا کہ اب تم قطعی مطمئن رہو، دُشمن ہمارا بال بھی بھیگا نہ کر سکے گا کیونکہ جب یہ نُور گردش کرتا ہے تو ہمارے لیے فتح ونصرت کا پیغام ہوتا ہے۔ ابرہہ کی فوج کا قاصد جب حضرت عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ

کے پاس آیا تو وہ اس عظیم المرتب سردار کے نُورانی چہرہ کی تاب نہ لاکر بے ہوش ہوکر گر پڑا اور کہا تُو واقعی قریش کا سچا سردار ہے۔ابرہہ کے لشکر میں تباہی پھیلی ، اِس پر قہرِ خداوندی نازل ہوا اور وہ لشکر سمیت غارت ہوگیا۔قرآن نے اِس واقعہ کو اصحابِ فیل سے یاد کیا ہے۔سیف بن ذی یمن کے بادشاہ نے اپنے علم و واقفیت کی بنا پر حضرت عبدالمطلب کو یہ خوشخبری سنائی کہ نبی آخرالزّماں (صلی اللہ علیہ وسلم) جن کی آمد خوش آنند کے لیے زمین کا ہر ذرّہ اور آسمان کی ہر مخلوق چشمِ براہ ہے، آپ کی اولاد سے ہوگا۔کُتبِ توریت اور انجیل میں بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد کی پیش گوئیاں آئی ہیں۔حضرت عبدالمطلب نے ایک مرتبہ اپنے صاحبزادہ حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ واقعہ سُنایا کہ ملک یمن میں ایک یہودی عالم جو الہامی کتاب زبور کی تلاوت کرر ہا تھا اُس نے اپنے علم وحکمت سے دیکھ کر کہا تھا کہ تمہارے ایک ہاتھ میں مُلک اور دوسرے میں نبوّت ہے۔تاریخ شاہد ہے کہ یہ پیشن گوئی دُرست ثابت ہوئی۔آپ کے پوتے شہنشاہِ دو عالم بادشاہ بھی تھے اور نبی بھی۔حضور خاتم النبییّن رحمۃ للعالمین حضرت سیّدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے حقیقی چچا ابوطالب سے روایت ہے کہ والد بزرگوار حضرت عبدالمطلب نے مجھ سے بیان فرمایا کہ ایک مرتبہ میں خانۂ کعبہ میں محوِّ خواب استراحت تھا کہ میں نے ایک عجیب وغریب اور رنگین سراپا نُور خواب دیکھا۔عالمِ بیداری میں آنے پر اس غیر معمولی خواب کی یاد سے میری رُوح پر لرزہ طاری ہوگیا۔میں نے ایسا ہنگامہ خیز اور رنگین خواب کبھی نہیں دیکھا تھا۔اِس خواب سے مجھے ایسا معلوم ہوا کہ زمینِ بطن سے ایک نُورانی درخت پیدا ہوا، اِس کی شاخوں کی وسعت زمین سے آسمان تک تھی۔تمام مشرق سے مغرب کو اِس کے طول وعرض نے ڈھانپ لیا تھا اور ابھی اِس کا طول وعرض ومبدم ترقی پذیر تھا۔اِس کا پتّہ پتّہ روشن تھا۔اِس کی شاخ شاخ درخشاں تھی۔ایسی تجلّی وتابانی کہ آنکھیں خیرہ ہوجاتی تھیں۔اِس طوفان رنگ ونُور کی طرف دیکھنا محال تھا۔اِس کی روشنی آفتاب و ماہتاب سے ستّر گناہ زیادہ تھی۔کبھی یہ رِفعت الشّان درخت میری آنکھوں سے پوشیدہ ہوجاتا تھا اور کبھی میری نِگاہ کو چکا چوند کرنے کے لیے پھر نمودار ہوجاتا تھا۔میں نے دیکھا کہ اِس درخت کی شاخوں میں قریش کی جماعت لٹک رہی ہے اور دوسرا گروہ قریش نیشہ وتبر لیے اِس کی بیخ کنی کے درپے ہیں۔میں نے اِس خواب کو جس کی شانِ جلالت سے مجھ پر رعشہ طاری ہورہا تھا، بیداری کے بعد قریش کے ایک کاہن کے سامنے بیان کیا اور اِس سے ایک تعبیر چاہی۔خواب سنتے ہی کاہن کا چہرہ متغیر ہوگیا اور اُس نے کہا اگر واقعی یہ خواب دُرست ہے تو تمہاری اولاد میں ایسا جلیل القدر نبی پیدا ہوگا جس کی بصیرت اَفروز اور درخشاں پیغام کُفر وباطل کی تاریکیوں کو اِس طرح کافور کردے گا جس طرح اُفقِ مشرق پر طُلوع ہونے والا آفتاب عالمتاب شبِ دیجور کی تیرگیوں کو اِس کے نُورانی مذہب سے مشرق ومغرب روشن ہوجائیں گے اور دُنیا کی بڑی بڑی صاحبِ جاہ وحشم ہستیاں اِس کے سامنے سرنگوں ہوجائیں گی۔(بحوالہ کتاب عرب کا چاند)

نُورِ محمد صلی اللّٰہ علیہ وسلم کا ظہور آپ صلی اللّٰہ علیہ وسلم کے والد حضرت عبد اللّٰہ رضی اللہ عنہ میں

قریش کے عظیم المرتّب اور جلیل القدر سردار حضرت عبد المطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شادی خانہ آبادی ایک عصمت مآب بی بی فاطمہ نامی سے ہوئی۔ زوجین کے گلشنِ محبّت میں شگفتہ ہونے والے پھولوں اور کلیّوں میں ایک پھول خاص طور پر خوشنما اور حسین تھا، جس پر سینکڑوں بُلبلیں ہزار جان سے فریفتہ تھیں، یہ پھول حضرت عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے جن میں نُورِ آسمانی حضرت عبد المطلب رضی اللہ عنہ سے منتقل ہوا تھا۔ آپ حضرت عبد المطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اولاد میں سب سے زیادہ حسین وجمیل تھے۔ قدرت نے آپ کو جمالِ ظاہری و باطنی سے سرفراز کرنے کے لیے اپنے تمام دہن بستہ خزانوں کے منہ بے دریغ کھول دیئے تھے۔ حُسن و جمال کی سحر آلود کشش ایک ایسا مسّلمہ اَمر ہے جس کی تفصیل کی کوئی قطعاً ضرورت نہیں ہے۔ آپ کے رنگ و شباب کی دلکشی اور اندازِ گفتگو کی سحر کاری نے مقناطیس بن کر فولاد صفت لوگوں کو بھی اپنی طرف کھینچ لیا تھا۔ عرب کی حسین سے حسین عورت بھی جسے اپنے حُسن و جمال پر سو سو ناز تھا، آپ کی رفیقِ حیات بننے کے لیے باعثِ صد نازش و افتخار سمجھتی تھی۔ سینکڑوں عورتیں آپ کے عشق میں مضطر اور پریشان حال تھیں جب آپ کا نکاح بنی زہرہ کے سردار وہب بن عبد مناف کی نُورِ نظر سے ہو گیا تو بہت سی عورتیں ناکامیٔ عشق کی وجہ سے قبل از وقت پیوند زمین ہو گئیں۔ چنانچہ بنی زہرہ کے سردار وہب بن عبد مناف نے ایک واقعہ سے متاثر ہو کر اپنی جگر گوشہ حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو آپ کے نکاح میں دے دیا۔ انہیں زوجین کے گُلشنِ محبّت میں وہ پھول کِھلا جس کی خوشبو سے شرق و غرب معطّر ہو گئے۔ (بحوالہ کتاب عرب کا چاند)

حدیث شریف

كُنْتُ نَبِيًّا وَّاٰدَمُ بَيْنَ الرُّوحِ وَالْجَسَدِ (الحدیث)

محشر میں شفاعت کُبریٰ کے لیے پیشقدمی کرنا اور تمام بنی آدم کا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے جمع ہونا اور شبِ معراج میں بیت المقدس کے اندر تمام انبیاءؑ کی امامت کرانا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اِسی سیادتِ عامہ اور امامتِ عُظمیٰ کے آثار میں سے ہے۔ (معارف القرآن، ص:۱۰۱)

نُورِ محمد صلی اللّٰہ علیہ وسلم کا ظہور آپ صلی اللّٰہ علیہ وسلم کی والدہ محترمہ رضی اللہ عنہا کے بطن میں

وصلّ اللّٰہُ عَلٰی نُورٍ کزو شُد نُورہا پیدا
زمین دَر حُبِّ او ساکن فلک دَر عشق او شیدا

نکاح کے بعد حضرت عبدُ اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اَپنی عصمت مآب اور فِدا کار بیوی حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس تین دِن قیام کیا اور اِن دنوں میں ہی حضرت آمنہؓ امانت دارِ نُورِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہو گئیں۔ چنانچہ نورِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بطن میں صُورت پذیر ہوتے ہی ریگستانِ عرب کے باشندوں کے لیے ایک حیرت انگیز اور خوشگوار انقلاب واقع ہوا۔ نیلگوں آسمان پر گھنگور گھٹائیں چھا گئیں اور ایسی بارش ہوئی کہ چاروں طرف جل تھل کا عالم ہو گیا۔ درختوں کو خوب کثرت سے پھل آیا، کھیتوں میں غلّہ افراط سے پیدا ہوا۔ اِسی لیے اہلِ عرب نے اِس سال کا نام سنۃ الفتح والابتہاج رکھا ہے۔ یعنی فتح و نُصرت عیش و مسرّت کا سال۔

تیرا شُکر ہے اِے رَبِّ ذوالجلال
کہ آیا ہے برکت کا ان پہ یہ سال

ہوئی سبز و شاداب کھیتی تمام
رہا خشک سالی کا مطلق نہ نام

گئی قحط سالی ہوا فِکر دُور
لگے ہوئے ہر گھر میں عیش و سُرور

ہوئی پُر ثمر شاخ اُمیدِ دِل
گئے ہر بشر کے کنول دِل کے کِھل

شگفتہ ہوا غنچۂ آرزو
جہاں میں ہوئی خرمی چار سُو

ہوا رَنج و غم اہلِ عالم سے دُور
ہوئے شادمانی و عیش و سُرور

چھلکنے لگا جامِ عیش و طرب
ہوئی دُور کُلفت خوشی کے سَبب

چمن میں نسیمِ سحر ناز سے
لگی چلنے اُترا کے انداز سے

فضائے چمن کی تھی دِلکش پھبَن
کہیں تھا گلاب اور کہیں نسترن

کِھلے صحنِ گُلشن میں چنپا کے پھول
ہوا بیدِ مجنوں کا سجدہ قبول

نِکلے سبزہ و پھل آئی بہار
گُلِ سیوتی تھا چمن کا سنگھار

قبا سُرخ پھولوں نے کی زیبِ تَن
بنی شاخِ گُل بُلبُلوں کا وطن

خیاباں میں سُنبل کو تھا پیچ و تاب
کھڑے تھے کہیں نرگس نیم خواب

لبِ جو مؤدب تھا سرو سہی!
پہن کر قبا سبز مخمل کی

تھا جوبن پہ شمشاد اے ذی شعور
گُل چاندنی پر برستا تھا نُور

نرالی ادا سے تھی صف باندھ کر
روش کے کنارے حِنا سبز تر

شعاعوں میں سبزہ پہ شبنم پڑی
تھی نظروں میں وہ موتیوں کی لڑی

تھے پھُولوں پہ شبنم کے قطرے پڑے
ہوں یا قوّت میں جیسے موتی جڑے

ٹہلتی تھی شوخی سے بادِ صبا
تھی کچھ اور ہی اس کے سر میں ہوا

اور اطرافِ عالم میں ابرِ بہار
برسنے لگا جُھوم کے بار بار

بساطِ چمن میں تھا طوطی کا شور
اِک انداز سے رقص کرتا تھا مور

تھی مُرغانِ گُلشن کی ایسی صدا
کہ ہو رُوح کو جِس سے نشوونما

مہکتی تھی خوشبو سے ساری زمین
زمیں ہو گئی مِثلِ خُلدِ بریں

گُلستان میں لالہ تھا رنگین پوش
سناتا تھا عالم کو مژدہ سروش

کہ وہ رشکِ خورشید و دُرِّ یتیم
ہوا آمنہؓ کے شکم میں مُقیم

جب وہ نُورِ آسمانی جس کی جلوہ گری سے کبھی شرق وغرب منوّر ہونے والے تھے شِکمِ آمنہؓ میں مقیم ہوا تو جس طرف سے آپ گُذرتی تھیں، غیبی آوازوں کو سلام کرتے سُنتی تھیں کتاب سیر میں یہاں تک لکھا ہے کہ شجر وحجر اور چرند و پرند تک اِس مبارک ہستی کو جو حضرت آمنہؓ کے شِکم میں مقیم تھی۔ سلام کرتے تھے اور آپ اپنے کانوں سے سُنتی تھیں بارہا آپ نے خواب دیکھا کہ ایک نُور آپ سے نِکلا اور آسمان کی طرف بلند ہو گیا پھر مشرق ومغرب کے تمام اقطاع پر چھا گیا۔ کائنات کا ذرّہ ذرّہ اِس سے چمک اُٹھا۔ (بحوالہ کتاب عرب کا چاند)

حضورِ انور صلی اللہ علیہ وسلم کی آفرینش کی صبح دَرخشاں

آنکھ والا تیرے جوبن کا تماشہ دیکھے

دیدۂ کوَر کو آئے نظر کیا دیکھے

آخر وہ روزِ سعید و مبارک گھڑی آ پہنچی جس کے انتظار میں آسمان کا ذرّہ ذرّہ بیتاب تھا۔ حدِ نظر تک زمین کا دامن پھُولوں سے پٹا پڑا تھا۔ نسیم خوشبو سے مہکی ہوئی تھی کہ حضرت عبداللہؓ کے کاشانہ میں وہ ماہتاب طلوع ہو گیا جس کی ضیاء پاشیوں سے شبِ دیجور کی تاریکیاں اِسی طرح کافور ہو گئیں جس طرح اِس کی عِلمی نُور افشانیوں سے آگے چل کر جہالت کی تاریکیاں دُور ہو جانے والی تھیں۔ صبح صادق کا وقت تھا، آفتاب عالمتاب اَبھی اُفق عالم پر طلوع نہیں ہوا تھا کہ ابولہب کی لونڈی ثویّبہ نے مبارک و مسعود مولود کا مژدہ جانفزاء ابُولہب کو سنایا۔ اِسنے مسرّت کے جوش میں آکر اِس لونڈی کو آزاد کر دیا۔ حضرت عبدالمطلبؓ نے جب سُنا تو اُن کی خوشی کا کوئی ٹھکانہ نہ رہا۔ اپنے نُورِ نظر حضرت عبداللہ کی محبوب یادگار کو دیکھنے کے اشتیاق نے بیتاب کر دیا۔ حضورِ انور صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک چادر اَطہر میں لپیٹ کر آپ کے پاس لایا گیا۔ کائنات عالم کا ذرّہ ذرّہ اس نومولود مسعود کی خوشی میں سرشار تھا۔ ملائکہ اہلِ زمین کو مبارکباد دینے کے لیے آسمان سے رُوح پرور پھُولوں کی بارش کر رہے تھے۔ لیکن کاخِ کسریٰ میں ایک زبردست زلزلہ آیا اور اس کے چودہ کنگرے گر گئے۔ استخر کا مشہور آتش کدہ یکا یک بُجھ گیا۔ یہ اِس انقلاب عظیم کی پیشگوئی تھی جو اِس جلیل القدر مُولود کی حیاتِ مطہرہ کے ساتھ وابستہ تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی صبح آفرینش والی رات شہابِ ثاقب اس قدر ٹوٹے کہ لوگ حیرت اور خوف کے مارے گھروں سے باہر نکل آئے۔ قریش نے ولید بن مغیرہ سے دریافت کیا کہ یہ کیا بات ہے؟ اس نے کہا جب شہابِ ثاقِب ٹُوٹا کرتے ہیں تو ضرور کوئی عظیم الشّان واقعہ پیش آتا ہے۔ یوسف یہودی نے کہا وہ نبی آخر الزّماں (صلی اللہ علیہ وسلم) جن کی آمد خوش آنند کی بشارتیں آسمانی کتابیں دے رہی ہیں آج کی رات منصۂ شہود پر جلوہ گر ہو جائے گی۔ اِسی طرح اور بھی حیرت انگیز واقعات ظہور پذیر ہوئے کہا جاتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم شکمِ مادر سے مختون پیدا ہوئے اور آپ کے ساتھ کچھ آلائش بھی نہ تھی۔ (بحوالہ کتاب عرب کا چاند)

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَآئِمًا اَبَدًا

عَلٰی حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

وَاَحۡسَنُ مِنۡكَ لَمۡ تَرَقَطُّ عَيۡنِيۡ

آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ حسین میری آنکھوں نے کبھی نہیں دیکھا

وَاَجۡمَلُ مِنۡكَ لَمۡ تَلِدِ النِّسَاءُ

اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ خوبصورت کسی عورت نے نہیں جنا۔

خُلِقۡتَ مُبَرَّءً مِّنۡ كُلِّ عَيۡبٍ

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہر عیب سے پاک پیدا کیا گیا ہے

كَاَنَّكَ قَدۡ خُلِقۡتَ كَمَا تَشَآءُ

گویا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی مرضی کے مطابق پیدا کیے گئے ہوں۔

(مؤید بروح القدس شاعر دربارِ نبوت حضرت اِحسان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

جمالِ مصطفےٰ صلی اللّٰہ علیہ وسلم

بَلَغَ الْعُلٰی بِکَمَالِہٖ   کَشَفَ الدُّجٰی بِجَمَالِہٖ
حَسُنَتْ جَمِیْعُ خِصَالِہٖ   صَلُّوْا عَلَیْہِ وَآلِہٖ

اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے نُور کو اپنے نُور سے بنایا اور خدا کی خُدائی اور یکتائی اور کبریائی کے بعد جو صفات کمال بھی کسی بشر کو عطا کی جا سکتی تھیں اِن سب کو جسدِ اطہر میں رکھ کر اپنے جمال کا پورا پورا مظہر بنا کر اپنے محبوب سیّدِ الْاَوَّلِین وَالْآخرین خاتم اَلْاَنْبِیَاء وَالْمُرسِلِیْن علیہ الصّلوٰۃ وَ التسلیم کو جملہ کمالات ومحاسن کا جامع بنا دیا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتی ہیں کہ زلیخا کی سہیلیاں اگر حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرۂ انور کو دیکھ لیتیں تو ہاتھوں کے بجائے دِلوں کو کاٹ لیتیں۔ (شرح شمائل)

حُسنِ یوسفؑ پر کٹیں مِصر میں اُنگشتِ زناں
سَر کٹاتے ہیں تیری راہ میں مردانِ عرب

علّامہ قرطبیؒ فرماتے ہیں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا پورا پورا جمال ظاہر نہیں کیا گیا ورنہ آدمی حضورِ انور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھنے کی طاقت نہ رکھتے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ حَسین کسی کو نہیں دیکھا یُوں معلوم ہوتا ہے گویا سُورج وجہٗ مُنیر پر قُربان ہو رہا ہے اور جب تبسّم فرماتے تو در و دیوار پر دندان مبارک کی جھلک پڑتی۔

حُسنِ یوسفؑ دَمِ عیسیٰؑ یدِ بیضا داری   لب لعل و خط سبز رُخِ زیبا داری
آنچہ خوباں ہمہ دارند تُو تنہا داری   شیوۂ شکل و شمائل حرکات و سکنات

یَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَآئِمًا اَبَدًا
عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّھِمٖ

فرمانِ الٰہی

وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ
فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ
لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا ﴿٦٤﴾

(النساء: ۶۴)

اگر وہ اپنی جانوں پر ظلم کریں تو اے محبوب (صلی اللہ علیہ وسلم) تمہارے حضور حاضر ہوں اور پھر اللہ سے معافی چاہیں اور رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) اُن کی شفاعت فرمائیں تو ضرور اللہ کو بہت توبہ قبول کرنے والا اور مہربان پائیں۔

(ترجمہ القرآن)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا حُلیہ مبارک

حضرت حَسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے ماموں ہند بن ابی ہالہؓ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حُلیہ مبارک کے متعلق دریافت کیا اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حُلیہ مبارک بہت ہی وضاحت کے ساتھ بکثرت بیان فرمایا کرتے تھے۔ میری دِلّی خواہش ہوئی کہ اِن اوصافِ جمیلہ میں سے کچھ میرے سامنے بھی بیان فرمائیں تا کہ میں اِس کو اپنے دِل و دماغ میں خوب جمالُوں ماموں نے حُلیہ مبارک کے متعلق یہ ارشاد فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ذات والاصفات کے اعتبار سے بہت شاندار تھے اور دوسروں کی نظروں میں بھی بڑے مَرتبے والے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ مبارک ماہِ بدر (چودھویں رات کے چاند) کی طرح چمکتا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا قد مبارک بالکل میانہ قد آدمی سے کسی قدر طویل تھا لیکن زیادہ لانبے قد والے سے پَست تھا۔ سر مبارک اعتدال کے ساتھ بڑا تھا، بال مبارک کسی قدر بل کھائے ہوئے تھے، اگر سر کے بالوں میں بسہولت مانگ نِکل آتی تو نکال لیتے تھے اور اگر کسی وجہ سے بسہولت نہ نکلتی تو اِس وقت نہ نکالتے تھے (کسی دوسرے وقت میں جب کنگھی وغیرہ موجود ہوتی تو نکال لیتے) جب بال مبارک بڑھے ہوتے تھے تو کان کی لَو سے متجاوز ہو جاتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا رنگ مبارک نہایت ہی چمکدار تھا، اور پیشانی مبارک کشادہ تھی اَبرو خمدار باریک اور گُنجان تھے۔ دونوں اَبرو علیحدہ علیحدہ تھے درمیان میں مِلے ہوئے نہ تھے۔ دونوں اَبرو کے درمیان ایک رَگ تھی جو غصّہ کے وقت اُبھر جاتی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ناک مبارک مائل بہ بلندی تھی اور اِس کے اُوپر چمک اور نُور ایسا نمایاں تھا کہ ابتداً آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھنے والا بڑی ناک والا سمجھتا (لیکن غور سے معلوم ہوتا کہ یہ حُسن و چمک کی بلندی ہے حقیقت میں زیادہ بلند نہیں) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی داڑھی مبارک بھرپور اور گُنجان بالوں کی تھی (آنکھ کی پُتلی نہایت سیاہ تھی) رُخسار مبارک ہموار ہلکے تھے (یعنی لٹکے ہوئے نہ تھے) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا دہن مبارک اعتدال کے ساتھ فراخ تھا (یعنی نہ تنگ تھا نہ بہت فراخ) (دندان مبارک باریک آبدار تھے) سامنے کے دانتوں میں ذرا ذرا فصل بھی تھا۔ سینہ سے ناف تک بالوں کی ایک باریک لکیر تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی گردن مبارک ایسی پتلی و خوبصورت تھی جیسے تراشیدہ گردش صفائی اور چمک چاندی جیسی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بدن مبارک کا ہر ہر عُضو نہایت معتدل و موزوں اور پُر گوشت تھا اور بدن مبارک گُٹھا ہوا تھا، سینہ مبارک اور شِکم مبارک ہموار تھا لیکن سینہ مبارک چوڑا قدرے اُبھرا ہوا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دونوں مونڈھوں کے درمیان قدرے زائد فاصلہ تھا، جوڑوں کی ہڈیاں قوی اور کلاں تھیں۔ کپڑا اُتارنے کی حالت میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا بدن روشن اور چمکدار نظر آتا تھا۔ ناف اور سینہ کے درمیان ایک لکیر کی طرح بالوں کی باریک دھاری تھی۔ اِس لکیر کے علاوہ دونوں چھاتیاں اور پیٹ بالوں سے خالی تھا۔ البتہ دونوں بازو اور دونوں کندھوں اور سینہ کے بالائی حصّہ پر بال تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی کلایاں دراز تھیں اور ہتھیلیاں فراخ نیز ہتھیلیاں اور دونوں قدم گداز پُر گوشت تھے۔ ہاتھ پاؤں کی اُنگلیاں

تناسب کے ساتھ لمبی تھیں یا بلند تھیں۔ (یہ راوی کا شک ہے) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے تلوے مبارک قدرے گہرے تھے (چلنے میں زمین کو نہ لگتے) اور قدم مبارک ہموار اور ایسے صاف ستھرے چکنے تھے کہ پانی ان کے اُوپر سے فوراً ڈھل جاتا تھا اور جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم چلتے تو قوّت سے قدم اُٹھاتے اور آگے کو جُھک کر تشریف لے جاتے اور تواضع سے قدم بڑھاتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی رفتار تیز تھی (اس میں قدم کُشادہ رکھتے چھوٹے چھوٹے قدم نہ رکھتے تھے) چلنے کے وقت ایسا معلوم ہوتا گویا پستی میں اُتر رہے ہیں (یعنی نیچے کی طرف) جب کسی طرف توجہ فرماتے تو پورے بدن سے پھر کر متوجہ ہوتے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نظر نیچی رہتی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نظر بہ نسبت آسمان کے زمین کی طرف زیادہ رہتی تھی۔ (وحی کے انتظار کے زمانہ میں آسمان کی طرف بار بار نِگاہ اُٹھتی) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت شریفہ عام طور پر گوشۂ چشم سے دیکھنے کی تھی۔ یعنی غائیت شرم وحیا سے پُورا سر اُٹھا کر نِگاہ بھر کر نہ دیکھتے تھے۔ چلنے میں صحابہ کرامؓ کو آگے کر دیتے اور خود پیچھے رہتے تھے (خاص طور سے سفر میں یہی معمول تھا کہ پیچھے رہتے ہوئے کمزوروں کی خبر گیری فرمائیں) اور سلام کرنے میں خود ابتداء فرماتے تھے۔ (بحوالہ فضائل درود شریف ...... مولٰنا عبدالقدوس صدیقی)

قرآنِ کریم میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے اعضاء جسمانی کا ذِکر

اللہ تعالیٰ نے آپ کے قلب مبارک کو فرمایا ما كذب الفواد ما رٰی، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک کو فرمایا ینطق عن الھوٰے، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بَصر کو فرمایا ما زاغ البصر و ما طغٰی، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ مبارک کو فرمایا قد نرٰی تقلب وجهك فی السماءِ، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ اور گردن مبارک کو فرمایا ولا تجعل يدك مغلولته اِلیٰ عُقدَ، اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی پُشت اور سینہ مبارک کو فرمایا **الم نشرح لك صدرك ووضعنا عنك وزرك الذی انقض ظهرك**۔ (مواہب لدّنیہ)

گفتگو کا طرزِ بیاں

حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے ماموں سے کہا کہ رسول اللہ ﷺ کی گفتگو کی کیفیت مجھ سے بیان فرمائیے۔ اُنھوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر وقت (آخرت کے) غم میں اور ہمیشہ سوچ وفکر میں رہتے تھے۔ کسی وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو راحت وچین نہیں ہوتا تھا۔ اکثر اوقات خاموش رہتے، بلاضرورت کلام نہ فرماتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پوری گفتگو شروع سے آخر تک منہ بھر کر ہوتی تھی۔ یعنی اوّل وآخر کے تمام الفاظ پورے اور صاف ادا فرماتے اور آپ صلی اللہ علیہ

وسلم جامع الفاظ کے ساتھ کلام فرماتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا کلام ایک دوسرے سے ممتاز ہوتا تھا۔ نہ اس میں بے ضرورت زیادتی ہوتی اور نہ ایسی تنگی کہ مطلب واضح نہ ہو۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نہ سخت مزاج تھے اور نہ کسی کی توہین فرماتے تھے۔ نعمت خواہ کتنی ہی معمولی اور کم ہو اس کو بہت بڑا سمجھتے تھے اور اِس کی مذّمت اور برائی نہ فرماتے تھے۔ البتہ کھانے کی چیزوں کی نہ ہی مذمت فرماتے اور نہ ہی بہت تعریف۔ دنیا اور دُنیاوی امور کی وجہ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی غصّہ نہ آتا تھا البتہ اگر کوئی امرِ دین اور حق بات سے تجاوز کرتا تو اِس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے غصّے کی کوئی تاب نہ لاسکتا تھا۔ یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اِس کا اِنتقام نہ لے لیں۔ اپنی ذات کے لیے نہ کسی پر ناراض ہوتے اور نہ اِس کا انتقام لیتے تھے۔ جب کسی وجہ سے کسی جانب اشارہ فرماتے تو پورے ہاتھ سے اشارہ فرماتے تھے اور جب کسی بات پر تعجب فرماتے تو ہاتھ پلٹ لیتے تھے اور جب بات کرتے تو اِس کے ساتھ داہنی ہتھیلی کو بائیں انگوٹھے کے اندرونی حصّے پر مارتے اور جب کسی پر ناراض ہوتے تو اِس سے مُنہ پھیر لیتے اور بے توجہی فرماتے اور جب خوش ہوتے تو حیا کی وجہ سے آنکھیں گویا بند فرما لیتے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اکثر ہنسی تبسّم ہوتی تھی۔ اِس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دندان مبارک اَولے کی طرح چمکدار سفید ظاہر ہوتے تھے۔ (کتاب فضائل درود.........، حکیم مولٰنا عبدالقدوس صدیقی)

یَا صاحِبَ الْجمالُ یا سَیِّدُ الْبَشَرْ مِنْ وَّجهكَ الْمُنِیْرَ الْقَدْ نُوْرَ الْقَمَرْ
لَا یُمْکُن الثَّناُ کَما کَانَ حَقُّهٗ بَعَدْ اَز خُدا بُزرگ توئی قِصّه مختصر

(خواجہ حافظ شیرازیؒ)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اِسمِ گرامی

محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے معنی

ہزار بار بشوئیم دہن زِ مُشک و گلاب
ہنوز نامِ تُو گُفتن کمال بے ادبی است

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا مشہور ترین نامِ نامی ''محمد'' ہے اور یہ ''حمد'' سے مشتق ہے۔ یہ لفظ بہت سے معنی ومفاہیم کا جامع ہے۔ جیسے اِس شخصیت کی تعریف وتوصیف، اِس کی محبّت اور اعزاز وکرام، حمد میں یہ تمام مفاہم شامل ہیں۔ چنانچہ ''محمد'' اِس ذات کو کہا جائے گا جس کی تعریف وتوصیف میں بہت سارے لوگ رطبّ اللسان ہوں اور اِس عملِ تعریف وتوصیف کو بار بار انجام دیتے ہوں یا اِس سے وہ ذات مراد ہوگی جو اپنے اعمال وکردار وفضائل ومناقب کی وجہ سے بار بار لوگوں کی تعریف کی مستحق ہو۔ جبیر بن مطعم کی روایت کردہ حدیث میں مذکور ہے ''اِنَّ لِی أَسْماءً اَنَا مُحَمّدٌ وَاَنَا أَحمدُ وَاَنَا اَلْمَاحی الذي یمْحُواللهُ بِی

الکفو''میرے کئی نام ہیں، میں''محمدؐ''ہوں، میں''احمد''ہوں اور میں''ماحی''ہوں جس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کفر کو مٹادے گا۔

مذکورہ حدیث میں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چند ناموں کو ان کے معنی کے ساتھ بیان کیا ہے اور اِن معانی کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ جو فضیلت وشرف ہم رِشتہ اِسماء''محمدؐ''،''احمد''،''ماحی''وغیرہ محض علَم ہوتے اور اپنے خاص معنی پر دلالت نہیں کرتے تو پھر وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مدّح وستائش پر دلالت نہیں کرتے۔

اِس مفہوم کی وضاحت احسان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اِس شعر سے بھی ہوتی ہے۔

و شِقَّ له من اسمه لِيُجلّه　　　　فذو العرش محمود و هَذا محمد

ترجمہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اِکرام کی خاطر اللہ تعالیٰ نے اَپنے ہی ایک نام کے مادۂ اشتقاق سے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کا نام رکھا۔

چنانچہ عَرش والے کا نام محمود ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا محمد ہے۔

جب یہ ثابت ہوگیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا نامِ نامی''محمدؐ''''حمد''سے مشتق ہے تو اِس کا مطلب یہ ہوا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اللہ تبارک تعالیٰ، اِس کے فرشتے، دیگر انبیائے کرامؑ، اور روئے زمین پر سانس لینے والے تمام اِنسانوں کے نزدیک محمود ہے چاہے اِس حقیقت کا بعض لوگ اِنکار ہی کیوں نہ کریں۔ اس لیے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی صفات کمال کا ادراک کرنے کے بعد ایک صحیح العقل انسان کے لیے اس کے سوا اور کوئی چارہ نہیں رہتا کہ وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کو''محمود''مانے۔ بس آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام''محمدؐ''آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مخصوص صفات اور خوبیوں کی وجہ سے''حمد''سے مشتق ہے کیونکہ وہ خوبیاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کے ساتھ مخصوص ہیں۔ کسی اور کے اندر نہیں پائی جاتیں۔ اِس اعتبار سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم''محمدؐ''اور''حمد''ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات ہی قیامت کے دن مقامِ محمود پر فائز ہوگی جس پر اَگلے پچھلے سب رشک کریں گے جو شخص مقامِ محمود کے معنی ومفہوم سے آگاہی کا خواہاں ہو اِسے چاہیے کہ وہ صحابہ وتابعین اور دیگر اسلافِ اُمّت سے منقول سورۂ اِسراء کی تفسیر کا مطالعہ کرے۔ اس سلسلہ میں ابن ابی حاتم، ابن جریر اور عبداللہ بن حمید سے جو کچھ منقول ہے اِس سے مقامِ محمود کی حقیقت اچھی طرح واضح ہوجاتی ہے۔ (کتاب رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود وسلام، ترجمہ جلا الافہام اَز امام ابن القیّم)

ڈھونڈتی ہے جس کو آنکھیں وہ تماشہ چاہیے
چشمِ باطن جس سے کُھل جائے وہ جلوہ چاہیے

حضورِ اقدّس صلی اللّٰہ علیہ وسلم
تمام کائنات کے لیے رحمت بن کر آئے

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصافِ حمیدہ کی جھلکیاں

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ (الاحزاب:۲۱)

(ترجمہ: اللہ کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) تمہارے لیے بہترین نمونہ ہیں۔)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ أَفْضَلِ أَنْبِيَائِكَ وَأَكْرَمِ أَصْفِيَائِكَ مَنْ فَاضَتْ مِنْ نُّوْرِهٖ جَمِيْعَ الْاَنْوَارِ وَصَاحِبَ الْمُعْجِزَاتِ وَصَاحِبِ الْمَقَامِ الْمَحْمُوْدِ سَيِّدِ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ ○

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب مقامِ محمود پر فائز ہوں گے اس وقت سارے اہلِ مؤقف چاہے وہ مسلم ہوں یا کافر، اگلے ہوں یا پچھلے، سبھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف کریں گے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سب کی جانب سے تعریف وتوصیف کے مستحق ہیں۔ اس لیے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی نے اللہ کے حکم سے اِس زمین پر رُشد و ہدایت، ایمان وعقیدہ اور علم وعمل کی روشنی پھیلا کر ظُلمت وظلالت کو دُور کیا اور لوگوں کے دِلوں پر ایمانی حقائق کے اَنمٹ نقوش ثبت کیے۔ انہیں شیطانی پھندوں سے نجات دِلائی، کُفر وشرک اور ظلمت و جہالت کے گھٹا ٹوپ اَندھیرے سے انہیں نکال کر ایمان وعمل کی تابناک شعاعوں میں انہیں جینا سکھلایا۔ جس کی وجہ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم متبعین دُنیا وآخرت کی سعادتوں سے سرفراز ہوئے۔ اِس اعتبار سے دُنیا والوں کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کی اِسی طرح ضرورت تھی جس طرح انہیں ہوا اور پانی کی ضرورت تھی۔ اس لیے کہ وہ لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے قبل نُورِ ہدایت سے کوسوں دُور سراسر ظُلمت و جہالت کی فضا میں سانس لے رہے تھے۔ کوئی بُتوں کا پجاری تھا تو کوئی صلیب کا پرستار، کوئی آتش پرستی کی لعنت میں گرفتار تھا تو کسی نے ستاروں کو معبود بنا لیا تھا۔ غرض دُنیا کے لوگ (راہِ راست سے دُور ہو جانے کی وجہ سے) اللہ تعالیٰ کے غیض وغضب کی زَد میں تھے۔ وہ ضلالت وگمراہی کی بُھول بھلیوں میں گُم ہو جانے کی وجہ سے نہ تو اپنے رَبّ کو جانتے تھے جس کے آگے اپنی جبیں نیاز خم کرتے اور نہ ہی طریقۂ عبودیت سے آگاہ تھے۔ اِس وقت معاشرہ کے طاقتور لوگ کمزوروں کی بے بَسی کا خوب فائدہ اُٹھاتے تھے اور انہیں اپنے ظُلم و جبر کا لُقمہ بنا لیتے تھے جس کسی کو بزعم خود کوئی چیز سمجھ میں آ جاتی تو وہ دوسروں کو زبردستی اِس کا قائل کرنے کی کوشش کرتا اور اس کے لیے اپنے مخالفین کے ساتھ جنگ وجدال پر آمادہ ہو جاتا تھا کوئی خِطۂ ارض ایسا نہیں بچا تھا جو انوارِ رسالت کی کرنوں سے منوّر ہو۔ اللہ تعالیٰ جَلّ شانہٗ نے ایسے پُرآشوب صُورتِ حال میں جب روئے زمین پر بسنے والے انسانوں کے طرزِ حیات کا جائزہ لیا تو

سوائے چند نفوسِ قُدسیہ جو کفر و شرک سے اَپنا دامن بچا کر صحیح دینِ الٰہی پر قائم تھے سارے مسلمانوں کی مجموعی صُورتِ حال نے اِس کے غیض و غضب میں اور اضافہ کر دیا لیکن اِس ذاتِ واحد نے اس کے باوجود اِس صورتِ حال میں اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث کر کے اپنے بندوں کے ساتھ رحم و کرم کا معاملہ کیا اور اَنوارِ نبوت سے ظُلمت و ضلالت کو دُور کر دیا اور بے جان لاشہ میں تبدیل ہو جانے والی قوموں کے مُردہ دِلوں میں دوبارہ زِندگی پھُونک دی۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے ذریعہ ہی لوگوں کی ضلالت کو ہدایت میں، جہالت کو علم و آگہی میں، قِلّت تعداد کو کثرت میں، ذِلّت و رسوائی کو عزت و سر بلندی میں اور فَقر و محتاجی کو غنیٰ و ثروت میں تبدیل کر دیا۔ اِس ذاتِ واحد نے اپنے آخری نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ بصیرت سے محروم انسانوں کو روشنی اور صدائے حق سے محروم کانوں کو قوتِ سماعت عطا کی اور بند دِلوں کے دروازے کھول دیئے جس کے نتیجہ میں لوگوں نے اپنے معبودِ حقیقی پالنہار کو اَپنی بساط کے بقدر پہچانا اور رَبّ کی معرفت حاصل کرنے کے بعد لوگوں نے مختلف انداز سے اپنے معبود کے اسمائے حسنیٰ، صفاتِ عالیہ اور قُدرتِ کاملہ کی دُہائی دی۔ حتیٰ کہ ربِّ حقیقی کی معرفت نے مومن بندوں کے ذہن و دماغ سے ہر قسم کے شکوک و شبہات کو دُور کر کے ان کے سینوں کو اِسی طرح منوّر کر دیا جس طرح چودھویں رات کا چاند بادلوں کی اوٹ سے نکل کر روئے زمین کو روشن و منوّر کر دیتا ہے۔ ربِّ حقیقی کی معرفت کی جانب رہنمائی و راہبری کرنے والی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عظیم دعوت کے بعد پھر کسی اور کی راہبری اور رہنمائی کی ضرورت ہی نہیں رہی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بے مثال رہنمائی نے لوگوں کو رَبّ کی معرفت کے بلند مقام پر فائز کر دیا۔ اس سلسلہ میں کسی اور کے قیل و قال کی ضرورت ہی نہ رہی۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد مبارک ہے۔ ترجمہ اور کیا ان لوگوں کے لیے یہ (نشانی) کافی نہیں ہے۔ ہم نے آپ پر کتاب نازل کی جو انہیں پڑھ کر سنائی جاتی ہے درحقیقت اِس میں رحمت و نصیحت ہے۔ اِن لوگوں کے لیے جو ایمان لائے۔ اللہ کے آخری نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے گمراہ انسانوں کو ان کے ربّ کی رضا و خوشنودی اور اس کی بتائی ہوئی جنت کی طرف لے جانے والی راہ کی طرف بھرپور رہنمائی کی۔ نیکی و بھلائی کا کوئی ایسا عمل باقی نہیں بچا جس کا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم نہ دیا ہو اور بُرائی کی کوئی ایسی شکل نہیں بچی جس سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے روکا نہ ہو جیسا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے ترجمہ: جنت سے قریب کرنے والا ایسا کوئی عمل میں نے نہیں چھوڑا جس کا لوگوں کو حکم نہ دیا ہو اور دوزخ کی طرف لے جانے والا کوئی ایسا عمل نہیں بچا جس سے میں نے لوگوں کو روکا نہ ہو۔

اصحابیٔ رسول صلی اللہ علیہ وسلم ابوذر رضی اللہ عنہ کا قول ہے ترجمہ: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات سے قبل ہمیں ہر چیز کی تعلیم دے دی، یہاں تک کہ فضا میں اُڑنے والے پرندہ سے متعلق ہمیں علم سے آراستہ کر دیا) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی ذات تھی جس نے موت کے بعد ربِّ حقیقی کے حضور انسانوں کی پیشی کی واضح ترین تصویر لوگوں کے سامنے پیش کی۔ اِس سلسلہ میں ایک ایک معاملہ کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضاحت کی اور موت اور بعدالموت کے پوشیدہ اِسرار و رموز سے انسانوں کو مطلع کیا۔ بندوں کو مالکِ حقیقی کے قریب کرنے والا کوئی مفید علم باقی نہ رہا جس کی کُنجی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو نہ تھمادِی ہو اور کوئی مشکل

اور پیچیدگی ایسی نہیں بچی جس کی شرح وبسط کے ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضاحت نہ فرمادی ہو۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بے مثال رہنمائی کی وجہ سے ربّ ذوالجلال نے اِنسانی قلوب سے شرک وکُفر کے اندھیروں کو دُور کر کے اُنہیں رُشد وہدایت کی کرنوں سے منوّر کر دیا۔ بیمار دِلوں کو شفا بخشی اور جہل ولاعلمی کے اندھیرے میں ٹامک ٹوئیاں مارنے والوں کو اپنی معرفت عطا کر دی تو بھلا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کے علاوہ اور کون ہوسکتا ہے جو اُمتِ محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب سے بہترین تعریف وتوصیف اور مناسب ترین بدلہ کا حقدار ہو۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکات اپنے اخلاقِ کریمہ اور عاداتِ شریفہ کی وجہ سے تمام نوع انسان کی جانب سے تعریف وتوصیف کی مستحق ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق وعادات کا تصوّر نہیں کیا جاسکتا کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم انسانی اخلاقِ حمیدہ کے سب سے بڑے حلیم وبُردبار اور سخی وفیاض تھے۔ ناگواری ومصائب کو سب سے زیادہ برداشت کرنے والے اور سب سے زیادہ عفو ودرگذر سے کام لینے والے تھے جو شخص جس قدر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جہالت کا مظاہرہ کرتا آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے ساتھ اسی قدر حلم وبُردباری سے پیش آتے تھے۔ عبداللہ بن عمروؓ کی روایت کے مطابق تورات میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی صفاتِ عالیہ کا تذکرہ اِن الفاظ میں آیا۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم میرے بندے اور رسول ہیں۔ میں نے اِن کا نام متوّکل رکھا ہے نہ تو وہ سخت دِل اور نہ کسی کو سخت بات کہنے والے ہیں اور نہ ہی بازاروں میں شور وشُغبکر نے والے ہیں۔ کسی کے بُرے سلوک کا بدلہ برائی سے نہیں دیتے بلکہ وہ عفو ودرگذر سے کام لیتے ہیں۔ میں ان کے لیے اِس وقت تک موت کو مقدر نہیں کروں گا جب تک کہ ان کے ذریعہ اِس کج رومِلّت کو اس مقام پر لا کھڑا نہ کروں کہ اِن کے لوگ کلمۂ توحید لا اِلٰہ اِلاّ اللہ کا قرار کریں۔ میں اِن کے ذریعہ سے بصیرت سے محروم آنکھوں کو بصیرت قوّتِ سماعت سے محروم کانوں کو سننے کی قوت عطا کروں گا اور بند دِلوں کے دروازے کھول دُوں گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم رحمت و رافت کے پیکر اور دینی ودُنیاوی اُمور میں باعثِ نفع ہونے کے اعتبار سے سب سے عظیم اِنسان تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں میں سب سے زیادہ فصیح زبان کے مالِک تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے مختصر کلام میں معانی ومفاہیم کی کثرت ہوتی تھی جس سے حقیقی مراد اچھے انداز میں واضح ہوجاتا تھا۔ صبر وبرداشت کے مواقع پر بے مثال صبر کا مظاہرہ کرتے اور معاملات میں صِدق وصفا کا نتیجہ تھے۔ عہد وپیمان سب سے زیادہ پورا کرنے والے، حُسنِ سلوک کا کئی گناہ زیادہ بدلہ عطا کرنے والے، بہت زیادہ تواضع سے پیش آنے والے اور بے مثال ایثار وبے نفسی کا مظاہرہ کرنے والے تھے۔ اپنے اصحاب کی جانب سے دفاع و حمایت میں سب سے آگے تھے۔ جس اچھی بات کا حکم دیتے اِس کا بہترین عملی مظاہرہ پہلے خود کرتے اور جس بات سے روکتے سب سے پہلے خود اِس سے مکمل اجتناب کرنے والے تھے۔ لوگوں میں سب سے زیادہ صِلہ رحمی کا خیال رکھنے والی بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی ذات تھی۔ کسی شاعر کا یہ شعر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق وعادات کی عکاسی کرتا ہے۔

برد على إلأ دنى و مرحمة

وَ على الأ عادي مأزن جلا

اہلِ قُرابت کے لیے رحمت و رافت کا پیکر ہیں اور اپنے دُشمنوں کے ساتھ بھی عالی ظرف کا مظاہرہ کرنے والے اور اِن کی خطاؤں پر صَبر کرنے والے ہیں، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سب سے زیادہ سخی، بات کے سچّے، نرم خو اور میل جول میں شرافت کا بہترین مظاہرہ کرنے والے تھے جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھوڑی دیر بات چیت کر لیتا وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرنے لگتا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک مداح کا قول ہے میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم جیسا انسان نہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے دیکھا اور نہ بعد ''**أجود الناس صدرًا**'' کا مطلب ہے۔ نیکی و بھلائی کے کام کثرت سے کرنا یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکات خیر و بھلائی کا سرچشمہ تھی۔ کوئی اچھا کام یا بھلائی کا کوئی ایسا عمل نہیں جسے دوسروں سے پہلے سرانجام دینے کی فکر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نہ کرتے ہوں اِسی لیے بعض اہلِ علم کا قول ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سینہ کو خیر و بھلائی کا ایسا مرکز بنا دیا تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اکیلی ذات کی طرف سے انجام پانے والے اعمالِ خیر دنیا کے تمام لوگوں کی جانب سے انجام پانے والے اعمالِ خیر سے کہیں زیادہ تھے گویا کہ دُنیا میں خیر و بھلائی کی جتنی شکلیں ہوسکتی ہیں سب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سینہ میں ڈال دی گئی تھیں ''**اصدق الناس لهجةً**'' یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم پیکرِ صِدق تھے اور یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ عادت شریفہ ہے جس کا اعتراف آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جنگ کے میدان میں مورچہ بندی کرنے والے دُشمنوں نے بھی کیا ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی دُشمن نے بھی کوئی ایسی شہادت پیش نہیں کی ہے جس سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی ایک جُھوٹ کا ثبوت مِلتا ہو۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صِدق وصفا کے سلسلے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے خیر خواہوں کی شہادتوں کو اگر تھوڑی دیر کے لیے نظر انداز بھی کر دیں اور مُشرکین اہلِ کتاب میں سے اِن دُشمنوں کی آراء و خیالات کا جائزہ لیں جنہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جنگیں کیں تو ہمیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دُشمنوں میں کوئی ایک شخص بھی ایسا نہیں ملتا جس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف زبانِ طعن دراز کرتے ہوئے ایک معمولی جھوٹ کی بھی گواہی دی ہو۔

اللہ تبارک تعالیٰ نے قرآن کی اِن آیات میں اپنے نبی کے دعوائے نبوت کو جھٹلانے والوں کی باتوں سے اِن کو پہنچنے والے غم و آلام کا مداوا کیا ہے۔ ارشادِ باری ہے، ترجمہ: اے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) ہمیں معلوم ہے کہ جو باتیں یہ لوگ بناتے ہیں اِن سے آپ کو رنج ہوتا ہے۔ لیکن یہ لوگ آپ کو نہیں جھٹلاتے بلکہ یہ ظالم دراَصل اللہ کی آیات کا اِنکار کر رہے ہیں۔ آپ سے پہلے بھی بہت سے رسول جُھٹلائے جا چکے ہیں مگر اِس تکذیب پر اور اِن اَذیتوں پر جو اُنہیں پہنچائی گئیں۔ اُنھوں نے صَبر کیا یہاں تک کہ انہیں ہماری مدد پہنچ گئی۔ اللہ کی باتوں میں بدلنے کی طاقت کسی میں نہیں ہے اور پچھلے رسولوں کے ساتھ جو کچھ پیش آیا اِس کی خبر آپ کو پہنچ چکی ہے۔) **أَلينهم عريكة**:۔ کا مطلب یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نرم خُو اور لوگوں کو اپنی نرمی کے قریب کرنے والے تھے۔ کوئی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دعوت دیتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اُس کی دعوت کو قبول فرماتے۔ کوئی اپنی

ضرورت کی تکمیل کے لیے سوال کرتا تو ممکنہ حد تک اُس کی ضرورت پوری کرنے کی کوشش کرتے تھے۔ کوئی کسی مُشکل گھڑی میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اُس کی دِلجوئی کرتے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کسی کو محروم و نا مُراد نہیں کرتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اَصحاب اگر کسی معقول بات میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تائید چاہتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم خواہ مخواہ اپنی ایک الگ رائے قائم نہیں کرتے تھے بلکہ ان کی تائید کرتے اور جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم خود کسی اَمر کا ارادہ کرتے تو اپنے اصحاب پر اَپنی رائے زبردستی نہیں تھوپتے تھے بلکہ اپنے ساتھیوں کے ساتھ صلاح مشورہ کرتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم محسن کے احسانات کا اعتراف کرتے اور نا مناسب برتاؤ کو معاف فرما لیتے تھے ''أَكْرَمَهُمْ عَشَرَةً'' سے مُراد یہ ہے کہ ہر شخص کے ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے میل کا انداز انتہائی شریفانہ اور مکمل ہوتا تھا۔ یعنی کبھی کسی کی بات پر مُنہ نہ بسورتے اور نہ اِسے کوئی سخت بات کہتے۔ خندہ پیشانی کے ساتھ ملنے کی جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عادت بنالی تھی اِسے کسی حال میں چھوڑتے نہیں تھے اور نہ بغیر سوچے سمجھے اپنی زبان مبارک سے کوئی ایسی بات کہتے جس سے کسی کو کوئی تکلیف پہنچتی۔ کسی کے نا مناسب سلوک پر اِس کا مواخذہ نہیں کرتے تھے اور ان کی ناپسندیدہ باتوں کو بھی بہت زیادہ برداشت کرنے کے عادی تھے۔ غرض آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرزِ معشرت کا وجہِ امتیاز یہی تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ساتھ رہنے والوں کی طرف سے پہنچنے والی تکالیف و اذیتوں کو خندہ پیشانی کے ساتھ سہہ جاتے، نہ کسی کو سزا دیتے اور نہ ہی لعنت و ملّامت کرتے اور نہ ہی اپنی ناپسندیدگی کا اظہار کرتے تھے جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہتا تو اِس کا اپنا احساس یہ ہوتا تھا کہ وہ تمام لوگوں سے زیادہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک محبوب ہے کیونکہ وہ مصاحبت کے دوران اپنے لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب سے نمایاں طور پر لطف و کرم اور قُربت کا احساس کرتا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اِس کے لیے ہر چیز کا خیال رکھتے۔ اَپنی ضرورتوں پر اِس کی ضرورت کو ترجیح دیتے۔ اِس کے ساتھ بے مثال حُسن و سلوک کا مظاہرہ کرتے اور اِس کی باتوں کو خندہ پیشانی کے ساتھ برداشت کر لیتے تھے تو کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس طرزِ معاشرت سے زیادہ شریفانہ طرزِ معاشرت اور اندازِ سلوک آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے قبل کسی کا رہا ہوگا یا آئندہ ہوسکتا ہے؟ حسین بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے اپنے والدِ محترم سے پُوچھا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی مجلس میں لوگوں کے ساتھ کیسا برتاؤ کرتے تھے؟ میرے والدِ محترم نے بتایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ خندہ پیشانی کے ساتھ لوگوں سے ملتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نرم خُو، اعلیٰ ظرفی کا مظاہرہ کرنے والے تھے اور دُرشت طبیعت کے مالک یا سخت بات کہنے والے نہیں تھے (بات کرتے وقت) چیختے چلّاتے نہیں تھے نہ فحش بات کہتے نہ کسی کی عیب جوئی کرتے اور نہ کسی کی غیر ضروری تعریف کرتے تھے۔ جس چیز کی خواہش نہ ہوتی اُس کی طرف توجہ نہ کرتے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اُمید لگانے والا بھی نا اُمید و نا مراد نہیں ہوتا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے آپ کو تین چیزوں مخاصمت و نزاع، کسی بھی چیز کی زیادتی و کثرت اور لا یعنی باتوں سے بچایا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نہ تو کسی کی مذمّت کرتے اور نہ عیب جوئی کرتے اور نہ اِس کے پوشیدہ رازوں سے واقف ہونے کی کوشش کرتے تھے۔ وہی بات آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی

زبان مبارک پر آتی جو باعثِ نفع ہوتی۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم بات کرتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس کے لوگ ہمہ تن گوش ہو کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی باتیں سنتے تھے۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم خاموش ہو جاتے تو لوگ اپنی بات کہتے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں لوگ اختلاف رائے کا شکار نہیں ہوتے۔ مجلس کے ایک آدمی کی بات کو سب بغور سُنتے تھے۔ سب سے پہلے وہ آدمی بات کرتا تھا جو مجلس میں سب سے پہلے آتا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کی کسی بات پر ہنستے بھی تھے اور تعجب بھی کرتے تھے۔ نوارد کے نامناسب سوال پر بھی کمالِ صبر کا مظاہرہ کرتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحابؓ کی یہ خواہش ہوتی تھی کہ ایسے لوگ مسجد نبوی میں آ کر سوالات کریں تاکہ انہیں سیکھنے کا موقع ملے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم بے موقع اور غیر ضروری تعریف کو پسند نہیں کرتے تھے اور نہ ہی عام طور پر کسی کی بات کا سلسلہ منقطع کر کے اپنی بات کہتے تھے اگر کسی کی بات کو منقطع کرنے کی واقعی ضرورت ہوتی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو صاف لفظوں میں منع کر دیتے یا وہاں سے اُٹھ کھڑے ہوتے تھے (**من رآه بديهةً هابه ومن خالطه معرفةً أحبه**) یعنی جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو آمنے سامنے نظر بھر کر دیکھتا وہ مرغوب ہو جاتا اور جو تھوڑی دیر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہ کر بات چیت کرتا وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا گرویدہ ہو جاتا تھا۔ احترام و محبّت دو ایسی خوبیاں ہیں جنہیں اللہ تبارک تعالیٰ نے اہلِ صدق وصفا کے لیے مخصوص کر دیا ہے اللہ تبارک تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دو صفات یعنی ظاہری رعب و دبدبہ اور لوگوں کے دِلوں میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے جذبۂ محبّت سے سرفراز کیا تھا۔ چنانچہ پہلی ہی نظر میں ہر شخص آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے تئیں بے پناہ تعظیم و احترام کا جذبہ پیدا ہو جاتا تھا۔ یہ کیفیت دوست اور دُشمن سب کے لیے یکساں تھی۔ جب کوئی شخص آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہ کر کچھ وقت گذارتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ گرامی اِس کے نزدیک ہر چیز سے زیادہ محبوب ہو جاتی تھی۔ یعنی یہ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات لوگوں کے نزدیک انسانوں میں سب سے زیادہ قابلِ احترام، لائقِ تعظیم و اکرام اور محبوب و مکرّم تھی اور کسی بھی شخصیت کے ساتھ حقیقی محبت اس وقت تک نہیں کہا جا سکتا جب تک کہ اس کے ساتھ تعظیم و تکریم کا جذبہ بھی نہ پایا جائے۔ اس لیے وہ محبّت ناقص ہے جس کے ساتھ تعظیم و اکرام بھی شامل نہ ہو۔ اِسی طرح بغیر محبّت صِرف رُعب و دبدبہ کی وجہ سے کی جانے والے تعظیم و تکریم کو بھی حقیقی تعظیم سے تعبیر نہیں کیا جا سکتا ہے جیسا کہ کسی ظالم آدمی کے ظُلم سے محفوظ رہنے کی وجہ سے کوئی شخص اِس کے لیے تعظیم و تکریم کا اظہار کرتا ہے۔ جبکہ اِس ظالم کی حقیقی محبّت اِس کے دل میں نہیں ہوتی۔ اِسی لیے کسی کے لیے کمال محبّت کا اطلاق اِسی وقت ہوگا جبکہ محبّت کے ساتھ تعظیم و احترام کے بھی جذبات پائے جائیں اور یہ اِسی وقت ممکن ہے جبکہ محبوب کے اندر وہ صفات کمال بدرجۂ اتم موجود ہوں جن کی وجہ سے انسان اِس کے احترام و تعظیم اور اِس کے ساتھ اظہارِ محبّت پر مجبور ہوتا ہے۔ جب اللہ تعالیٰ کی ذات میں مذکورہ خوبیاں اور صفاتِ کمال تمام انسانوں کی بہ نسبت بدرجۂ اتم پائی جاتی ہیں تو پھر وہ ذاتِ واحد ہی حقیقی تعظیم و تکریم اور محبت و تعلق کی مستحق ہے اور وہی ذات اِس قابل ہے کہ انسانوں کے دل رَگ وریشہ میں اِس کی محبّت سرائیت کر جائے اور اس کے ساتھ ایسی والہانہ محبّت میں کسی کو اِس کا ساجھی اور شریک نہ بنایا جائے۔ لیکن کسی اِنسان کے ساتھ

جومحبت وتعظیم وتکریم کا معاملہ ہے وہ بھی اِسی وجہ سے ہے کہ اللہ تعالیٰ کو اِس سے محبّت ہے اور وہ ذاتِ باری تعالیٰ کے دربار میں مکرم ومعزز ہے۔ مثال کے طور پر اُمت کے دِلوں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبّت وتعظیم اِس وجہ سے ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرتا ہے اور اِن کا اکرم واحترام کرتا ہے تو گویا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت اللہ ہی کے لیے ہے اور اللہ ہی کی محبّت کا مستحق بننے کے لیے ہے۔ اِسی طرح صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھا اور اہلِ علم وایمان اور اولیاء اللہ کے ساتھ محبّت اِسی وجہ سے کی جاتی ہے کہ اللہ اور اِس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو ان سے محبت ہے۔ خلاصہ کلام یہ کہ اللہ تبارک تعالیٰ نے اپنے آخری رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے محبّت واحترام کا جذبہ لوگوں کے دلوں میں ہر شخص کے ظرف کے مطابق ڈال دیا ہے۔ حضرت حسن بصریؒ کا قول ہے اللہ تبارک تعالیٰ نے مومن کو ایمان کی مٹھاس اور رُعب و دبدبہ سے نوازا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ صحابہ کرامؓ کو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جس قدر محبّت تھی اور وہ لوگ جتنا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا احترام کیا کرتے تھے ویسی محبّت اور ویسے احترام کا اظہار کوئی انسان کسی دوسرے انسان کے ساتھ نہیں کر سکتا۔ عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بقول آغوشِ اسلام میں آنے سے قبل میرے نزدیک کوئی شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ مبغوض نہیں تھا لیکن اِسلام میں آنے کے بعد کوئی شخص آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ محبوب نہیں رہا اور نہ ہی میرے لیے کوئی شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ محترم ومعزز رہا الفاظ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے خصائص وخوبیوں کا بیان میرے لیے ممکن ہی نہیں میں بوجہ احترام آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سراپے پر بھرپور نگاہ نہیں ڈال پاتا تھا۔ (کتاب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود وسلام، ترجمہ جلأ الافھام از امام ابنِ القیّمؒ)

ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کاشانۂ نبوت میں تشریف لے گئے تو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم چٹائی پر لیٹے ہوئے ہیں جس پر کوئی بستر نہیں ہے جسم مبارک پر تہبند کے سوا کچھ نہیں۔ پہلو میں بدھیاں پڑ گئی ہیں۔ توشۂ خانہ میں مُٹھی بھر جَو کے سوا اور کچھ نہیں۔ آنکھوں سے بے ساختہ آنسو نکل آئے۔ ارشاد ہوا عُمر کیوں روتے ہو؟ عرض کیا کیوں نہ روؤں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حالت ہے اور قیصر وکسریٰ دُنیا کے مزے اُڑا رہے ہیں۔ فرمایا کیا تمہیں یہ پسند نہیں کہ ہمارے لیے آخرت اور اِن کے لیے دنیا ہو۔ (مسلم شریف)

یا الٰہی جب پڑے محشر میں شورِ دارد گیر   امن دینے والے پیارے پیشوا کا ساتھ ہو
یا الٰہی نامۂ اعمال جب کُھلنے لگے   عیب پوشِ خلق، ستّارِ خطا کا ساتھ ہو

دیگر اوصافِ حمیدہ کی جھلکیاں

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ مجھے جامع انداز کلام دیا گیا ہے اور حکمت کی باتیں مختصر الفاظ میں سکھلا دی گئی ہیں۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ طویل گفتگو سے پرہیز کیا اور مختصر عبارتوں کے ذریعے جہالت پر کاری ضرب لگائی۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم اخلاق کی بلندیوں پر فائز تھے۔تہذیب وشائستگی کی چوٹیوں کو چھُو رہے تھے۔صِلہ رحمی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا شیوہ تھا اور کمزوروں، یتیموں اور بے کسوں اور بیواؤں کے ساتھ ہمدردی و مہربانی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عادتِ کریمانہ تھی۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرامؓ کو آپس کے بُغض اور حَسد سے منع فرمایا اور قطعِ تعلق سے روکا تاکہ ان کے درمیان اچھائیوں کا چلن ہو۔اخلاقِ حسنہ کی روش عام ہو، تہذیب وشائستگی رواج پائے، مسلمان بھلائی کی طرف سبقت کریں اور برائیوں سے پرہیز کریں۔اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں اِن کے بارے میں جو بات کہی ہے (**كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ**) (آلِ عمران: ۱۱۰) اس کا عملی نمونہ بنیں اور تاریخِ اسلام گواہ ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمیدوں پر پورا اُترے۔اُنھوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اوامر کی پیروی کی اور نواہی سے اجتناب کیا اور اس طرح اِن کی دُنیا و آخرت دونوں سنور گئیں۔دینِ اسلام کو اِن کے ذریعہ قوت و عزت ملی اور شرک ہمیشہ کے لیے سرنگوں ہو گیا۔صحابہ کرامؓ دنیا میں ائمہ کرام اور قائدین بن کر اُبھرے اور دُنیا والوں کو ہر بھلائی کا حکم دیا اور ہر بُرائی سے روکا (بلکہ عملی نمونہ پیش کیا) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا اسلوبِ بیان دوسروں سے بالکل ہی مختلف تھا یہی وجہ ہے کہ جب بھی کِسی نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے کلام کے ساتھ کسی اور کا کلام مِلا یا تو محدّثین کرام نے اِسے پہچان لیا اور حق باطل سے جدا ہو کر سامنے آ گیا۔ایک بُزرگ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیثوں میں غیبی اِسرار موجود ہیں اور اللہ تعالیٰ کے خاص بندوں کو منکشف ہوتے ہیں۔دوسرے یہ کہ علاوہ اِن اِسرار کے اللہ تعالیٰ کی عنایت اور حدیث پڑھنے کی برکت اور اِس پر عمل کرنے کے سبب غیبی بھید بھی طالبانِ حق پر کُھل جاتے ہیں۔یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے نکلے ہوئے الفاظ میں ایک خاص اثر ہے جس سے اُمّتِ محمدیہ بلکہ روئے زمین پر بسنے والے لوگ قیامت تک فائدہ حاصل کرتے رہیں گے۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم جُودوسخا میں سب سے آگے تھے۔پورا جزیرۂ عرب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے زیرِ نگین آ گیا اور اِن علاقوں میں ایسے شاہان ورؤسا موجود تھے جن کے پاس بیش بہا خزانے تھے جن پر انہیں ناز تھا۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم فتوحاتِ اسلامیہ کے ذریعہ اِن سب کے مالک بن گئے۔لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے لیے ایک درہم بھی گوارا نہیں کیا۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے زندگی میں معمولی کھانا کھایا، بھوک، فاقہ اور لگاتار نفلی روزے بھی رکھتے رہے، سادہ لباس پہنا، ٹاٹ کے بستر پر گذارا کیا، کبھی نرم بستر پر نہ سوئے۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہر چیز کو راہِ خدا میں خرچ کر دیتے۔حتیٰ کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم

نے وصال فرمایا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زرّہ ایک یہودی کے پاس تین کلو جَو کے بدلے مرہون تھا۔ کیا دُنیا میں ایسے جُود و کرم کی مثال پائی گئی اور کیا مال و دولت سے ایسے بے رغبتی کا کوئی دوسرا مظہر تاریخ انسانیت میں کوئی مِلتا ہے۔ حاصل کلام یہ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا بے مثل کردار آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عظیم نبوت کی بہت بڑی نشانی ہے۔ اخلاقِ کریمانہ اور بلند کردار کی جو صفات آپ صلی اللہ علیہ وسلم میں جمع تھیں وہ کبھی کسی دوسرے انسان میں نہیں پائی گئیں اور نہ قیامت تک کسی میں پائی جائیں گی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جیسا حلیم وصابر، وفادار، زائد فی الدُّنیا، کریم وسخی، صادقِ للسان، متواضع، بہادر، متوکّل، غریب النواز، مُحِبُّ الغربأ و فقرا و مساکین، فصیح البیّان، پاک دامن، عبادت گذار، دنیا میں نہیں پایا گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم میں اچھی عادات کُوٹ کُوٹ کر بھری ہوئی تھیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات اِتنے زیادہ ہیں جیسا کہ آسمان پر روشنی بکھیرنے والے چاند کو ہاتھ کی اُنگلی کے اشارے سے دو ٹکڑے کر دینا جو بیان سے باہر ہیں جمال الاولیاء جس کے مترجم مولٰنا اشرف علی تھانویؒ ہیں میں لکھا ہے کہ اولیاء اللہ کی کرامتیں اصل میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات ہی ہوتے ہیں۔ کیونکہ وہ نبی کی سچائی اور اُس کے مذہب کے صحت کی دلیل ہونے کی وجہ سے اب بھی اِس ولی کے نبی کا ہی معجزہ ہے) اور یہ کرامات صحابہ کرامؓ کے زمانہ سے لے کر آج تک اُمتِ محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نیک برگزیدہ بندوں سے جاری ہیں جو انشاء اللہ قیامت تک یہ سلسلہ قائم رہے گا جو شمار سے باہر ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کو ہر عیب سے پاک پیدا فرمایا اور ایسا بے مثل و بے نظیر بنایا کہ خود ہی اُس کی تعریف کرنے لگا۔ اِس کی تفصیل جاننا چاہتے ہو تو قرآن کھول کر دیکھ لو۔ اللہ تعالیٰ عزّوجّل نے مومنین کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا (لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ) (الاحزاب:۲۱) (اللہ کے رسول تمہارے لیے بہترین نمونہ ہیں) یعنی دنیا و آخرت کے کسی بھی میدان میں آگے بڑھنے کے لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات ہی سے روشنی حاصل کرنی ہوگی۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام و مرتبہ کا اندازہ سورۃ الاحزاب کی آیت ۵۶ سے لگایا جاسکتا ہے۔ (اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ۭ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ۝) ربِّ کائنات نے صراحت کر دی کہ میں اور میرے نُوری فرشتے جو تمام ارض و سما میں پھیلے ہوئے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتے ہیں اس لیے اے ایمان والو میں تمہیں بھی حکم دیتا ہوں کہ میرے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم) پر خوب درود وسلام کے تحفے نچھاور کرتے رہو بس جس انسانِ کامل پر اللہ عزّوجّل خُود درود بھیجے۔ اُس سے بڑھ کر پھر کِس کو فضیلت ہوسکتی ہے۔

بعد از خدا بزُرگ توئی قِصّہ مختصر

خوشبو ہے تیری دو عالم میں اِے گُلِ چیدہ	کِس منہ سے بیّاں ہوں تیرے اَوصافِ حمیدہ
تجھ سا کوئی آیا ہے نہ آئے گا جہاں میں	دیتا ہے گواہی یہ عالم کا جریدہ
اے ہادیٔ حق تیری ہر بات ہے سچّی	دیدہ سے بھی بڑھ کر ہے تیرے لب سے شُنیدہ

مالکِ کائنات نے یہ کائنات زمین وآسماں چاند وسُورج اور جو کچھ ان میں ہے اپنے حبیب حضرت سیّدنا محمد مصطفےٰ احمدِ مجتبےٰ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے لیے بنایا

ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے رسالہ میں لکھا ہے کہ جب حق تعالیٰ نے چاہا کہ مخلوقات کو پیدا کرے اور آسمان وزمین کتم عدم سے ہویدا کرے تو ایک قبضہ اپنے نُور سے لیا اور فرمایا اے نُور محمد ہو جا (صلّی اللہ علیہ وسلم) وہ نُور ایک ستون بن گیا پھر وہ نُور اُوپر کو چلا کہ منتہی ہو گیا حجاب عظمت تک پھر سجدہ کر کے کہا الحمد للہ جناب باری عزاسمہٗ سے ارشاد ہوا **کذالك خلقتك وسميتك محمداً** یعنی اسی واسطے ہم نے تجھے پیدا کیا اور تیرا نام محمد رکھا صلّی اللہ علیہ وسلم تجھی سے ابتدائے خلق کروں گا اور تجھی پر رسالت اور نبوّت کو ختم کروں گا۔ (ناصر اللبیب فی اسماء الحبیب)

روایت کی ابنِ عساکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے دنیا اور اہلِ دنیا کو میں نے اس لیے پیدا کیا تا کہ پہنچاؤں ان کو کرامت اور بزرگی تمہاری جو میرے نزدیک ہے اور اگر تم نہ ہوتے اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) تو میں دُنیا اور اہل دنیا نہ پیدا کرتا۔ (زرقانی)

روایت کی ہے حاکم رحمۃ اللہ علیہ نے ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ وحی بھیجی حق سبحانہٗ تعالیٰ نے عیسیٰ علیہ الصلٰوۃ والسّلام کی طرف کہ ایمان لاؤ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر اور حکم کرو اپنی اُمّت کو اور ایمان لانے کے لیے اِس واسطے کہ اگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم نہ ہوتے تو پیدا نہ کرتے ہم آدم علیہ السّلام کو اور نہ بہشت اور دوزخ کو اور البتہ پیدا کیا ہم نے عرش کو پانی پر پس مضطرب ہوا عرش، پھر لکھ دیا ہم نے اس پر لا الٰہ اِلا اللہ محمد رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) تو وہ ٹھہر گیا۔ (ناصر اللبیب فی اسماء الحبیب)

روایت کی ابنِ عساکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہ نازل ہوئے جبرائیل علیہ السّلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا کہ ربّ آپ کا فرماتا ہے آپ سے کہ اگر ابراہیم کو میں نے اپنا خلیل بنایا تو تم کو میں نے اپنا حبیب بنایا اور تم سے کوئی خلق بزرگ تر اپنے نزدیک میں نے نہیں بنائی اور میں نے دنیا اور اہلِ دنیا کو اس واسطے پیدا کیا کہ اِن کو کرامت اور بزرگی تمہاری جو میرے نزدیک ہے پہچان کراؤں اور اگر تم نہ ہوتے تو میں دنیا کو پیدا نہ کرتا۔ (فاسی)

روایت ہے کہ جب پیدا کیا حق تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السّلام کو الہام کیا اُن کو تو کہا اُنہوں نے یا ربّ کیوں کنیت کی تُو نے میری ابا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) فرمایا حق تعالیٰ نے اے آدم سر اُٹھاؤ آدم علیہ السّلام نے سر اُٹھایا تو دیکھا کہ نُورِ محمدی (صلی اللہ علیہ وسلم) سرِ ورق عرش میں چمک رہا ہے۔ عرض کیا خداوندا یہ کیسا نُور ہے۔ فرمایا یہ نُور ایک نبی کا ہے تیری اولاد میں سے ہوگا کہ

نام اُن کا آسمان پر احمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے نام سے مشہور ہے اور زمین پر محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اگر وہ نہ ہوتے میں نہ تجھے پیدا کرتا اور نہ زمین کو اور نہ آسمان کو (الدر المنظیم فی مولد النبی الکریم صلی اللہ علیہ وسلم)

اُمیدیں لاکھوں مگر بڑی اُمید ہے یہ
کہ ہو سگانِ مدینہ میں میرا نام شمار
جیوں تو ساتھ سگانِ حرم کے تیرے پھروں
مروں تو کھائیں مدینہ کے مجھ کو مورِ و مار

حضرت موسیٰ علیہ السّلام نے بارگاہِ الٰہی میں عرض کی یا الٰہی حبیب اور کلیم میں فرق کیا ہے؟ ...... جواب باری تعالیٰ جلّ جلالہٗ

روایت ہے حضرت موسیٰ علیہ السّلام نے جنابِ باری تعالیٰ سے مناجات کی خداوندا تُو نے مجھے اپنا کلیم بنایا اور سیّدنا محمد مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) کو اپنا حبیب بنایا پس عرض کیا کلیم اور حبیب میں کیا فرق ہے۔ ارشاد ہوا اے موسیٰ کلیم وہ ہے کہ وہ کام کرے جس میں میری رضا ہو اور حبیب وہ ہے کہ میں وہ کام کروں جس میں اُس کی رضا ہو۔ اے موسیٰ کلیم وہ ہے جو مجھے دوست رکھے اور حبیب وہ ہے کہ میں اُسے دوست رکھوں۔ اے موسیٰ کلیم وہ ہے جو دِنوں کو روزہ رکھے اور راتوں کو عبادت میں بسر کرے اور چالیس روز اِس طریقہ پر گذارے تب اِس کے بعد طُور سِینا پر آئے اور ہمارے ساتھ کلام کر سکے اور حبیب وہ ہے کہ اپنے فرش ہی پر فراغ خاطر سے خوابِ استراحت میں آرام فرمائے۔ میں جبرائیل امین کو اُس کی طلب میں بھیجوں اور پھر اُسے وفات دینے سے پہلے اپنی جناب اقدس میں بلاؤں اور اُسے ایسے مرتبہ پر پہنچاؤں کہ فہم کسی ایک مخلوق کا بھی اِس کی حقیقت کا ادراک نہ کر سکے۔ (معارج النبوۃ)

در جملہ جہاں دیدم فیضانِ محمد ﷺ را
دیدیم بہر ذرّہ سرمانِ محمد ﷺ را
درکسوت ہر زاہد در طاعت ہر عابد
دیدم بہمہ یکسر شانِ محمد ﷺ را

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اپنی اُمّت کے ساتھ کمال محبّت
شکستہ دِلانِ آخرالزّماں کے لیے...... نبی آخرالزّماں ﷺ کا تحفہ

روایت ہے کہ جب جنگِ اُحد میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لَب و دندان مبارک خون آلودہ ہوئے دندانِ مبارک کو اِس سلطان گداخو کے جبرائیل امین نے شہپر اقبال پر اپنے لے آیا اور عرض کیا یا محمد (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) قسم ہے جلال اور قدرت الٰہی کی کہ اگر ایک قطرۂ خون اس قطرۂ خون سے زمین پر ٹپکے تو قیام قیامت تک زمین پر گھاس نہ اُگے گی اِس لیے فرمان حضرت جلال احدیت جل ذکرہٗ کا مجھے ایسا ہوا ہے کہ قطرۂ خون لب و دندان مبارک کو بستان سرائے جنت میں لے جاؤں، گلگونہ رُخسارۂ حُورِعین ہوگا کانہن الیاقوت والمرجان اور روایت ہے کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے گوہر دندان دُرفشاں کو دستِ مبارک میں لیا تو جبرائیل امین نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دندانِ شکستہ آپ مجھے عنایت فرمائیں تاکہ غضبِ الٰہی سے امان پاؤں تو حضرت سیّدنا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا رُوح اللہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) دندانِ شکستہ کو اپنے شکستہ دلان آخرالزماں کے واسطے نگاہ رکھتا ہے کہ قیامت کے دِن اللہ تعالیٰ مجھے خطاب فرمائے کہ تیرے اُمتیاں نے میرے فرمان کو توڑا میں بھی عرض کروں یا اِلٰہ العالمین تیرے بندگانِ نافرمان نے میرے بھی دندان کو توڑا لیکن محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نے گناہ اِن دندان شکنوں کے معاف کیے تُو جو محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کا پیدا کرنے والا ہے اِن نافرمان شکنوں کے گناہ معاف کر دے۔ (ناصر الحسنین فی اخلاق سیّد المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم)

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اپنی اُمّت کے لیے ربّ کائنات کے حضور گریہ وزاری

روایت ہے عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ جنابِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے پڑھا یہ قول اللہ تعالیٰ حضرت ابراہیم علیہ السّلام کی شان میں **فمن تبعني فانه مني و من عصاني فانك غفور رحيم** اور قول **ان تعذبهم عبادك دان تغفر لهم فانك انت العزيز الحكيم**۔ پس اُٹھائے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ اپنے اور فرمایا **اَللّٰهُمَّ أُمَّتِيْ أُمَّتِيْ** اور روئے پس فرمایا اللہ تعالیٰ نے جبرائیل سے کہ اے جبرائیل محمد (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کے پاس جاؤ اور پوچھو اُن سے کیوں روتے ہیں۔ حالانکہ رب آپ کا جانتا ہے جبرائیل علیہ السّلام آئے اور آپ سے سبب رونے کا پوچھا۔ حضرت نے کہا اُمّت کی مغفرت کے لیے روتا ہوں۔ جبرائیل علیہ السّلام اللہ تعالیٰ کے پاس حاضر ہوئے اور سبب گریہ عرض کیا فرمایا اللہ تعالیٰ نے اے جبرائیل جاؤ محمد (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کے پاس اور کہو کہ قریب ہے کہ راضی کریں گے ہم آپ کو آپ کی اُمّت کے حق میں اور آپ کو رنجیدہ نہ کریں گے۔ (صحیح مسلم شریف)

حضرت سیّدنا محمد مصطفٰے احمدِ مجتبےٰ صلی اللہ علیہ وآلِہٖ وسلم قیامت کے روز جب مقامِ محمود پر فائز ہوں گے

روایت ہے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلِہٖ وسلم نے فرمایا جب آئے گا قیامت کا دِن تو کھلبلی پڑے گی۔لوگوں میں اور آئیں گے آدم علیہ السّلام کے پاس اور کہیں گے آدم سے اے آدم علیہ السّلام شفاعت کرو پروردگار سے کہ ہم لوگوں کا حساب جلدی کر دے وہ کہیں گے میں اِس قابل نہیں ہوں لیکن جاؤ تم ابراہیم کے پاس کہ وہ خدا کے دوست ہیں تو آئیں گے ابراہیم علیہ السّلام کے پاس وہ کہیں گے میں اس قابل نہیں ہوں جاؤ تم موسیٰ علیہ السّلام کے پاس کہ وہ کلیم اللہ ہیں تو آئیں گے لوگ موسیٰ علیہ السّلام کے پاس وہ کہیں گے میں اس لائق نہیں ہوں جاؤ تم عیسیٰ علیہ السّلام کے پاس وہ رُوح اللہ ہیں اور کلمۃ اللہ ہیں پھر لوگ عیسیٰ علیہ السّلام کے پاس آئیں گے وہ کہیں گے میں اس لائق نہیں جاؤ تم لوگ سیّدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلِہٖ وسلم کے پاس پھر وہ لوگ میرے پاس آئیں گے میں کہوں گا میں اِس قابل ہوں اور یہ میرا ہی کام ہے اور کسی سے نہیں ہوگا پس اجازت چاہوں گا میں اپنے پروردگار کے پاس حاضر ہونے کو پس اجازت مِلے گی مجھ کو اور میرے دل میں ڈالے گا اللہ تعالیٰ طرح طرح کی حمدیں کہ حمد کروں گا میں ساتھ ان حمدوں کے اِس وقت نہیں آتی اس طرح کی حمدیں اور میں گِر پڑوں گا اِس کو سجدہ کرتا ہوا تو حکم ہوگا اے محمد (صلی اللہ علیہ وآلِہٖ وسلم) اُٹھا سَر اپنا اور کہو قبول کی جائے گی عرض تمہاری اور مانگو جو چاہو دیا جائے گا تم کو اور شفاعت قبول کی جائے گی تو کہوں گا میں یا رَبِّ اُمّتی اُمّتی حکم ہوگا جاؤ جس کے دل میں جَو کے برابر ایمان ہو اِس کو دوزخ سے نکالو۔(بخاری و مسلم)

ابو ہریرہؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلِہٖ وسلم نے کہ ہر نبی کی ایک دُعا مستجاب ہوتی ہے۔ اِن کی اُمت کے حق میں پس قبول ہوگی اِس کی دُعا اور میں نے اُٹھا رکھی ہے دعا اپنی شفاعت کرنے کو اُمّت کی قیامت کے دن پس یہ شفاعت قبول ہوگی اگر اللہ نے چاہا اس شخص کے واسطے جو مرے گا میری اُمّت سے کہ نہ شرک کرتا ہو اللہ کے ساتھ کچھ۔(صحیح مسلم)

شانِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم

اَلْخَیْرُ الْکَثِیْرُ فِی الصَّلٰوۃِ وَالسَّلَامُ عَلَی الْبَشِیْرِ النَّذِیْرِ

روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں وفد بنی تمیم کی آمد کے موقع پر صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی آواز قدرے اُونچی ہوگئی تو یہ بات بھی اللہ تعالیٰ کو پسند نہ آئی اور تعلیم آداب کے طور پر یہ آیت شریفہ نازل فرمائی۔

''یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْٓا اَصْوَاتَکُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِیِّ وَلَا تَجْھَرُوْا لَهٗ بِالْقَوْلِ کَجَھْرِ بَعْضِکُمْ لِبَعْضٍ اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُکُمْ وَاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ۝'' (سورۃ الحجرات: ۲) ترجمہ: اے ایمان والو بلند نہ کرو اپنی آوازیں نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کی آواز سے اوپر ذرا۔ اس سے نہ بولو تڑخ کر جیسے تڑختے ہو ایک دوسرے پر کہیں اکارت نہ ہو جائیں تمہارے اعمال اور تمہیں خبر ہی نہ ہو۔

مندرجہ بالا حکمِ الٰہی پر غور فرمائیں کہ یہ حکم تعلیم آداب کے طور پر فرمایا گیا ہے لیکن مالک کائنات نے کس قدر سختی سے اپنے محبوب کے ساتھ اُونچی بات کرنے سے بھی منع فرمایا ہے کہ میرے محبوب کے ساتھ تڑخ کر اُونچی آواز سے بولنے کی بھی سزا اتنی سخت ہے کہ تمہیں پتہ بھی نہ چلے گا اور تمہارے سارے نیک اعمال ضائع ہو جائیں گے۔ اَب ذرا غور فرمائیں کہ اُس وقت اُونچی آواز سے بات کرنے والے کون لوگ تھے، وہ ہم جیسے سیاہ کار ہرگز نہ تھے بلکہ وہ لوگ تھے کہ روئے زمین کا کوئی غوث، قُطب، ابدال، بڑے سے بڑا ولی اللہ اُن کے مقام و مرتبہ کو نہیں پہنچ سکتا۔ وہ سیّدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھما تھے۔ یہ آیت کریمہ حُکمِ الٰہی جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شانِ تعظیم میں نازل ہوا ہے اُمّتِ مُسلمہ کے لیے بہت بڑا سبق ہے۔ (مؤلف)

کی محمد ﷺ سے وفا تُو نے تو ہم تیرے ہیں
یہ جہاں چیز ہے کیا لوح و قلم تیرے ہیں

(اقبالؒ)

شدید مصائب کے طوفان میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا صبر

آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر شدید مصائب کے طوفان آئے۔ مکّی زندگی میں کُفّار نے جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اذیتیں دیں، اُن کے تصوّر سے ہی انسان کا دل کانپ جاتا ہے۔ لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صبر کا دامن ہاتھ سے نہیں جانے دیا اور عظمت و عظیمت کا مینار بنے۔ لوگوں کے دِلوں کو نُورِ ایمان سے منوّر کرتے رہے۔ طائف کے لوگوں نے جو اذیتیں دیں، گالیاں دیں، آوازے کسے، پتھر برسائے، حتیٰ کہ اللہ کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کا جسدِ اطہر لہولہان ہو گیا۔ لیکن سیّد الکونین صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کو بد دعا نہ دِی بلکہ اُن کے لیے دعا فرمائی۔ کیا اِس سے پہلے یا بعد ایسی مثال کہیں اور ملتی ہے، نہیں ہرگز نہیں۔ بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی مثال آپ تھے، کیا اللہ کے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اُن کے لیے اگر بد دعا فرماتے تو زمین ٹُوٹ نہ جاتی، پہاڑ اُن پر پتھر نہ برساتے، آسمان سے خونیں طوفان نہ آتے اور اُس ٹکڑا زمین پر قیامت نہ برپا ہو جاتی لیکن ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے زمین و آسمان پر بسنے والوں کو ثابت کر دِکھایا کہ میں تمام مخلوقات کے لیے رحمت بن کر آیا ہوں۔ مالکِ کائنات نے مجھے رحمتِ اللعالمین بنا کر بھیجا ہے۔ فتح مکّہ کے بعد قریش کے بڑے بڑے سرداروں کو گرفتار کر کے جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے لا کھڑا کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سب کو معاف کر دیا۔ حتیٰ کہ ہند بن عُتبہ آئی جس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیارے چچا حضرت امیر حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا کلیجہ چبایا تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے بھی معاف کر دیا اور اس کی بیعت کو قبول فرمایا۔ کیا ایسی مثال کہیں اور ملتی ہے۔ (مؤلف)

دُنیا و آخرت میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا قرب حاصل کرنے اور شفاعت کا بہترین ذریعہ درود و سلام ہے اور یہ ذِکرِ الٰہی کی اعلیٰ ترین قِسم ہے۔ (مؤلف)

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی شجاعت

آپ صلی اللہ علیہ وسلم جنگوں میں دادِ شجاعت دیتے تھے اور دشمنوں کے مقابلہ میں سیسہ پلائی دیوار بن جاتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگوں میں حصہ لیا، ان میں صبر وعزیمت کا مظاہرہ کیا۔ غزوۂ حنین کے دن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھی پیٹھ پھیر کر بھاگ کھڑے ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم صِرف نو (۹) اہلِ بیتؓ اور صحابہؓ کے ساتھ دُشمنوں کی کثیر تعداد کے سامنے سینہ سُپر رہے اور جس مادہ خچر پر سوار تھے وہ تیز نہیں دوڑ سکتی تھی لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پائے اثبات میں ذرا سی بھی لغزش نہیں آئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سیّدنا ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ کو حکم فرمایا کہ وہ انصار اور مہاجرین کو آواز دے۔ حضرت عباسؓ نے بھاگتے ہوئے آواز دی یا معشر انصار! یا اصحاب الشجر! ایک سو کے قریب مسلمان واپس آ گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِس مختصر سی جماعت کے ساتھ ہی کئی ہزار دُشمنوں کو بھگا دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بے نظیر شجاعت نے چند ہی مِنٹ میں میدانِ جنگ کا نقشہ بدل دیا۔ مسلمانوں کو فتح ہوئی۔ بے شمار مالِ غنیمت ہاتھ لگا۔ اندازہ کیا جاتا ہے کہ 44ہزار کے قریب اُونٹ، 44ہزار سے زیادہ بھیڑ بکریاں، چار ہزار اوقیہ چاندی اور چھ ہزار کے قریب اَسیرانِ جنگ مسلمانوں کے ہاتھ آئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یقینِ کامل تھا کہ اللہ تعالیٰ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نصرت فرمائے گا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کو غالب کرے گا۔ سیّد الکونین صلی اللہ علیہ وسلم کی شجاعت کے بیشمار واقعات ہیں جن کی تفصیل کی یہاں گنجائش نہیں۔ (عرب کا چاند)

یَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَآئِمًا اَبَدًا
عَلٰی حَبِیْبِكَ خَیْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی عالم یا معلّم سے کچھ نہیں سیکھا

ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زندگی میں کبھی بھی کِسی شخص یا کسی مدرسے میں جا کر کتاب نہیں پڑھی اور نہ ہی کسی سے کوئی عِلم سیکھا اور کبھی بھی کِسی معلّم یا عالم کے پاس کچھ سیکھتے ہوئے نہیں دیکھے گئے۔ لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دُنیا والوں کے سامنے ظاہری و باطنی علوم وحکمت کے وہ خزانے لُٹائے جس کی کہیں مثال نہیں ملتی

یتیمے کہ نا کردہ قرآں دُرست
کُتب خانۂ چند مِلّت بشست

(جو یتیم کہ جس نے پڑھنا بھی نہ سیکھا ہو، اُس نے کتنے ہی مذہبوں کے کُتب خانے دھو دیئے یعنی منسوخ کر دیئے)

جبکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے کتنے ہی حکما و فلاسفہ پیدا ہوئے جنہوں نے شدت کے ساتھ اِس بات کو محسوس کیا کہ دُنیا والوں کی بھلائی کے لیے یہ ضروری ہے کہ وہ کسی دین کی اتّباع کریں چنانچہ اُنہوں نے اپنی سمجھ کے مطابق کچھ طریقے ایجاد کیے اور لوگوں کو اُن پر عمل کرنے کی ہدایت دی لیکن اُن کا کوئی مثبت اثر ظاہر نہ ہوا اور مرورِ زمانہ کے ساتھ ان میں سے اکثر و بیشتر کا وجود بھی باقی نہ رہا۔ لیکن ہمارے پیارے اُمّی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا لایا ہوا دین اور اِن کے زرّیں اقوال چودہ صدیوں کے گُذر جانے کے بعد بھی ویسے ہی زِندہ و تابندہ ہیں اور مرورِ زمانہ کے ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیروکاروں کی تعداد دُنیا میں بڑھتی ہی جارہی ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارت کے مطابق قیامت سے پہلے ایک ایسا زمانہ آئے گا جب چہار وانگ عالم میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا دین پھیل جائے گا اور ہر طرف آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی غلغلہ ہوگا۔ کِسی نے کیا خوب کہا ہے۔

نگارِ من کہ بمکتب نہ رفت و خط نہ نوشت
بغمزہ مسئلہ آموز صد مدّرس شد

میرا محبوب صلی اللہ علیہ وسلم جو کبھی مکتب میں بھی نہیں گیا، لکھنا بھی نہیں سیکھا
وہ اپنے اشاروں سے سینکڑوں مدرسوں کا معلّم بن گیا۔

فقط دس سال میں حیرت انگیز اِنقلاب

جلیل القدر پیغمبر آدم ثانی حضرت نوح علیہ السّلام کے متعلق قرآن شہادت دیتا ہے کہ ساڑھے نو سو سال تک آپ نے لوگوں کو دعوت وتبلیغ کی لیکن تھوڑے آدمی ایمان لائے لیکن ہمارے پیارے اور اللہ تعالیٰ کے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف دس سال کے قلیل عرصہ میں ایسا حیرت انگیز انقلاب لایا جس کی کہیں مثال نہیں ملتی۔ تاریخ شاہد ہے کہ جب ایّامِ حج قریب آئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے مخلصین کو حکم فرمایا کہ جس شخص کو میری معیت میں زیارت خانۂ کعبہ سے سعادت اندوز ہونا ہے وہ تیار ہو جائے ممکن ہے کہ دنیا مجھے دوسرے سال طواف بیتُ اللہ کرتے ہوئے نہ دیکھ سکے۔ اشارہ پاتے ہی مسلمانوں نے حکم کی تعمیل کی۔ جبلِ عرفات پر پہنچ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرزندانِ توحید کے شمار کا حکم فرمایا۔ فوراً تعمیل شروع ہوگئی۔ کئی گھنٹے تک کام جاری رہا۔ مختلف تاریخی بیان شاہد ہیں کہ یہ تعداد سوا لاکھ سے کہیں کم نہ تھی، یعنی یہ تعداد تو صرف اُن لوگوں کی تھی جو رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حجِ مقدّس میں شریک تھے اور جو مسلمان کسی وجہ سے شریک نہ ہو سکے یا عورتیں بوڑھے یا وہ صحابۂ کرامؓ جو تبلیغ کے سلسلہ میں دُنیا کے مختلف ملکوں میں دُور دراز تک پھیل چکے تھے۔ وہ اِس تعداد میں شمار نہیں تھے تو اِس بات پر غور کرنے سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اُمّتیوں کی تعداد کئی لاکھ تھی۔ کیا دعوت وتبلیغ کی ایسی مثال کہیں اور ملتی ہے؟ نہیں ہرگز نہیں۔

یَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَآئِمًا اَبَدًا
عَلٰی حَبِیْبِكَ خَیْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

عشقِ الٰہی اور عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو ہر چیز پر مقدّم کرنا

اللہ تعالیٰ عزوجل قرآن کریم میں ارشاد فرماتے ہیں:

ترجمہ: آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) فرما دیجیے! اگر تمہارے باپ اور بیٹے اور بھائی اور عورتیں اور خاندان کے آدمی اور مال جو تم کماتے ہو اور تجارت جس کے بند ہونے سے ڈرتے ہو اور مکانات جن کو تم پسند کرتے ہو اور خدا اور اِس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) سے اور اللہ تبارک تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنے سے تمہیں زیادہ عزیز ہوں تو ٹھہرے رہو یہاں تک کہ خدا اپنا حکم (یعنی عذابِ الٰہی) بھیجے اور اللہ نافرمان لوگوں کو ہدایت نہیں دیا کرتا۔ (سورۃ توبہ)

حدیث شریف: حضرت امامِ بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی صحیح میں حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس میں تین چیزیں ہوں گی وہ اپنے اندر ایمانی حلاوت پائے گا، ایک وہ جس کے نزدیک اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبّت ہر چیز پر غالب ہو، دوسرا وہ بندہ جو کسی سے صرف اللہ تبارک تعالیٰ کے واسطے محبّت کرتا ہو، اور ایسا شخص جس کو اللہ نے کُفر سے نجات دی ہو پھر کُفر کی جانب لوٹنے کو ایسا ہی ناپسند کرتا ہو جیسا کہ اِس کو جہنم میں ڈالا جا رہا ہو۔

حدیث شریف: حضرت امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت نقل کی ہے کہ حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ سے محبّت کرو کہ وہ تمہیں اپنی نعمتیں عطا کرتا ہے اور مجھ سے محبّت کرو اللہ کے لیے اور میری وجہ سے میرے اہلِ بیت سے محبّت کرو۔ (رواہ البخاری، سُنن الترمذی، والمستدرک)

کامل ایمان والا وہ شخص ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے والدین اور بیوی، بچّوں حتیٰ کے اپنی جان سے بھی زیادہ محبوب رکھے۔

حدیث شریف: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کہ تم میں سے کوئی اُس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک کہ میں اس کے نزدیک اِس کے والد اور اولاد اور تمام لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں۔ (صحیح بخاری شریف)

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ اس حدیث شریف کی شرح میں فرماتے ہیں کہ علّامہ بطال رحمۃ اللہ علیہ اور قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ وغیرہم سے منقول ہے کہ: محبّت کی تین قسمیں ہیں، ایک وہ محبت جو تعظیم و تکریم کی وجہ سے ہو، جیسے باپ کی محبّت، دوسری محبت وہ جو پیار و شفقت کی وجہ سے ہو، جیسے اولاد کی محبت، تیسری قسم محبّت کی وہ ہے جو احسان کی وجہ سے ہو، جیسے کسی محسن سے محبت ہونا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت میں یہ ساری اقسام داخل ہیں۔ ابنِ بطال رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اِس حدیث شریف کے معنی یہ ہیں کہ اگر کسی کا ایمان مکمل ہے تو وہ یقیناً جانتا ہوگا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حق باپ واولاد اور ہر رشتہ سے بڑھ کر ہے۔ اس لیے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعے ہی ہمیں جہنم سے نجات ملی اور گمراہی سے ہدایت کی روشنی میسر ہوئی۔ (شرح مسلم)

حدیث شریف: حضرت عبداللہ بن ہشام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ہاتھ پکڑے ہوئے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ مجھے ہر شے سے زیادہ عزیز ہیں۔ سوائے میری جان کے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں! جس کے قبضہ میں میری جان ہے (تمہارا ایمان اُس وقت تک مکمل نہیں) جب تک کہ میں تمہاری اپنی جان سے زیادہ عزیز نہ ہو جاؤں تب حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اب آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے میری جان سے زیادہ عزیز ہیں۔

اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اب اے عمر (یعنی تمہارا ایمان اب کامل ومکمل ہوا۔) (صحیح بخاری شریف)

قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ اِس حدیث شریف کی تشریح میں فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ محبت کی دلیل یہ ہے کہ سُنّتِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کی جائے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی لائی ہوئی شریعت کا دفاع کیا جائے، اور یہ تمنّا ہو کہ اگر اِس راہ میں جان و مال کی قُربانی دینے کا موقع مِل جائے تو یہ سعادت وخوش نصیبی کی بات ہے۔ (دیکھیے کتاب الشفاء)

حضرت علّامہ ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ محبّت قلوب کی طاقت اور رُوح کی غذا ہے، یہی وہ ایمان واعمال کی رُوح ہے جس کے بغیر جِسم ایک لاشئے ہے۔ ایسے افراد جن کو اِس محبّت وعِشق کا حصّہ نصیب ہو گیا۔ وہی دُنیا وآخرت کا شرف لے اُڑے۔ اس لیے کہ اُن کو اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی رفاقت ومعیّت نصیب ہوگئی۔ (مدارج السالکین)

دنیا میں جِس نے جس کے ساتھ محبّت کی قیامت میں وہ اُسی کے ساتھ ہی ہوگا

حدیث شریف: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خِدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کیا فرماتے ہیں اُس شخص کے بارے میں جس نے کسی جماعت سے محبت تو کی مگر اِن جیسا عمل نہ کر سکا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہر شخص اُسی کے ساتھ ہوگا جس سے اِس نے محبّت کی ہو گی۔ (صحیح مُسلم شریف)

ایک مرتبہ ایک اصحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قیامت کب آئے گی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا قیامت کے لیے کیا تیار کر رکھا ہے جس کی وجہ سے اِنتظار کرتے ہو تو اصحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بہت سی نمازیں، روزے، صدقے تو تیار نہیں کر رکھے البتّہ اللہ اور اِس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میرے دِل میں ہے۔ اِس پر سیّدالانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا قیامت کے روز تم اُسی کے ساتھ ہو گے جس کے ساتھ محبّت رکھتے ہو۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد مبارک کہ آدمی کا حشر اُسی کے ساتھ ہوگا جس کے ساتھ اُس کی محبت ہے بہت سارے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نقل کیا ہے۔ جن میں عبداللہ بن مسعودؓ، ابوموسیٰ اشعریؓ، ابوسفیانؓ، ابوذرؓ، قابلِ ذکر ہیں، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جتنی خوشی اِس ارشاد مبارک سے ہوئی کِسی چیز سے بھی اِتنی خوشی نہیں ہوئی ہوگی۔ (اُسوۂ رَسُولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم)

حُدیبیہ کے مشہور غزوہ کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صحابہ کرامؓ کی بے پناہ محبّت کے مناظر

حُدیبیہ کا مشہور غزوہ ذیعقدہ ہجری ۶ھ کو ہوا جس میں بیعت کا بھی واقعہ ہے جو بَیعۃُ الشجرۃ کہلاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآنِ کریم کی سورۃ فتح میں بھی اِس کا ذکر فرمایا ہے۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم عمرہ کے لیے مدینہ منوّرہ سے مکّہ معظّمہ جا رہے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ اور مسلمان بھی تھے۔ ذوالحلیفہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو حالات کی خبر لانے کو بھیجا تو پتہ چلا کہ کُفّار نے ایک بہت بڑے مجمع کے ساتھ مقابلہ کی تیاری کر رکھی ہے۔ طرفین کی طرف سے قاصدوں کی آمد و رفت کا سلسلہ جاری رہا۔ ایک مرتبہ عروہ بن مسعود ثقفی کُفّار کی جانب سے آئے جو اُس وقت تک مسلمان نہیں ہوئے تھے۔ وہ طویل گفتگو سیّدالکونین کے ساتھ کرتے رہے اور نظریں بچا کر صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حالات کا جائزہ بھی لیتے رہے۔ چنانچہ واپس جا کر کُفّار سے کہا: اے قریش! میں بڑے بڑے بادشاہوں کے پاس گیا ہوں۔ قیصر و کسریٰ اور نجاشی کے درباروں کو بھی دیکھا اور اُن کے بھی آداب دیکھے ہیں لیکن خدا کی قسم کسی بادشاہ کو نہیں دیکھا کہ اُس کی جماعت اُس کی ایسی تعظیم کرتی ہو جیسی محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی جماعت اُن کی تعظیم کرتی ہے جب وہ تھوکتے ہیں تو جس کے بھی ہاتھ پر پڑے تو وہ اس کو بدن اور ہاتھ پر مَل لیتا ہے جو بات محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے منہ سے نکلتی ہے اس کو پورا کرنے کے لیے سب کے سب ٹوٹ پڑتے ہیں، اِن کے وضو کا پانی لڑلڑ کر آپس میں تقسیم کرتے ہیں، زمین پر نہیں گرنے دیتے۔ اگر کسی کو قطرہ نہ ملے تو وہ دوسرے کے تر ہاتھ کو ہاتھ سے مَل کر اَپنے مُنہ پر مَل لیتا ہے۔ ان کے سامنے بولتے ہیں تو بہت نیچی آواز سے اِن کے سامنے زور سے نہیں بولتے۔ اِن کی طرف نِگاہ اُٹھا کر اَدب کی وجہ سے نہیں دیکھتے۔ اگر اُن کے سر یا داڑھی کا کوئی بال گرتا ہے تو اِس کو تبرکاً اُٹھا

لیتے ہیں اور اِس کی تعظیم و اکرام کرتے ہیں۔ غرض میں نے کسی جماعت کو اپنے آقا کے ساتھ اِتنی محبّت کرتے ہوئے نہیں دیکھا جتنی محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی جماعت اُن سے محبّت کرتی ہے۔ (فضائل اَعمال از حضرت مولٰنا محمد زکریاؒ)

محبتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور فقر

ایک مرتبہ ایک اصحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے آپ سے محبّت ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دیکھ کیا کہتا ہے۔ اُنہوں نے پھر یہی عرض کی، مجھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبّت ہے۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر یہی فرمایا۔ جب تین مرتبہ یہ سوال و جواب ہوا تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اگر تم اپنی بات میں سچے ہو تو فُقر کے اوڑھنے بچھانے کے لیے تیار ہو جاؤ۔ اس لیے کہ مجھ سے محبّت رکھنے والوں کی طرف فقر اتنے زور سے دوڑتا ہے کہ جس طرح پانی کی رَونچان کی طرف دوڑتی ہے۔ (بحوالہ اُسوۂ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم)

ایک عاشقِ رسول ﷺ کے سوال پر خداوندِ قدوس کا جواب

شعبیؒ سے روایت ہے کہ انصار میں سے ایک صاحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ مجھے میری جان، آل و اولاد، اہل و عیال اور مال و دولت سب سے زیادہ عزیز ہیں۔ اگر میں آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے دیدار سے اپنی آنکھیں ٹھنڈی نہ کروں تو شاید میں زندہ نہ رہ سکوں۔ یہ کہہ کر یہ انصاری زار و قطار رونے لگے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کس وجہ سے تم رو رہے ہو؟ اِس شخص نے جواب دیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے ذہن میں یہ بات آ گئی تھی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم بھی اس دنیا سے رُخصت ہو جائیں گے اور ہم بھی وفات پا جائیں گے اور جنت میں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم تو انبیاء علیہ السّلام کے ساتھ بلند و بالا مقامات پر ہوں گے لیکن ہمیں اگر جنت مِل بھی گئی تو ہمیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت کہاں نصیب ہوگی؟ یہ سُن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاموش رہے اور کوئی جواب نہیں دیا۔ اِس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ ۚ وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا ﴿۶۹﴾ (النساء)

ترجمہ: اور جو لوگ اللہ تبارک تعالیٰ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی اطاعت کرتے ہیں وہ اُن لوگوں کے ساتھ ہوں گے جن پر اللہ تبارک تعالیٰ نے بڑا افضل فرمایا یعنی اَنبیاء اور صدیقین اور شہداء اور نیک لوگ اور ان لوگوں کی رفاقت بہت ہی خوب ہے۔ اِس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِس شخص سے ارشاد فرمایا خوش ہو جاؤ۔ (شعب الایمان)

بے پناہ محبّت کا واقعہ

حضرت علّامہ قرطبی رحمۃ اللہ علیہ نے مذکورہ آیت کی تفسیر کے ذیل میں لکّھا ہے کہ بعض عُلماء نے اِس آیت کا شانِ نزول یہ لکھا ہے کہ عبداللہ بن زید بن عبدربہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) انتقال فرما جائیں گے اور ہم بھی وفات پاجائیں گے تو آپ اعلیٰ علیین میں اعلیٰ مقام پر ہوں گے اور ہم آپ کی نہ زیارت کرسکیں گے اور نہ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی صحبت سے فیضیاب ہوسکیں گے؟ اِسی سلسلہ میں یہ آیت شریفہ نازل ہوئی اِس کے بعد علّامہ قرطبی رحمۃ اللہ علیہ نے مکّی سے روایت ذکر کی ہے کہ انہیں اصحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے موقع پر یہ دعا فرمائی کہ اے اللہ مجھے بینائی سے محروم کردے تاکہ میں اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد کوئی چیز بھی نہ دیکھ سکوں یہاں تک کہ میں اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کرلوں، اور اس دعا کے بعد اسی جگہ پر اِن کی بینائی جاتی رہی۔ (تفسیر قرطبیؒ)

حضرت خالد بن معدان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبّت وملاقات کا شوق

قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب ''الشفاء'' میں عبدہ بنت خالد بن معدانؓ کا بیان نقل کیا ہے کہ اِن کے والد خالد بن معدان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا حال یہ تھا کہ جب بستر پر لیٹتے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ انصار و مہاجرین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نام لے لے کر شِدتِ شوق سے ذِکر کرتے اور کہتے وہ میرے اصل تھے اور اِن سے ملاقات کے لیے دِل بے چین ہے۔ شوق کی گھڑیاں کِس قدر لمبی ہوگئی ہیں۔ اے میرے رَبّ مجھے جلد اپنے پاس بلالیجیے، اِسی طرح شوق و بے کیفی کے عالم میں اِن پر نیند غالب ہوجاتی۔ (الشفاء بتعریف المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم)

بنی دینار قبیلہ کی ایک خاتون کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت

اِبنِ اسحاق حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا گذر ایک عورت کے پاس سے ہوا جس کے شوہر، بھائی اور والد نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ غزوۂ احد میں جامِ شہادت نوش کیا۔ جب اِس خاتون کو اِن سب کی شہادت کی اِطلاع دی گئی تو اِس نے اِس خبر کو سُنا اَن سنا کردیا اور بڑی بیتابی سے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خیریت بتاؤ، میرے آقا کا کیا حال ہے؟ لوگوں نے کہا اَلحمدللہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم بخیر ہیں۔ اِس عورت کو اِس پر بھی صبر نہ ہوا بلکہ بڑی بیتابی سے اِس نے کہا مجھے میرے آقا کو دِکھاؤ تاکہ میں اپنی آنکھیں ٹھنڈی کرلُوں۔ لوگوں نے اِس کو

اشارے سے بتایا وہ دیکھو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں جیسے ہی اِس خاتون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تو بے ساختہ کہہ اُٹھی کہ ''**كلٌّ مصيبة بعدك جلل**'' ہر مصیبت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکات کے سامنے ہیچ اور بے حقیقت ہے۔ (سیرت ابن ھشام)

عاشقانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے واقعات تو بیشمار ہیں لیکن یہاں چند نمونے نظرِ قارئین کیے ہیں۔ اللہ تعالیٰ عزّوجلّ سے دُعا ہے کہ وہ اس کتاب کے لکھنے پڑھنے اور سُننے والوں سب کو عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے رنگ میں رنگ دے۔ آج بھی بہت سے ایسے نیک بندے موجود ہیں جن کے قلُوب عشقِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے معمور ہیں، جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِس کی پیش گوئی فرمائی ہے۔ چنانچہ صحیح مسلم میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مجھ سے سب سے زیادہ محبت کرنے والے وہ لوگ ہوں گے جو میرے بعد یہ تمنّا کریں گے کہ کاش ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کریں، خواہ اس راہ میں ہمیں اپنے اہل وعیال اور مال و دولت کی ہی قربانی کیوں نہ دینی پڑے۔ (صحیح مسلم)

حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وَ آلِہٖ وسلم جسم وروح کے ساتھ زندہ ہیں اور زمین وآسماں میں جہاں چاہیں تشریف لے جاسکتے ہیں

تفسیر رُوح المعانی جلد نمبر ۱۲ صفحہ ۳۶ سورۂ احزاب زیرآیت ''وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ'' ہے۔

اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ حَيٌّ بِجَسَدِهٖ وَرُوْحِهٖ وَاِنَّهٗ يَتَصَرَّفُ وَيُسِيْرُ حَيْثُ شَاءَ فِيْ اَقْطَاءِ الْاَرْضِ وَفِي الْمَلَكُوْتِ وَهُوَ بِهَيْئَةِ الَّتِيْ كَانَ عَلَيْهَا قَبْلَ وَفَاتِهٖ لَمْ يَتَبَدَّلْ مِنْهُ شَيْءٌ وَاِنَّهٗ مُغِيْبٌ عَنِ الْاَبْصَارِ كَمَا غَيْبَتِ الْمَلٰئِكَةُ مَعْ كَوْنِهِمْ اَحْيَاءٌ بِاَجْسَادِهِمْ

بے شک حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جسم مبارک اور رُوح مبارک دونوں کے ساتھ زندہ ہیں اور روئے زمین میں آسمانوں میں ملائکہ میں جہاں چاہتے ہیں تشریف لے جاتے ہیں اور تصرّف فرماتے ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وَ آلِہٖ وسلم وصال سے پہلے جس ہیئت وصورت میں تھے اَب بھی بالکل اسی میں ہیں ذرا بھر بھی اس میں کوئی تغیر وتبدّل نہیں ہے صرف ہماری آنکھوں سے اوجھل ہیں حالانکہ وہ اپنے اجسام سمیت زندہ ہیں۔ (بحوالہ صراط القریب اِلی الحبیب صفحہ ۱۷۹)

یہ مضمون اور صفحہ نمبر ۱۲۰ پر درج حضرت سفیان ثوریؒ اور ایک جوان کا واقعہ اس بات کا ثبوت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وَ آلِہٖ وسلم کا جسم وروح مبارک کے ساتھ کہیں بھی تشریف لے جانا اس مسئلہ پر بریلوی و دیو بندی دونوں مسلک کے علماء کا اتفاق ہے۔ (مؤلف)

إِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ۭ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ۝۵۶

بیشک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں ان پیغمبر پر، اے ایمان والو تم بھی نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) پر درود بھیجا کرو اور خوب سلام بھیجا کرو۔ (الاحزاب:۵۶)

تفسیر مبارک

اس آیت کریمہ میں جناب سیّد الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے انتہائی بلند مقام اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی رفعت شان کا ذِکر ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں سے فرمایا کہ میں اور میرے فرشتے یہ کام کرتے ہیں لہٰذا تم بھی یہ کام کرو۔ حافظ ابنِ حجر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس آیت شریفہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم وتکریم بہ نسبت دوسری آیتوں کے سب سے زیادہ بیان کی گئی ہے۔ (فتح الباری)

مفسر ابنِ کثیر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ آیت شریفہ کا مقصود یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ملأ اَعلیٰ میں اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے مقامِ عالی کو بیان فرما رہے ہیں کہ وہاں (یعنی ملأ اَعلیٰ میں) خود ذاتِ باری تعالیٰ اور اِس کے مقرّب فرشتے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتے ہیں لہٰذا عالمِ دنیا کے ساکنین کو بھی حکم فرمایا کہ وہ بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر صلاۃ وسلام بھیجیں تا کہ آسمان والے اور زمین والے سب ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود وسلام کا نذرانہ پیش کریں اور اِسی طرح آسمان وزمین میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا چرچا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے عالی مرتبت ہونے کا ذِکر ہوتا رہے۔ (تفسیر ابن کثیر)

اللہ تعالیٰ نے فرشتوں سے سجدہ کرا کے حضرت آدم علیہ السّلام کی جو تعظیم وتکریم فرمائی وہ تو صرف ایک ہی مرتبہ ہوئی جبکہ اللہ تعالیٰ کی جو تکریم جنابِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ہے وہ مستقل اور دائمی ہے جیسا کہ آیت مبارک کے سیاق وسباق سے ظاہر ہے۔ مفسر آلوسی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تفسیر ''رُوح المعانی'' میں اِس کا ذِکر کیا ہے کہ آیت شریفہ کے شروع میں جملہ اِسمیہ ہے جو دوام واستمرار پر دلالت کرتا ہے اور آخر میں جملہ فعلیہ ہے جو تجدد پر دلالت کرتا ہے۔ جملہ اسمیہ اور فعلیہ کو ملا کر یہی مستنبط ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اِس تشریف وتکریم کا سلسلہ مستقل جاری ہے۔ (رُوح المعانی)

حضرت علّامہ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ آیت مذکورہ میں صلٰوۃ کی تاکید نہیں وارد ہوئی جبکہ سلام کی تاکید آئی ہے۔ اس میں کیا حِکمت ہے؟ اس کا جواب علّامہ ابنِ حجؒر رحمۃ اللہ علیہ نے یہ دیا ہے کہ چونکہ ''صلٰوۃ'' کا لفظ آیت شریفہ میں مقدم ہے

''سلام'' مؤخر ہے اور کسی چیز کا ذِکر مقدّم ہونا اس کی اہمیت کو ظاہر کرتا ہے اس لیے سلام کی تاکید لا کر یہ واضح کر دیا گیا کہ دونوں چیزیں یعنی درود و سلام مساوی یا نہ اور برابری کا درجہ رکھتی ہیں۔ (القول البدیع)

لہٰذا درود شریف پڑھتے وقت ایسے صیغوں کو اختیار کیا جائے جس میں صلٰوۃ و سلام دونوں ہی موجود ہوں۔

امام رازی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تفسیر میں ذِکر کیا ہے فرماتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیج دیا تو اب ہمارے صلٰوۃ و سلام کی کیا ضرورت رہی؟ پھر اس کا خود ہی جواب دیا کہ ہمارے صلٰوۃ و سلام کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بالکل حاجت نہیں جس طرح اللہ تعالیٰ کے درود کے بعد فرشتوں کے درود کی ضرورت نہیں لیکن فرشتوں کا درود و سلام بھیجنا یا اللہ تعالیٰ کا اہلِ ایمان کو صلٰوۃ و سلام کا حکم ارشاد فرمانا سرورِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت و مقام کو ظاہر کرنا ہے۔ اہلِ ایمان پر شفقت کر کے اِن کو اجر و ثواب سے نوازنا ہے۔ اِسی لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس نے مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجا اللہ تعالیٰ اِس پر دس رحمتیں نازل فرماتے ہیں۔ (تفسیر الکبیر الرازیؒ)

لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ (القرآن)

بیشک مومنوں پر اللہ کا بڑا احسان ہوا کہ اُنہیں میں سے اِن میں ایک رسول بھیجا جو ان پر اس کی آیتیں پڑھتا ہے اور انہیں پاک کرتا ہے اور انہیں کتاب و حکمت سکھاتا ہے۔

اے اللہ اے رحمان و رحیم اللہ تُو نے اپنا محبوب صلی اللہ علیہ وَ آلِہٖ وسلم ہم میں بھیج کر جو ہم پر احسان فرمایا اس عظیم نعمت کے شکریہ اور تیرے حکم کی پابندی کرتے ہوئے ہم تیرے اور اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وَ آلِہٖ وسلم پر لاکھوں و کروڑوں بار درود و سلام بھیجتے ہیں۔

''صلٰوۃ'' کے معنی بُزرگانِ دین کے اقوال

امام ترِمذی رحمۃ اللہ علیہ سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر بعض اہلِ علم سے نقل کرتے ہیں کہ ''صلٰوۃ'' کی نسبت جب اللہ تعالیٰ کی طرف ہو تو اِس کے معنی رحمت کے ہیں اور ''صلٰوۃ'' کی نسبت جب ملائکہ کی طرف ہو تو اِس کے معنی استغفار کے ہیں۔

تقریباً اِس قسم کی رائے امام قرطبی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تفسیر میں ذِکر کی ہے۔ چنانچہ وہ لکھتے ہیں ''صلٰوۃ'' کی نِسبت جب اللہ تعالیٰ کی طرف ہو تو اس سے مراد اِس کی رحمت و رضوان ہے اور جب فرشتوں کی طرف اِس کی اضافت ہو تو اِس کے معنی دُعا و استغفار کے ہیں۔ (الجامع لااحکام القرآن للقرطبی)

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور اسمٰعیل القاضی رحمۃ اللہ علیہ مشہور تابعی ابو العالیہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا اپنے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم پر صلٰوۃ بھیجنے کا مطلب یہ ہے کہ رب العالمین فرشتوں کے سامنے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی مدّاح و ستائش فرماتے ہیں اور فرشتوں کے درود سے مراد ان کا دُعا کرنا ہے۔

حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ اسی قول کو راجح قرار دیتے ہوئے لکھتے ہیں۔ یہی قول زیادہ اولیٰ معلوم ہوتا ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ کے درود سے مراد رَبّ العزّت وجلال کا اپنے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ستائش و تعریف اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم و توقیر کا اظہار کرنا ہے جبکہ ملائکہ اور بندوں کے درود کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ سے درخواست ہے کہ وہ اپنی نوازشوں اور رحمتوں سے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کو خوب خوب نوازے۔ (فتح الباری)

حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ملائکہ کے درود سے مراد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے برکت کی دُعا ہے۔ (رواہ البخاری)

قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ بکر قشیری سے نقل کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے درود کی نسبت جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ہو تو اِس سے مقصود آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تکریم و تعظیم ہے۔ (الشفا شریف)

درود وسلام کا حکم اور فضیلت

درود وسلام کی کثرت بغیر کسی تحدید کے واجب ہے، یہ قول مالکیہ میں سے قاضی ابوبکر بن بکیر کا ہے۔ چنانچہ وہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق پر فرض کیا ہے کہ وہ اِس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر درود وسلام بھیجیں، اس کے لیے کوئی وقت بھی مقرر نہیں فرمایا، لہٰذا بندہ کو چاہیے کہ وہ کثرت سے درود وسلام کا وِرد رکھے۔ اس سے غافل نہ رہے (المواھب الدُّنیہ)

سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم پر درود وسلام بھیجنے کے فوائد کتنے ہیں اِس کا کوئی کیا اندازہ کرسکتا ہے کہ درود وسلام کئی عبادتوں کو شامل ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا ذِکر ہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے دُعا ہے، اس میں سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح وثناء بھی ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان وارشاد مبارک کی تعمیل بھی یہ بندہ کی جانب سے اپنے محسنِ اعظم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں نذرانۂ شکر اور ربّ العالمین کے قول ''صلوعلیہ'' کے حکم کی تکمیل بھی، غرض درود وسلام نہ صرف یہ کہ ایک عبادت ہے بلکہ کئی عبادتوں کو شامل ہے۔ لہٰذا اِس میں متعدد عبادتوں کی فضیلتیں جمع ہوگئیں جس کی وجہ سے اِس کے فوائد بے شمار و بے حساب ہیں۔

علّامہ قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ ''مواہب'' میں حلیمی رحمۃ اللہ علیہ کا قول نقل کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے کے دو اہم فائدے ہیں۔ ایک تو یہ کہ اللہ تعالیٰ کے حکم اور اس کے ارشاد کی تعمیل ہے جس سے تقرب اِلی اللہ حاصل ہوتا ہے۔ دوسرا یہ کہ سرورِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے جو احسانات ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے جو حقوق ہیں اُن کی کچھ ادائیگی ہوسکتی ہے۔

اِبنِ عبدالسلام رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ہمارا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے کا یہ مطلب نہیں کہ ہم دربارِ خداوندی میں درود وسلام کے ذریعے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے کوئی سفارش کرتے ہیں۔ ایسا ہرگز نہیں (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی کے درود وسلام کی ضرورت نہیں) کسی کا یہ رتبہ نہیں کہ وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے سفارش کرے بلکہ اصل بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے احسان کا بدلہ دینے کا حکم فرمایا ہے اور اگر کوئی اپنے محسن کو بدلہ نہ دے سکے تو کم از کم اس کے لیے دعا ہی کرے کہ ''اے رَبِّ کریم آپ ہی اِس محسن کو اچھا صِلہ دے دیں میں تو عاجز و ناتواں ہوں۔''

علّامہ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ نے بعض اہلِ علم سے نقل کیا ہے کہ ایمان کے بڑے شعبوں میں سے یہ ہے کہ درود وسلام کا وِرد رکھا جائے۔ اس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اظہارِ محبّت بھی ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حقوق کی ادائیگی بھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم وتوقیر کے ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے احسانات کا شکریہ بھی اس لیے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے احسانات اُمت پر اس قدر ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا شکریہ ادا کرنا واجب ہے۔ درود وسلام جنت میں داخلہ کا ذریعہ اور جہنم سے نجات کا سبب ہے۔ درود وسلام سعادت وفلاح کے حصول کا ایک آسان ذریعہ اور درجاتِ عالیہ پانے کا ایک سہل نسخہ ہے۔

(القول البدیع)

ابوموسیٰ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں درود شریف بھیجنے والا اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہے کہ وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آل اولاد میں برکتیں نازل فرمائے جس کے بدلہ اللہ تعالیٰ درود بھیجنے والے کی ذات اور اس کی آل و اولاد اور اس کے اعمال وافعال اور عمر میں برکت عطا فرماتے ہیں۔

سرکارِ دو عالم حبیبِ خدا حضرت سیّدنا مُحمّد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وآلِہٖ وَسَلّم

الدّخول فی المدینة

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مکّہ مکرّمہ سے ہجرت فرما کر جب مدینہ منوّرہ میں تشریف لائے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد پر اہل مدینہ نے شاندار و پُرجوش استقبال کیا۔عورتوں اور بچّوں نے مِل کر یہ اشعار کہہ کر اظہارِ محبّت کیا اور خوشیاں منائیں۔

طَلَعَ اَلْبَدْرُ عَلَيْنَا

ہم پر چودھویں کا چاند طُلوع ہوا

مِنْ ثَنِيَّاتِ الْوِدَاعِ

وداع کی پہاڑیوں سے

وَجَبَ الشُّكْرُ عَلَيْنَا

ہم پر شکر کرنا واجب ہے۔

مَا دَعَا لِلّٰهِ دَاعِ

جب تک اللہ کو پکارنے والا پکارتا رہے گا

أَيُّهَا الْمَبْعُوْثُ فِيْنَا

اے ہم میں بھیجے گئے

جِئْتَ بِالْأَمْرِ الْمَطَاعِ

آپ ایک ایسے حکم کے ساتھ آئے جس کی اطاعت کی گئی ہے

(بحواله روضة الأنوار في سيرة النبي المختار ﷺ الطبع رياض السعودية)

(مترجم: حضرت علّامہ عامر صاحب جامع مسجد وٹرسٹ حضرت سلطان باہو رح برمنگھم)

محبوبِ خدا حضرت سیدنا محمد مصطفیٰ صلی اللّٰہ علیہ وسلم کے شہر مدینہ طیّبہ کے آداب

محبوب رَبِّ العالمین صلی اللہ علیہ وسلم کے شہر مدینہ منوّرہ کے آداب وفضائل کی تفصیل تو بہت ہے۔لیکن یہاں پر چند مختصر الفاظ نظرِ قارئین کرتا ہوں۔

حضرت علّامہ سخاویؒ قول بدیع میں فرماتے ہیں کہ مستحب یہ ہے کہ جب مدینہ منوّرہ کے مکانات اور درختوں پر نظر پڑے تو درود شریف کثرت سے پڑھے اور جتنا ہی قریب ہوتا جائے اِتنا ہی اضافہ کرتا جائے۔اس لیے کہ یہ مواقع وحی اور قرآن پاک کے نزول سے معمور ہیں۔حضرت جبرائیل علیہ السّلام اور حضرت میکائیل علیہ السّلام کی بار بار یہاں آمد ہوئی ہے۔اِس جگہ سے اللہ تعالیٰ کے پاک دین اور اِس کے پاک رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی سُنّتوں کی اشاعت ہوئی ہے۔یہ فضائل وخیرات کے مناظر ہیں اس کی مٹی سیّدالبشر پر مشتمل ہے۔یہاں پہنچ کر قلب کو نہایت ہیبت وتعظیم سے بھر پُور کرے۔گویا کہ تُو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کر رہا ہے اور روضۂ مقدس کے نزدیک آواز کو بلند نہ کرے بلکہ انتہائی پست آواز اور خشوع وخضوع کے ساتھ صلٰوۃ و سلام پڑھے اور یہ سمجھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم میرا اسلام سُن رہے ہیں اور جواب بھی مرحمت فرما رہے ہیں۔

خاکِ طیّبہ اَز دو عالم خوشتراست
اے خنک شہرے کہ دردِ دلبر است

(مدینہ طیّبہ کی خاک دونوں جہاں سے افضل ہے کیونکہ یہاں اپنا محبوب جلوہ افروز ہے)

اہلِ مدینہ کا مقام

حضرت عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ اے اللہ جو مدینے والوں پر ظُلم کرے یا اِن کو ڈرائے تُو اُس کو ڈرا، اُس پر اللہ کی لعنت، فرشتوں کی لعنت اور ساری دنیا کی لعنت۔نہ اُن کی فرض عبادت قبول نہ نفل عبادت قبول، حضرت زید بن اسلم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دُعا کی ہے کہ اے اللہ جو مدینے والوں کے ساتھ برائی کا ارادہ کرے تو اُس کو ایسا پگھلا دے جیسا کہ رانگ آگ میں اور نمک پانی میں اور چکنائی دھوپ میں پگھلتی ہے۔(بحوالہ کتاب جنت کا منظر)

خیرہ نہ کر سکا مجھے جلوۂ دانش افرنگ
سُرمہ ہے میری آنکھ کا خاکِ مدینہ و نجف

(اقبالؒ)

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ
اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ
وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ط

محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) تمہارے مردوں میں سے کسی کے
باپ نہیں ہاں اللہ کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) ہیں اور سب
نبیوں میں آخری (الاحزاب: ۴۰)

مدینے دی بَستی اے عرشِ مُعلّٰی
جتھے کملی والے دا گھر اَللہ اَللہ

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال مبارک

اور روضۂ اقدس کا بیان

جمیع علماء کا اتفاق ہے کہ روز دوشنبہ (سوموار کے دن) بارہ ربیع الاوّل کو بوقتِ چاشت آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وصال فرمایا۔ حضرت علی اَلمرتضٰے رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے غسل دیا اور اُسامہ وسقران رضی اللہ تعالیٰ عنہ خادم شریکِ غسل میں تھے اور کفن شریف سفید پارچہ سحولی کا تھا۔ سحول ایک گاؤں کا نام ہے جو یمن میں ہے۔ روزِ آخر سہ شنبہ حجرہ متبرّ کہ حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں مدفون ہوئے۔ سقرانؓ نے سُرخ چادر مخطّط (دھاری دار) جو کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی حیاتِ طیّبہ میں اوڑھتے تھے قبر شریف میں بچھائی اور یہ امر خاص واسطے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے تھا اور یہ بھی کہتے تھے کہ وہ چادر نکال لی گئی تھی۔ (حاشیہ دلائل الخیرات)

روایت کی حضرت کعب اخبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہ کوئی ایسی فجر نہیں مگر یہ کہ اُترتے ہیں ستّر ہزار فرشتے کہ گھیر لیتے ہیں قبر مبارک جنابِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اور اس پر مارتے ہیں باز و اپنے بسبب ذوق وشوق کے اور درود پڑھتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر شام کے وقت یہ فرشتے آسمان کی طرف چلے جاتے ہیں اور شام کو ستّر ہزار دوسرے فرشتے قبر انور کو ڈھانپ لیتے ہیں اور مارتے ہیں اِس پر باز و اپنے اور درود شریف پڑھتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وَآلِہٖ وَاصحابِہٖ وسلم پر یہاں تک کہ قیامت کے دن زمین پھٹ جائے گی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم ستر ہزار فرشتوں کے ساتھ اپنی قبر مبارک سے نکلیں گے اور فرشتے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے جلو میں ہوں گے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم وتکریم کریں گے۔ (مواہب الدّنیہ)

ہُواں میں سَگ مدینے دِی گلی دا
ایہو رُتبہ اے ہر کامل ولی دا

(مہر علی شاہ)

اے رحمتِ عالم تیری یادوں کی بدولت — کس درجہ سکوں میں ہے میرا قلب تپیدہ
تُو رُوحِ زمن، رُوحِ چمن، رُوحِ بہاراں — تُو جانِ بیاں، جانِ غزلِ جانِ قصیدہ

فِداہُ أبی وأُمّی صَلَّ اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلِّمْ

ترجمہ احادیثِ مبارکہ فضیلتِ درود وسلام

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

ایک مرتبہ درود شریف پڑھنے پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے دس رحمتوں کا نزول

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کہ جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجتا ہے اللہ جل شانہٗ اِس پر دس مرتبہ رحمت نازل فرماتے ہیں۔ (صحیح مسلم، ابوداؤد، نسائی، ترمذی)

ایک مرتبہ درود شریف پڑھنے پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے دس رحمتوں اور دس بار سلامتی کا حصول

حضرت ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اِس حالت میں تشریف لائے کہ آپ کے چہرہ انور پر خوشی ظاہر ہو رہی تھی۔ ہم نے عرض کی یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ کے چہرۂ انور پر آج بہت ہی بشاشت ظاہر ہو رہی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جبرائیلؑ میرے پاس آئے اور اُنہوں نے بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کیا آپ اِس سے خوش نہ ہوں گے کہ جو کوئی آپ کا اُمّتی آپ پر ایک مرتبہ درود بھیجے گا میں اس پر دس رحمتیں نازل کروں گا اور جو کوئی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا اُمّتی آپ پر ایک مرتبہ سلام بھیجے گا میں اِس پر دس مرتبہ سلامتی نازل کروں گا۔ (نسائی، دارمی، ابنِ حبان، مسند احمد، حاکم، بیہقی)

ایک مرتبہ درود شریف پڑھنے پر اللہ تعالیٰ کی جانب سے دس رحمتوں کا نزول، دس نیکیوں کا حصول، دس گناہوں کا کفارہ اور دس درجات کا بلند ہونا

حضرت ابو بردا بن نیار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو کوئی میرا اُمّتی سچے دل سے مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجتا ہے اِس پر اللہ تعالیٰ اِس کے عوض میں دَس رحمتیں نازل فرماتے ہیں اور اس کے لیے دس نیکیاں لکھ دیتے ہیں اور اِس کے دس درجات بلند فرما دیتے ہیں اور اس کے دس گناہ مٹا دیتے ہیں۔ (نسائی شریف)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک مرتبہ درود بھیجنے والے پر اللہ تعالیٰ عزوجلّ دس مرتبہ درود بھیجتے ہیں۔ (سبحان اللہ)

حضرت عبداللہ بن عمرو ابن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب تم اذان سنو تو جو الفاظ مؤذن کہے وہی تم کہا کرو، اس کے بعد مجھ پر درود بھیجا کرو کیونکہ جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اِس پر دس مرتبہ درود بھیجتے ہیں۔ (مسلم، نسائی)

ایک مرتبہ درود شریف اور سلام پڑھنے والے پر مالکِ کائنات کی جانب سے درود و سلام کا تحفہ

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے دیکھا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے طویل سجدہ فرمایا جب آپ نے سجدہ سے فارغ ہو کر سر اُٹھایا تو میں نے اِس سجدہ کے بارے میں دریافت کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ سے حضرت جبرائیل علیہ السّلام نے ملاقات کی، اُنہوں نے مجھ سے کہا کہ بلاشبہ جو شخص آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجے گا اللہ تعالیٰ اِس پر درود بھیجیں گے اور جو کوئی آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام بھیجے گا اللہ تعالیٰ اِس پر سلامتی نازل فرمائیں گے (راوی کہتے ہیں کہ مجھے کچھ ایسا یاد ہے کہ آپ نے دس دس دفعہ درود و سلام نازل ہونے کا ذکر فرمایا تھا) پھر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اِس وجہ سے میں نے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہوئے یہ سجدہ کیا۔ (ابن ابی عاصم)

درود شریف پڑھنے والے کے لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دعائے رحمت فرماتے ہیں

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ جو شخص مجھ پر درود بھیجتا ہے اِس کا درود مجھ کو پہنچ جاتا ہے اور میں اس کے لیے رحمت کی دعا کرتا ہوں اور اِس کے علاوہ اِس کے لیے دس نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں۔ (ترغیب عن اوسط الطبرانی)

ہر کہ سازد، وِرد جاں صَلِّ عَلٰی
حاجت دارین او گردد روا

جس نے صَلِّ عَلٰی کو وِردِ جاں بنالیا اِس کی دونوں جہاں کی حاجتیں پوری ہوں گی۔

ایک مرتبہ درود شریف بھیجنا دس نیکیوں کا حصول، دس گناہوں کا کفّارہ، دس درجات کا بلند ہونا

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ جو شخص مجھ پر درود بھیجتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اِس کے لیے دس نیکیاں لکھ دیتے ہیں اور اِس کے دس گناہ مٹا دیتے ہیں اور اِس کے دَس درجے بلند فرما دیتے ہیں اور یہ اس کے لیے دس غلام (آزاد کرنے) کے برابر ہوں گے۔ (ترغیب عن ابنِ ابی عاصم)

کثرت درود شریف پر قیامت کے روز حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا قُرب نصیب ہونا

حضرت ابنِ مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ قیامت کے روز سب سے زیادہ قریب مجھ سے وہ ہوگا جو مجھ پر سب سے زیادہ درود بھیجتا تھا۔ (ترمذی وابن حبان)

ایک مرتبہ درود شریف پڑھنے والے پر اللہ اور اُس کے فرشتوں کی طرف سے ستّر رحمتوں کا نزول

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جو کوئی ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتا ہے اللہ اور اس کے فرشتے اِس شخص پر ستّر (70) رحمتیں بھیجتے ہیں۔ (احمد)

مُلّا علی قاریؒ مرقاۃ شرح مشکوٰۃ میں لکھتے ہیں کہ یہ (یعنی درود کے بدلہ میں ستّر رحمتیں نازل فرمانا) غالباً جمعہ کے روز کے ساتھ مخصوص ہے۔ (کیونکہ بعض اوقات اعمال کا ثواب وقت کی فضیلت وعظمت کی وجہ سے بڑھا دیا جاتا ہے۔ لہٰذا جمعہ کے دن دَس رحمتوں کے بجائے ستّر رحمتیں نازل ہوتی ہیں۔

جہاں کی خاکروبی نے چمن آراء کیا تجھ کو
صبا ہم نے بھی اُن گلیوں کی کچھ دن خاک چھانی ہے

شہا کیا ذات تیری حق نما ہے فردِ امکاں میں
کہ تجھ سے کوئی اوّل ہے نہ تیرا کوئی ثانی ہے

درود شریف پڑھنے والے پر فرشتے رحمت بھیجتے ہیں

ارشاد فرمایا رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو بھی مسلمان مجھ پر درود بھیجتا ہے، فرشتے اس پر رحمت بھیجتے ہیں اب اختیار ہے کہ کوئی بندہ (مجھ پر زیادہ درود بھیجے یا کم) (ابن ماجہ)

کثرتِ درود شریف گناہوں سے پاکیزگی کا ذریعہ ہے

ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مجھ پر کثرت سے درود بھیجا کرو کیونکہ وہ تمہارے لیے پاکیزگی ہے۔ (حصن حصین)

ہزار مرتبہ درود شریف پڑھنا موت سے پہلے جنت میں اپنا مقام دیکھنے کا ذریعہ ہے

حضرت اَنس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ جو شخص مجھ پر کسی دن ہزار مرتبہ درود بھیجے اِس وقت تک اِس کو موت نہ آئے گی جب تک جنت میں اپنا مقام نہ دیکھ لے۔ (ترغیب عن ابنِ شاہین) (جلاءُ الافہام)

ایک مرتبہ درود شریف پڑھنا اللہ تعالیٰ کی جانب سے دس رحمتوں کا نزول اور سلام پڑھنا دس مرتبہ سلامتی کا حصول

حضرت ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اِس حالت میں تشریف لائے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرۂ انور پر خوشی ظاہر ہورہی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جبرائیلؑ میرے پاس آئے اور کہا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کیا آپ اِس سے راضی نہ ہوں گے کہ جو کوئی تمہارا اُمّتی تم پر درود بھیجے گا تو میں اس پر دس رحمتیں نازل کروں گا اور جو کوئی تمہارا اُمتی سلام بھیجے گا تو میں اِس پر دس مرتبہ سلامتی بھیجوں گا۔ (نسائی و دارمی)

زبانِ خار کِس کِس درد سے اُن کو سناتی ہے
تڑپنا دشتِ طیّبہ میں جگرِ افگار فُرقت کا

سر ہانے اِن کے بسمل کے یہ بیتابی کا ماتم
شہ کوثر ترحم تِشنہ جاتا ہے زیارت کا

جنہیں مرقد میں تا حشر اُمّتی کہہ کر پکارو گے
ہمیں بھی یاد کرلو اُن میں صدقہ اپنی رحمت کا

بندہ جب تک درود پڑھتا رہتا ہے فرشتے برابر اس کے لیے دعائے رحمت کرتے رہتے ہیں

حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو خطبہ میں یہ ارشاد فرماتے ہوئے سُنا کہ جو کوئی مجھ پر درود بھیجتا ہے تو فرشتے برابر اِس شخص کے لیے دعائے رحمت کرتے رہتے ہیں۔ اے اللہ اس بندہ پر درود وسلام نازل فرما جب تک کہ یہ بندہ مجھ پر درود بھیجتا رہے پس اب بندہ کو اختیار ہے کہ مجھ پر زیادہ درود وسلام بھیجے یا کم۔ (مسند احمد، سنن ابنِ ماجہ)

ایک مرتبہ درود شریف پڑھنے والے کے لیے اللہ تعالیٰ کی جانب سے دس رحمتوں کا نزول اور دس نیکیوں کا حصول

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے مجھ پر ایک مرتبہ درود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اِس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے اور اس کے نامۂ اعمال میں دَس نیکیاں لِکھتا ہے۔ (ترمذی شریف، ص:۶۴، ج:۱)

درود شریف کا پڑھنا گناہوں کا کفّارہ اور باطن کی طہارت ہے

حضرت اَنس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مجھ پر درود پڑھو کیونکہ مجھ پر درود پڑھنا تمہارے گناہوں کا کفّارہ ہے اور تمہارے باطن کی طہارت ہے اور جو کوئی مجھ پر ایک بار بھی درود پاک پڑھے اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔ (القول البدیع)

درود شریف پڑھنے والا عظیم الشّان روشنی میں پُلِ صراط سے گذر کر جنت میں جائے گا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں حضور سیّد الکونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مجھ پر درود شریف پڑھنے والے کو پُل صراط پر عظیم الشّان نُور عطا ہوگا اور جس کو پُل صراط پر نُور عطا ہوگا وہ اہلِ دوزخ سے نہ ہوگا۔ (دلائل الخیرات، ص:۹، مطبع کانپور)

مَنبع و مَصدر محمد مصطفےٰ ﷺ
جُز محمد ﷺ نیست دَر اَرض و سَماء

کثرت کے ساتھ درود شریف پڑھنے والے کو قیامت کے روز نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حوضِ کوثر پر پہچان لیں گے

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قیامت کے دن میرے حوضِ کوثر پر کچھ گروہ وارد ہوں گے جن کو میں انہیں درود پاک کی کثرت کی وجہ سے پہچانتا ہوں گا۔ (کشف النعمۃ ص:۱۷۲؛ شفا شریف، ص:۴۷)

محبّت وشوق کے ساتھ کثرت سے درود شریف پڑھنے والے کی شفاعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائیں گے

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے مجھ پر دس بار درود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اس پر سو رحمتیں نازل فرماتا ہے اور جو مجھ پر سو بار درودِ پاک پڑھے اللہ تعالیٰ اِس پر ہزار رحمتیں نازل فرماتا ہے اور جو کوئی محبّت وشوق سے اِس سے بھی زیادہ پڑھے میں قیامت کے روز اِس کا شفیع اور گواہ بنوں گا۔ (القول البدیع ص:۱۰۳)

کثرت سے درود شریف پڑھنے والا نفاق اور دوزخ کی آگ سے بَری اور قیامت کے روز شہیدوں کے ساتھ ہوگا

حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مجھ پر ایک بار درود پاک پڑھے اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے اور جو مجھ پر دس بار درود پاک پڑھے اللہ تعالیٰ اِس پر سو رحمتیں نازل فرماتا ہے اور جو مجھ پر سو مرتبہ درود پاک پڑھے اللہ تعالیٰ اِس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لکھ دیتا ہے کہ یہ بندہ نفاق اور دوزخ کی آگ سے بَری ہے اور اِس کو قیامت کے روز شہیدوں کے ساتھ رکھے گا۔ (القول البدیع، ص:۱۰۳، ترغیب وترتیب)

نگاہِ لطف کے اُمیدوار ہم بھی ہیں
لیے ہوئے یہ دِل بیقرار ہم بھی ہیں
ہمارے دَستِ تمنّا کی بھی لاج رکھنا
تیرے فقیروں میں اے شہر یار ہم بھی ہیں

ایک مرتبہ درود شریف پڑھنے والے پر اللہ تعالیٰ کی جانب سے دس رحمتوں کا نزول اور دس درجات کا حصول

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم باہر فضا کی طرف تشریف لے گئے اور کوئی پیچھے جانے والا نہیں تھا۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ دیکھ کر گھبرائے اور لوٹا لے کر پیچھے ہو لیے تو دیکھا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک بالا خانہ میں سربسجود ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ پیچھے ہٹ کر بیٹھ گئے اور جب سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے سر مبارک اُٹھایا تو فرمایا اے عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تم نے بہت اچھا کیا کہ تُو مجھے سربسجود دیکھ کر پیچھے ہٹ گیا۔ میرے پاس جبرائیل علیہ السّلام یہ پیغام لے کر آئے تھے کہ اے اللہ تعالیٰ کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم جو کوئی آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک بار درود پاک پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس پر دَس رحمتیں بھیجے گا اور اِس کے دس درجے بلند کرے گا۔ اس حدیث پاک کو امام بُخاری نے الادب المفرد میں بھی نقل کیا ہے۔ (القول البدیع ص: ۱۰٦، سعادۃ الدارین، ص: ٦۴)

درود شریف پڑھتے جاؤ اور اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کے خزانے سمیٹتے جاؤ

حضرت سیّدنا عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو بندہ مجھ پر ایک بار درود پاک پڑھے اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے۔ اب بندے کی مرضی ہے کہ درود پاک کم پڑھے یا زیادہ۔ (القول البدیع، صف: ۱۰۷)

قیامت کے روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت حاصل کرنے کا بہترین ذریعہ کثرت کے ساتھ درود کا پڑھنا ہے

حضرت سیّدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سُنا جو مجھ پر درود پاک پڑھے قیامت کے دن میں اُس کا شفیع بنوں گا۔ (القول البدیع، ص: ۱۲۱)

بر محمد ﷺ می رسانم صد سلام
آں شفیعِ مجرماں یوم القیام

محبّت وشوق کے ساتھ ہر دن رات میں تین تین مرتبہ درود شریف کا پڑھنا اُس دن کے گناہوں کا کفّارہ ہے۔

حضرت سیّدنا ابو کاہل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جنابِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابو کاہل جو شخص مجھ پر دن اور ہر رات کو تین تین مرتبہ میری محبّت اور شوق کی وجہ سے درود پاک پڑھے تو اللہ تعالیٰ پر حق ہے کہ اس کے اس دن اور رات کے گناہ بخش دے۔ (القول البدیع، ص:١١٧؛ الترغیب وترہیب، ص:٥٠٢)

قیامت کے روز دربارِ الٰہی میں پیشی کے وقت اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کا ذریعہ درود شریف کی کثرت ہے

حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص کو یہ بات پسند ہو کہ جب وہ دربارِ الٰہی میں حاضر ہو تو اللہ تعالیٰ اس پر راضی ہو تو اِسے چاہیے مجھ پر درود پاک کی کثرت کرے۔ (القول البدیع، ص:١٢٢؛ کشف النعمۃ سعادۃ الدّارین، ص:٧٩)

درود شریف پڑھنے سے بُھولی ہوئی چیز یاد آجاتی ہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم کسی چیز کو بھول جاؤ تو مجھ پر درود پاک پڑھو، انشاء اللہ یاد آجائے گی۔ (سعادۃ الدّارین، ص:٥٧)

درود شریف کی کثرت کرو کیونکہ قبر میں پہلے تم سے میرے متعلق سوال ہوگا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے میری اُمّت مجھ پر درود پاک کی کثرت کرو کیونکہ قبر میں تم سے پہلے میرے متعلق سوال ہوگا۔ (سعادت الدّارین، ص:٥٧؛ کشف النعمۃ، فضائل درود شریف مولٰنا ذکریّا)

کوچۂ گیسوئے جاناں سے چلی ٹھنڈی نسیم
بال و پر اَفشاں ہوں یا رَبّ بُلبُلانِ سوختہ
بہرِ حق اے بحرِ رحمت اِک نگاہٗ لطف بار
تابکے بے آب تڑپیں ماہیانِ سوختہ
آتش گلہائے طیّبہ پر جلانے کے لیے
جان کے طالب ہیں پیارے بُلبُلانِ سوختہ

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں جو میرے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھ کر میرا قرب حاصل کرے گا میں اُس کے گناہ بخش دیتا ہوں خواہ وہ سمندروں کی جھاگ کے برابر ہوں

بعض روایتوں میں ہے کہ ساقِ عرش پر لکھا ہے کہ جو میرا مشتاق ہوگا میں اِس پر رحم کرتا ہوں اور جو مجھ سے سوال کرے میں اس کو دیتا ہوں اور جو میرے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم) پر دُرود پاک پڑھ کر میرا قُرب چاہے میں اِس کے گناہ بخش دیتا ہوں خواہ وہ سمندروں کی جھاگ کے برابر ہوں۔ (دلائل الخیر ات،ص:۱۳، مطبع کانپور)

درود شریف کی فضیلت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عجیب منظر دیکھا

حضرت عبدالرّحمٰن بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مَروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو فرمایا میں نے آج رات عجیب منظر دیکھا۔ میں نے دیکھا کہ میرا ایک اُمّتی پلِ صراط پر سے گزرنے لگا کبھی وہ چلتا ہے، کبھی وہ گرتا ہے کبھی لٹک جاتا ہے تو اِس کا مجھ پر درود پڑھا ہوا آیا اور اِس اُمّتی کا ہاتھ پکڑ کر اسے پلِ صراط پر سیدھا کھڑا کر دیا اور پکڑے پکڑے اِس کو پار کر دیا۔ (القول البدیع،ص:۱۲۴؛ سعادۃ الدّارین،ص:۶۶)

درود شریف پُلِ صراط کے اندھیرے میں نُور ہوگا اور کثرت کے ساتھ پڑھنے کا حکم

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اے میری اُمّت تمہارا مجھ پر درود پڑھنا قیامت کے دن پُل صراط کے اندھیرے میں تمہارے لیے نُور ہوگا اور جو شخص یہ چاہے کہ قیامت کے دِن اسے اجر کا پیمانہ بھر بھر کر دیا جائے، اسے چاہیے کہ مجھ پر درود پاک کی کثرت کرے۔ (سعادۃ الدّارین،ص:۶۸)

درود شریف پڑھنے سے دو دوستوں کے اگلے پچھلے گُناہ معاف ہو جاتے ہیں

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب دو دوست آپس میں ملتے ہیں اور مصافحہ کرتے ہیں اور مجھ پر درود پڑھتے ہیں تو جدا ہونے سے پہلے دونوں کے اگلے پچھلے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔ (نزہتہ الناظرین،ص:۱۰۳؛ الترغیب وترہیب،ص:۵۰۴؛ الزواجہ،ص:۱۱۷؛ ابن بشکوال)

میرے لب پر رات دن ہے شہ بطحا ﷺ کا ترانہ
سوئے طیبہ جانے والو مجھے چھوڑ کر نہ جانا

درود شریف کا پڑھنا اللہ تعالیٰ کی رضا، دعاؤں کا محافظ اور اعمال کی طہارت ہے

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اے میری اُمّت تمہارا مجھ پر درود پاک پڑھنا تمہاری دعاؤں کا محافظ ہے اور تمہارے لیے رب تعالیٰ کی رضا ہے اور تمہارے اعمال کی طہارت ہے۔ (سعادۃ الدّارین، ص:٦٨)

درود شریف کتاب میں لکھنے والے پر فرشتوں کا درود بھیجنا

طبرانی نے معجم اوسط میں روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی کسی کتاب میں مجھ پر درود لکھے فرشتے اِس پر درود بھیجتے رہتے ہیں جب تک میرا نام اِس کتاب میں رہے گا۔

کتاب میں درود شریف لکھنے والے کے لیے فرشتے دُعائے استغفار کرتے رہتے ہیں

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے کتاب میں مجھ پر درود لکھا جب تک میرا نام (مبارک) اس کتاب میں رہے گا فرشتے اِس کے لیے استغفار کرتے رہیں گے۔ (سعادۃ الدّارین، ص:٨٥؛ نزہۃ الناظرین، ص:٣١)

درود شریف کا پڑھنا تنگدستی کو دُور کرتا ہے

حضرت سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہم دربارِ نبوّت میں حاضر تھے کہ ایک شخص حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ تعالیٰ کے قریب تر اعمال کیا ہیں؟ فرمایا سچ بولنا اور امانت کا ادا کرنا۔ عرض کیا گیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کچھ اور ارشاد فرمائیے۔ فرمایا تہجد کی نماز اور گرمیوں کے روزے۔ پھر میں نے عرض کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کچھ اور ارشاد فرمائیے۔ فرمایا ذکرِ الٰہی کی کثرت کرنا اور مجھ پر درود پاک پڑھنا تنگدستی کو دُور کرتا ہے۔ میں نے عرض کی کچھ اور ارشاد فرمائیے۔ فرمایا جو کسی قوم کا امام بنے تو نماز ہلکی پڑھائے (کیونکہ مقتدیوں میں بوڑھے بھی ہوتے ہیں، بیمار بھی، بچّے بھی اور کام کاج والے بھی)
(القول البدیع، ص:١٢٩؛ سعادۃ الدّارین، ص:١٤٧)

اُن کی مہک نے دِل کے غُنچے کِھلا دیئے ہیں
جس راہ چل دیئے ہیں کُوچے بسا دیئے ہیں

جب آ گئی ہیں جوشِ رحمت پہ اُن کی آنکھیں
جلتے بجھا دیئے ہیں روتے ہنسا دیئے ہیں

کتاب میں درود شریف لکھنا صدقۂ جاریہ ہے

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس شخص نے میری طرف سے کوئی عِلم کی بات لکھی اور اِس کے ساتھ مجھ پر درود پاک لکھ دیا تو جب تک وہ کتاب پڑھی جائے گی اِس کو ثواب ملتا رہے گا۔
(ابنِ مندہ؛ دارِقطنی؛ القول البدیع)

درود شریف پڑھنے والے نے خیر کو اِس کی جگہوں سے ڈھونڈ لیا

حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے قرآن کریم پڑھا اور اَپنے ربِّ کریم کی حمد کی اور مجھ پر درود پاک پڑھا تو اِس نے خیر کو اِس کی جگہوں سے ڈھونڈ لیا۔ (القول البدیع)

درود شریف پڑھنا قیامت کے روز نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مصافحہ کرنے کا ذریعہ ہے

حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو دِن بھر میں مجھ پر پچاس بار درود شریف پڑھے، قیامت کے دن میں اِس سے مصافحہ کروں گا۔ (القول البدیع، ص: ۱۳۶)

درود شریف پڑھنا اہلِ ایمان کے دِلوں کی زنگ سے طہارت ہے

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر چیز کے لیے طہارت اور غسل ہوتا ہے اور ایمان والوں کی دِلوں کی زنگ سے طہارت مجھ پر درود پاک پڑھنا ہے۔ (القول البدیع، ص: ۱۳۴)

بُلبُل نے گُل اُن کو کہا قمری نے سَروِ جانفزا
حیرت نے جھنجھلا کر کہا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں
خورشید تھا کِس زور پہ کیا بڑھ کر چمکا تھا قمر
بے پردہ جب وہ رُخ ہوا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں
ڈر تھا کہ عصّیاں کی سزا اَب ہو گی یا روزِ جزا
دی اُن کی رحمت نے صدا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

ایک مرتبہ درود شریف پڑھنا اُحد پہاڑ کے برابر ثواب ملتا ہے

حضرت سیّدنا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو مجھ پر ایک بار درود پاک پڑھے اس کے لیے اللہ تعالیٰ ایک قیراط اَجر لکھتا ہے اور قیراط اُحد پہاڑ جتنا ہے۔ (القول البدیع ،ص:۱۱۸)

کثرت کے ساتھ درود شریف پڑھنے والے کی موت کے وقت ساری مخلوق اِس کے لیے بخشش کی دعائیں کرے گی

حضور سیّد الکونین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے اپنی زندگی میں مجھ پر درود پاک زیادہ پڑھا اِس کی موت کے وقت اللہ تعالیٰ ساری مخلوق کو فرمائے گا کہ اس بندے کے لیے استغفار کرو بخشش کی دعائیں کرو۔ (نزہتہ المجالس ،ص:۱۱۰)

کثرت کے ساتھ درود شریف پڑھنے والا قیامت کے روز عرشِ الٰہی کے سایہ میں ہوگا

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا قیامت کے دن تین آدمی عرش الٰہی کے سایہ میں ہوں گے جس دن کہ اس کے سایہ کے سوا کسی کا سایہ نہ ہوگا۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) وہ خوش نصیب کون ہیں۔ فرمایا ایک وہ جس نے میرے کسی مصیبت زدہ اُمّتی کی پریشانی دُور کی ،دُوسرا جس نے میری سُنّت کو زندہ کیا، تیسرا وہ شخص جس نے مجھ پر درود پاک کی کثرت کی۔ (القول البدیع ،ص:۱۲۲؛ سعادۃ الدّارین ،ص:۶۳)

ذکرِ الٰہی اور درود شریف کی محفلیں بہت ہی بابرکت ہوتی ہیں

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی طرف سے کچھ فرشتے سیاحت کے لیے مقرر ہیں جب وہ ذِکر کے حلقہ کے پاس سے گذرتے ہیں تو ایک دوسرے کو کہتے ہیں بیٹھو بیٹھو اور جب وہ لوگ دعا مانگتے ہیں تو وہ آمین کہتے ہیں اور جب لوگ درود پاک پڑھتے ہیں تو فرشتے بھی ساتھ ساتھ پڑھتے ہیں اور جب لوگ فارغ ہوجاتے ہیں تو فرشتے ایک دوسرے سے کہتے ہیں اِن لوگوں کے لیے خوشخبری ہے۔ اَب یہ اپنے گھروں کو بخشے ہوئے جارہے ہیں۔ (القول البدیع ،ص:۱۱۷)

گُل مَسّت شُداز بوئے تو، بُلبُل فدائے روئے تُو
سُنبل نثار موئے تُو، طوطی بیادت نغمہ خواں

کثرت کے ساتھ درود شریف پڑھنے والے کو جنت میں حُوریں بھی زیادہ ملیں گی

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے میری اُمت تم میں سے جو مجھ پر درود زیادہ پڑھے گا اِس کو جنت میں حوریں زیادہ دی جائیں گی۔(القول البدیع،ص:۱۳۶؛سعادۃ الدّارین،ص:۵۸؛دلائل الخیرات،ص:۱۰)

تم مجھ پر اپنے ناموں اور چہروں کے ساتھ پیش کیے جاتے ہو لہٰذا اچھے طریقہ سے مجھ پر درود پڑھو

آقائے دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم مجھ پر اَپنے ناموں کے ساتھ اوراَپنے چہروں کے ساتھ پیش کیے جاتے ہو۔لہٰذا تم مجھ پر اچھے طریقہ سے درود پڑھا کرو۔(سعادۃ الدّارین،ص:۶۲)

درود شریف کی محفل میں بیٹھنے والا کوئی بھی بدنصیب نہیں رہتا

حضور سیّد الکونین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی طرف سے کچھ فرشتے مقرر ہیں جو کہ ذِکر کے حلقے تلاش کرتے رہتے ہیں۔پس جب کہ کسی حلقۂ ذِکر پر آتے ہیں تو اِن لوگوں کو گھیر لیتے ہیں پھر اپنے میں سے ایک گروہ فرشتوں کو قاصد بنا کر آسمان کی طرف رَبِّ الْعِزّۃ جَلّ شانہٗ کے دربار بھیجتے ہیں وہ فرشتے جا کر عرض کرتے ہیں یا اللہ ہم تیرے بندوں میں سے کچھ ایسے بندوں کے پاس گئے تھے جو تیرے انعامات کی تعظیم کرتے ہیں،تیری کتاب پڑھتے ہیں اور تیرے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) پر درود بھیجتے ہیں اور تجھ سے اپنی آخرت اور دُنیا کے لیے دعا کرتے ہیں۔اِس پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اِن کو میری رحمت سے ڈھانپ دو۔فرشتے عرض کرتے ہیں اے ہمارے ربِّ کریم ان میں فلاں شخص بڑا مجرم اور گناہگار ہے وہ کسی کام کے لیے آیا تھا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ان کو میری رحمت سے ڈھانپ دو کہ یہ آپس میں مِل بیٹھنے والے ایسے لوگ ہیں کہ ان کے پاس بیٹھنے والا کوئی بھی بدنصیب نہیں رہتا۔(سعادۃ الدارین،ص:۶۱)

درود شریف پریشانیوں،دُکھوں،اور مصیبتوں کو لے جاتا ہے، رزق بڑھاتا ہے اور حاجتیں برلاتا ہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی پریشانی میں مُبتلا ہو وہ مجھ پر درود پاک کی کثرت کرے کیونکہ درود پاک پریشانیوں،دُکھوں اور مصیبتوں کو لے جاتا ہے،رزق بڑھاتا ہے اور حاجتیں برلاتا ہے۔(نزہۃ الناظرین،ص:۳۱)

محمد ﷺ میرے دل کی دوا ہیں
محمد ﷺ ہی میرے دَردِ آشنا ہیں

درود شریف کو فرشتے سونے کے قلم کے ساتھ چاندی کے اوراق پر یعنی نہایت ہی اعلیٰ طریقہ سے لکھتے ہیں

حضور سیّد المرسلین سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کچھ لوگ مسجدوں کے اوتاد ہوتے ہیں اِن کے ہمنشیں فرشتے ہوتے ہیں کہ اگر وہ کہیں چلے جائیں تو فرشتے اُن کو تلاش کرتے ہیں اور اگر وہ بیمار ہو جائیں تو فرشتے اُن کی بیمار پُرسی کرتے ہیں اور جب فرشتے ان کو دیکھتے ہیں تو مرحبا کہتے ہیں اور اگر وہ کوئی حاجت طلب کریں تو فرشتے اِن کی امداد و اعانت کرتے ہیں اور جب وہ بیٹھتے ہیں تو فرشتے ان کے قدموں سے لے کر آسمان تک انہیں گھیر لیتے ہیں۔ ان فرشتوں کے ہاتھوں میں چاندی کے کاغذ اور سونے کے قلم ہوتے ہیں جن سے وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پاک پڑھنے والوں کا درود پاک لکھتے ہیں اور وہ فرشتے کہتے ہیں تم ذکر و درود پاک زیادہ کرو تم پر اللہ تعالیٰ زیادہ رحم کرے تم زیادہ پڑھو اللہ تعالیٰ تمہیں زیادہ انعام و اِکرام سے نوازے اور جب وہ ذکر کرتے ہیں تو اِن کے لیے آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور اِن کی دعا قبول کی جاتی ہے اور اِن پر خوبصورت آنکھوں والی حوریں جھانکتی ہیں اور اللہ تعالیٰ کی رضا اور رحمت خاصہ ان کی طرف متوجہ ہوتی ہے جب تک کہ وہ دنیا کی باتوں میں مشغول نہ ہو جائیں یا اُٹھ کر چلے نہ جائیں اور جب اُٹھ کر چلے جاتے ہیں اور اُن کی زیارت کرنے والے وہ فرشتے بھی اُٹھ کر چلے جاتے ہیں اور وہ ذکر کے حلقے تلاش کرنے لگ جاتے ہیں۔ (القول البدیع، ص:۱۱۶؛ سعادۃ الدّارین، ص:۶۱)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے عاشقوں کا درود خود سُنتے اور اُنہیں پہچانتے بھی ہیں

سیّدنا ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مَروی ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سُنا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ سے وعدہ کیا ہے کہ جب میرا وصال ہوگا تو وہ مجھے ہر ایک درود پاک پڑھنے والے کا درود پاک سنائے گا حالانکہ میں مدینہ منوّرہ میں ہوں گا اور میری اُمّت مشرق و مغرب میں ہوگی اور فرمایا اے ابوامامہ اللہ تعالیٰ ساری دنیا کو میرے روضۂ مقدّسہ میں کر دے گا اور میں ساری مخلوق کو دیکھتا ہوں گا اور اِن کی آوازیں سُن لوں گا اور جو مجھ پر ایک بار درود پاک پڑھے اللہ تعالیٰ اِس ایک درود پاک کے بدلے میں اس پر دس رحمتیں نازل فرمائے گا اور جو مجھ پر دس بار درود پاک پڑھے اللہ تعالیٰ اِس پر سو (۱۰۰) رحمتیں نازل فرمائے گا۔ (درۃ الناصحین، ص:۲۲۵)

نسیم یثرب و بطحا بتا سرکار ﷺ کیسے ہیں
نبی ﷺ کا شہر کیسا ہے دَر و دیوار کیسے ہیں

دس بار درود وسلام کا پڑھنا ایک غلام آزاد کرنے کے برابر ہے

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے مجھ پر دس بار درود وسلام پڑھا گویا اُس نے غلام آزاد کیا۔ (سعادۃ الدارین ص:۲۹)

درود شریف پڑھ کر انبیائے کرامؑ کو اپنے لیے شفیع بنالو

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عائشہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) سونے سے پہلے چار کام کرلیا کرو سونے سے پہلے قرآنِ کریم ختم کرلیا کرو، اور انبیائے کرامؑ کو اپنے قیامت کے دن کے لیے شفیع بنالو اور مسلمانوں کو اپنے سے راضی کرلو اور ایک حج عمرہ کرلو۔ یہ فرما کر حضرت سیّدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کی نیّت باندھ لی۔ سیّدہ اُمّ المؤمنین صدّیقہ بنتِ صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوئے تو میں نے عرض کی یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) میرے ماں باپ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر فدا ہوں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وقت مجھے چار کام کرنے کا حکم دیا ہے جو کہ میں اِس قلیل وقت میں نہیں کرسکتی تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تبسّم فرمایا اور فرمایا اے عائشہ! جب تم **قُل ھو اللہ** (یعنی سورۃ اخلاص) تین مرتبہ پڑھ لے گی تو تُو نے گویا قرآنِ کریم ختم کرلیا، جب تو مجھ پر اور مجھ سے پہلے نبیوں پر درود پاک پڑھے گی تو ہم سب تمہارے لیے قیامت کے دن شفیع ہوں گے اور جب تو مومنوں کے لیے استغفار کرے گی تو وہ سب تجھ سے راضی ہوجائیں گے اور جب تُو کہے گی ''**سُبحَانَ اللہِ وَالْحَمدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ اَللہُ اَکْبَرُ**'' تو تُو نے حج وعمرہ کیا۔ (درّۃ النّاصحین مصری عربی، ص:۸۹)

ہزار مرتبہ درود شریف پڑھنے والے کا کندھا جنت کے دروازہ پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کندھے مبارک کے ساتھ چُھو جائے گا

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے مجھ پر ایک بار درود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اِس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے اور جو کوئی سو بار مجھ پر درود پاک پڑھے اللہ تعالیٰ اس پر ہزار رحمتیں نازل فرماتا ہے اور جو مجھ پر ہزار بار درود پاک پڑھے جنت کے دروازے پر اس کا کندھا میرے کندھے کے ساتھ چُھو جائے گا۔ (سعادۃ الدّارین، ص:۸۰؛ القول البدیع:۱۰۸)

چاند شق ہوا پیڑ بولیں جانور سجدے کریں
بارَکَ اللہ مرجعِ عالم یہی سرکار ہے

جن کو سوئے آسماں پھیلا کے جَل تَھل بھر دیئے
صدقہ اُن ہاتھوں کا پیارے ہم کو بھی درکار ہے

درود شریف پڑھنے والے پر اللہ تعالیٰ نظرِ رحمت فرماتا ہے لہٰذا اُسے عذاب نہ دے گا

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیشک اللہ تعالیٰ اس بندے پر نظرِ رحمت فرماتا ہے جو مجھ پر درود پاک پڑھے اور جس پر اللہ تعالیٰ رحمت کی نظر کرے، اسے کبھی بھی عذاب نہ دے گا۔ (کشف النعمۃ، ص:۲۶۹، ج:۱)

درود شریف پڑھتے وقت بندہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بہت قریب ہوتا ہے

حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مبارک ہے تم میں سے کوئی میرے زیادہ قریب اُس وقت ہوتا ہے جب وہ میرا ذکر کرتا ہے اور مجھ پر درود پاک پڑھتا ہے۔ (کشف النعمۃ، ص:۲۷۱، ج:۱)

درود شریف دل کو نفاق سے یُوں پاک کر دیتا ہے جیسے پانی کپڑے کو

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مجھ پر درود پاک پڑھے تو درود پاک اس کا دِل نفاق سے یُوں پاک کر دیتا ہے جیسے پانی کپڑے کو پاک کر دیتا ہے۔ (کشف النعمۃ، ص:۲۷۱، ج:۲)

درود شریف پڑھنے والے کے لیے رحمت کے ستّر دروازے کُھل جاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ لوگوں کے دِلوں میں اِس کی محبّت ڈال دیتا ہے

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے مجھ پر درود پاک پڑھا اِس نے اپنی ذات پر رحمت کے ستّر دروازے کھول لیے اور اللہ تعالیٰ لوگوں کے دلوں میں اِس کی محبّت ڈال دیتا ہے۔ لہٰذا اُس کے ساتھ وہی شخص بُغض رکھے گا جس کے دِل میں نفاق ہوگا۔ (کشف النعمۃ، ص:۲۷۱، ج:۱)

کثرت کے ساتھ درود شریف پڑھنا اللہ تعالیٰ کی ناراضگی سے بچنے کا اعلیٰ ذریعہ ہے

اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اِس بات سے خوش ہو کہ خدائے پاک سے راضی خوشی ملاقات ہو وہ مجھ پر کثرت سے درود پڑھے۔ (دیلمی، القول، ص:۱۱۷)

بر محمد ﷺ می رسانم صد سلام　　آں شفیع مجرّماں یوم القیام
ہر کہ باشد عامل صلّو امدام　　آتشِ دوزخ شود برائے حرام

کتاب میں درود شریف لکھنے والے کے لیے فرشتے صبح وشام دعائے رحمت کرتے رہیں گے جب تک اِس کتاب میں درود شریف لکھا رہے گا

جعفر بن محمد سے مرفوعاً مروی ہے کہ جو شخص کسی کتاب میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر دُرود لکھ دے گا اِس پر فرشتے صبح شام جب تک اِس کتاب میں نام مبارک رہے گا، رحمت کی دُعا کرتے رہیں گے۔ (القول البدیع ص: ۲۳)

کثرت کے ساتھ درود شریف پڑھنے والے کو جنّت میں اعلیٰ مقام حاصل ہوگا

حضرت جبرائیل علیہ السّلام نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ نے جنت میں آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کو ایک قُبہ عطا کیا ہے جس کی چوڑائی تین سو سال کی مسافت ہے اور اِسے کرامت کی ہواؤں نے گھیر رکھا ہے۔ اِس قُبّہ مبارکہ میں صرف وہی لوگ داخل ہوں گے جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر کثرت سے درود پڑھتے ہوں گے۔ (نزہۃ المجالس، ص: ۱۱۱)

درود شریف کی فضیلت کا تحفہ ملنے پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے طویل سجدۂ شکر ادا کیا

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ہم صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہ دن رات رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہتے تھے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے جدا نہیں ہوتے تھے تا کہ سیّدِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ضروریات میں خدمت کی جائے۔ ایک دن حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے دولت خانہ سے باہر نکلے تو میں بھی اُن کے پیچھے ہولیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ایک باغ میں تشریف لے گئے۔ وہاں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی اور سر مبارک سجدہ میں رکھا اور سجدہ اتنا لمبا کیا کہ میں رونے لگ گیا اور خیال کیا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی روح مبارک قبض کر لی ہے۔ پھر سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے سر مبارک اُٹھایا اور مجھے بلا کر فرمایا تجھے کیا ہوا ہے۔ میں نے عرض کی یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ نے اتنا لمبا سجدہ کیا ہے کہ میں نے خیال کیا اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی روح مبارک کو قبض فرما لیا۔ اَب میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی نہیں دیکھ سکوں گا تو رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ پر میرے ربّ کریم نے انعام کیا تو میں نے سجدۂ شکر ادا کیا۔ انعام یہ ہے کہ جو میری اُمّت میں سے کوئی ایک بار درود پڑھے گا اَللہ تعالیٰ اس کے لیے دس نیکیاں لکھ دے گا اور اِس کے دس گناہ مٹا دے گا۔ (القول البدیع ص: ۱۰۵؛ الترغیب والترہیب، ص: ۴۹۵)

اے خاورِ حجاز کے درخشندہ آفتاب
صبحِ ازل ہے تیری تجلّی سے فیضیاب

درود شریف کا پڑھنا مجالس کی زینت اور قیامت کے دِن نُور ہوگا

رسول اکرم شفیعِ اعظم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم اپنی مجلسوں کو مجھ پر درود پاک پڑھ کر مزیّن کرو کیونکہ مجھ پر تمہارا درود پاک پڑھنا قیامت کے دِن تمہارے لیے نُور ہوگا۔ (جامع صغیر، ص:۲۸)

اللہ تعالیٰ کی جانب سے قبر شریف پر متعین فرشتے درود پڑھنے والے اور اُس کے باپ کے نام کے ساتھ درود شریف دربارِ رسالت میں پیش کرتے ہیں

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اے عمار بن یاسر بلا شبہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فرشتوں میں سے ایک فرشتہ کو مخلوق کی آوازیں سننے کی قدرت عطا فرمائی ہے اور وہ فرشتہ قیامت کے دن تک میری قبر پر کھڑا رہے گا جو کوئی بھی میرا اُمّتی مجھ پر درود بھیجتا ہے تو یہ فرشتہ مجھ سے کہتا ہے اے احمد (صلی اللہ علیہ وسلم) فلاں شخص جو فلاں شخص کا بیٹا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں درود پیش کر رہا ہے اور اللہ تعالیٰ جَلّ شانہٗ نے اِس بات کا وعدہ فرمایا ہے کہ آپ کی اُمت میں سے جو کوئی بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجے گا اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرمائیں گے اور اگر کوئی زیادہ پڑھے تو اللہ تعالیٰ بھی زیادہ ثواب عطا فرمائیں گے۔ (مسند بزار)

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص یہ کہے (یعنی یہ درود پڑھے) ''**اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ**'' اگر وہ بیٹھا ہوا ہوگا تو اِسے اپنی جگہ سے اُٹھنے سے پہلے ہی اللہ تعالیٰ سے معافی مِل جائے گی اور اِس کی بخشش ہو جائے گی اور اگر کھڑا ہوگا تو بیٹھنے سے پہلے پہلے اللہ تعالیٰ کی طرف سے اِس کی بخشش ہو جائے گی، یہی وہ عرصہ ہے کہ جب امیر المؤمنین حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ درود شریف گناہوں سے اِس طرح پاک کر دیتا ہے جیسے ٹھنڈا پانی آگ کو بجھا دیتا ہے۔ (معارج النبوآہ، جلد ا، صفحہ ۳۰۱)

لحد میں عشقِ رُخِ شہہ کا داغ لے کے چلے
اندھیری رات سُنی تھی چراغ لے کے چلے

تیرے غلاموں کا نقشِ قدم ہے راہِ خدا
وہ کیا بہک سکے جو یہ سُراغ لے کے چلے

جمعۃ المبارک کو درود شریف پڑھنے کی فضیلت

قیامت کے روز ہر مقام پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وہ شخص قریب ہوگا جس نے دُنیا میں کثرت کے ساتھ درود شریف پڑھا ہوگا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بلا شبہ قیامت کے دن تم میں سے ہر مقام میں مجھ سے سب سے زیادہ قریب وہ شخص ہوگا جو سب سے زیادہ دنیا میں مجھ پر درود پڑھنے والا ہوگا، اور جو شخص مجھ پر جمعہ کے دن اور شبِ جمعہ میں سو مرتبہ درود پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اِس شخص کی سو حاجتیں پوری فرماتے ہیں۔ ستّر حاجتیں آخرت کی اور تیس دُنیا کی، پھر اللہ تعالیٰ اِس درود پر ایک فرشتہ مؤکل فرما دیتے ہیں جو میری قبر میں درود کو لے کر ایسے داخل ہوتا ہے جس طرح تم لوگوں کے پاس ہدایا بھیجے جاتے ہیں۔ وہ فرشتہ مجھے درود پڑھنے والے کا نام اور اس کے خاندان کا نام بتاتا ہے اور پھر میں اسے سفید صحیفے میں اپنے پاس لکھ لیتا ہوں۔ (بیہقی، ابن بشکوال)

اور اس روایت کو ابو الیمن ابن عساکر نے بھی ذکر کیا ہے۔ البتہ اِس کے آخر میں یہ اضافہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرا علم میری وفات کے بعد ویسا ہی ہے جیسے دنیا کی زندگی میں تھا۔

اللہ کا نبی قبر میں زندہ رہتا ہے اور اُس کو رِزق دیا جاتا ہے جُمعہ کے دن کثرت کے ساتھ درود شریف پڑھنے کا حکم

حضرت ابو الدرداءؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جمعہ کے دن مجھ پر درود شریف کثرت سے بھیجا کرو کیونکہ یہ دِن مشہود ہے (جس کے معنی یہ ہیں کہ اس میں فرشتوں کی آمد بکثرت ہوتی ہے) (پھر ارشاد فرمایا کہ) بیشک تم میں سے جو بھی شخص مجھ پر درود بھیجتا ہے اِس کا درود میرے سامنے پیش ہوتا رہتا ہے۔ یہاں تک کہ وہ اس سے فارغ ہو، میں نے دریافت کیا آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی وفات کے بعد کیا ہوگا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ وفات کے بعد بھی (درود پیش ہوگا) بے شک اللہ نے زمین پر یہ حرام فرما دیا ہے کہ نبیوں کے جسم کو کھائے لہٰذا نبی زندہ رہتا ہے اور اُس کو رزق بھی دیا جاتا ہے۔ (ابنِ ماجہ، المعجم الکبیر للطبرانی)

اے صبا! مدینہ کو جا رہی ہے جاں لے جا — کُوچۂ محمد ﷺ تک رُوحِ تشنگاں لے جا

جمعہ کے دِن خصوصاً کثرت کے ساتھ درود شریف پڑھنا بہت فضیلت رکھتا ہے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جمعہ کے دن کثرت کے ساتھ مجھ پر درود بھیجا کرو اور اپنے گھروں کو قبریں مت بناؤ اور مجھ پر درود بھیجو کیونکہ تمہارا درود میرے پاس پہنچ جاتا ہے۔ تم جہاں کہیں بھی ہو۔ (سنن ابی داؤد)

فائدہ: گھروں کو قبریں مت بناؤ کا مطلب یہ ہے کہ جس طرح قبریں عبادت سے خالی ہوتی ہیں اِس طرح گھروں کو عبادت سے خالی مت رکھو بلکہ نفل نمازیں اس میں ادا کرتے رہو۔ (مرقات)

اور میری قبر کو عید مت بناؤ کا مطلب یہ ہے کہ جس طرح عید کے روز زیب و زینت کے ساتھ خصوصی اجتماع ہوتا ہے میری قبر کی اس طرح زیارت نہ کرو اور عید کی سی خوشی مت مناؤ۔ یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِس لیے فرمایا کہ آپ کا دربار کوئی معمولی دربار نہیں ہے کہ وہاں ہنستے اور خوش ہوتے جائیں بلکہ وہ تو شاہِ دو جہاں سیّد الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کا دراطہر ہے اِس کی توقیر و عظمت دِل میں لے کر حاضر ہونا چاہیے۔ وہاں کی حاضری کو عید کی طرح سمجھیں گے تو ادب و احترام پوری طرح باقی نہ رہے گا۔

جمعہ کے دن کی فضیلت اور اِس دن کثرت کے ساتھ درود شریف پڑھنے کا حکم

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تمہارے دِنوں میں بہتر دن جمعہ کا دن ہے۔ اِسی روز آدم علیہ السّلام پیدا کیے گئے اور اِسی روز اُنہوں نے وفات پائی۔ جمعہ کے روز ہی صور پھُونکا جائے گا اور جمعہ کے دِن ہی صور کی آواز سُن کر مخلوق بے ہوش ہوگی۔ (چونکہ جمعہ کا دِن سب سے افضل ہے اس لیے) اس روز مجھ پر درود کثرت سے پڑھا کرو کیونکہ تمہارا درود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) ہمارا درود آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر کیسے پیش ہوگا حالانکہ آپ بوسیدہ ہو کر زمین میں مِل چکے ہوں گے اِس کے جواب میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بلا شُبہ اللہ تعالیٰ نے زمین پر حرام فرما دیا ہے کہ وہ نبیوں کے جسموں کو کھائے۔ (مسند احمد، سنن ابی داؤد، مستدرک حاکم، صحیح ابنِ حبان)

شبِ جمعہ اور جمعہ کے دِن کثرت کے ساتھ درود شریف پڑھنے کا حُکم

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے سُنا ہے کہ تم لوگ اپنے نبی پر نُورانی رات اور روشن دِن میں کثرت کے ساتھ درود شریف پڑھا کرو یعنی شب جمعہ اور جمعہ کے دن میں۔ (بیہقی)

اے کاش! پھر مدینہ میں اپنا قیام ہو
دن رات پھر لبوں پر درود و سلام ہو

جمعہ کے دن کثرت کے ساتھ درود شریف پڑھنے کا حکم اور اِس دن فرشتوں کی حاضری

حضرت ابولدرداؑ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میرے اُوپر جمعہ کے دن کثرت سے درود بھیجا کرو اس لیے کہ یہ ایسا دن ہے کہ ملائکہ اِس میں حاضر ہوتے ہیں۔ (ابنِ ماجہ)

جمعہ کے دن کثرت کے ساتھ درود بھیجنے والا قیامت کے روز سب سے زیادہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب ہوگا

حضرت ابوامامہ الباہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میرے اوپر ہر جمعہ کو کثرت سے درود بھیجا کرو سو جو شخص میرے اوپر درود بھیجنے میں سب سے زیادہ ہوگا وہ مجھ سے (قیامت کے دن) سب سے زیادہ قریب ہوگا۔ (بیہقی)

جمعہ اور شبِ جمعہ کو کثرت کے ساتھ درود شریف پڑھنے والے کے لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم شفاعت فرمائیں گے

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میری اُمت مجھ پر جمعہ کے دِن اور جمعہ کی رات کو درود پاک کی کثرت کرو کیونکہ جو ایسا کرے گا قیامت کے روز میں اس کا گواہ اور شفیع ہوں گا۔ (جامع صغیر، ص: ۵۴، ج: ۱)

شبِ جمعہ اور جمعہ کے دِن درود شریف کثرت کے ساتھ پڑھنے والوں کا درود لکھنے کے لیے اللہ تعالیٰ فرشتے روانہ فرماتے ہیں جن کے پاس چاندی کے کاغذ اور سونے کے قلم ہوتے ہیں

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب جمعرات کا دِن آتا ہے اللہ تعالیٰ فرشتے بھیجتا ہے جن کے پاس چاندی کے کاغذ اور سونے کے قلم ہوتے ہیں۔ وہ لکھتے ہیں کہ کون جمعرات اور جمعہ کی رات کو حضور علیہ الصّلوٰۃ وسلام پر زیادہ سے زیادہ درود پڑھتا ہے۔ (سعادۃ الدّارین)

سلامٌ علیک اے نبی ﷺ مکرّم
مکرّم ترَ از آدم و نسلِ آدم

شبِ جمعہ اور جمعہ کے دن کثرت کے ساتھ درود شریف پڑھنے کا خصوصی حکم

جب جمعہ کا دن اور جمعہ کی رات آئے تو تم مجھ پر درود پاک کی کثرت کرو۔(سعادۃ الدارین،ص:۵۰۷)

جمعہ کے دن کثرت کے ساتھ درود شریف پڑھنے والے
کے ساتھ قیامت کے روز انتہائی زیادہ نُور ہوگا

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص جمعہ کے دن مجھ پر سو(۱۰۰) بار درود پڑھے جب وہ قیامت کے دن آئے گا تو اُس کے ساتھ ایسا نُور ہوگا کہ اگر ساری مخلوق میں تقسیم کر دیا جائے تو سب کو کافی ہو۔(دلائل الخیرات کانپوری،ص:۱۲)

شبِ جمعہ اور جمعہ کے دن کثرت کے ساتھ درود بھیجنے کا حکم،
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم درود پڑھنے والے کے لیے دعا و استغفار کرتے ہیں

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مبارک ہے کہ میرے اوپر روشن رات (یعنی جمعہ کی رات) اور روشن دن (یعنی جمعہ کا دِن) میں کثرت کے ساتھ درود بھیجا کرو اس لیے کہ تمہارا درود مجھ پر پیش ہوتا ہے تو میں تمہارے لیے دعا اور استغفار کرتا ہوں۔اسی طرح حضرت ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت خالد بن معدان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی سیّد الکونین صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد مبارک نقل کیا گیا ہے کہ جمعہ کے دِن مجھ پر کثرت کے ساتھ درود بھیجا کرو۔(فضائل درود شریف مولٰنا محمد زکریاؒ،ابنِ بشکوال)

چمن طیبہ میں سنبل جو سنوارے گیسُو
حُور بڑھ کر شِکن ناز پہ وارے گیسُو

کی جو بالوں سے تیرے روضہ کی جا رُوب کُشی
شب کو شبنم نے تبرک کوئیں دھارے گیسُو

میری ماں پہ یا رب تپشِ محشر میں
سایۂ افگن ہوں تیرے پیارے کے پیارے گیسُو

(آمین)

(شاعر سے معذرت خواہ ہوں کہ ہم سیہ کاروں کی جگہ میری ماں کا لفظ شامل کیا ہے۔مؤلف)

جمعہ اور شبِ جمعہ کو درود شریف پڑھنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم خود سماعت فرماتے ہیں

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم جمعہ کے دن اور جمعہ کی رات کو درود کی کثرت کرو کیونکہ باقی دِنوں میں فرشتے تمہارا درود پہنچاتے رہتے ہیں لیکن جمعہ کے دِن اور جمعہ کی رات کو جو مجھ پر درود پڑھتے ہیں میں اِس کو اپنے کانوں سے سُنتا ہوں۔(نزہۃ المجالس، ص:۱۱۰)

درود شریف کا عمل تنگ دستوں کے لیے صدقہ کا بدل ہے

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت نقل کرتے ہیں کہ جو شخص صدقہ نہ دے سکے اس کو چاہیے کہ وہ اپنی دعا میں یہ کہے ''**اللّٰھُمَّ صل علیٰ محمد عبدك ورسولك وصل علیٰ المؤمنین و المؤمنات والمسلمین والمسلمات**''، پس یہی اِس کا صدقہ ہے۔ نیز ارشاد فرمایا مؤمن کبھی بھی خیر سے سیراب نہیں ہوتا یہاں تک کہ وہ جنت میں اپنی آخری منزل تک نہ پہنچ جائے۔(رواہ البخاری، الأدب المفرد، ابنِ حبان، مسند ابی یعلیٰ)

محبوب ﷺ کے قابل یہ الفاظ کہاں صائم
اَشکوں کی زباں سے اَب اِک نعت سنانے دو

چل اے راہرو ذرا وقتِ خرام آہستہ آہستہ
جبّیں خم چشمِ پُرنم، ہر قدم لرزیدہ لرزیدہ

قبولیت دعا کے لیے درود شریف پڑھنا ضروری ہے

دعا سے پہلے اللہ تعالیٰ کی تعریف اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھنا ضروری ہے

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نماز پڑھ رہا تھا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حضرت ابوبکر صدیق اور عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی تھے جب میں نماز پڑھ کر بیٹھا تو میں نے پہلے اللہ تعالیٰ کی تعریف بیان کی پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجا بعد میں اپنے لیے دعا مانگی۔ یہ ماجرا دیکھ کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مانگ جو مانگے گا، ملے گا۔ (بیہقی، ترمذی)

نماز کے بعد دو شخصوں کے دعا مانگنے کا واقعہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدایت

حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما تھے کہ ایک شخص مسجد میں داخل ہوا اور نماز پڑھ کر اس نے دُعا شروع کر دی اور کہا اے اللہ مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم فرما۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے نماز پڑھنے والے تُو نے دعا کرنے میں جلدی کی۔ آئندہ کے لیے یاد رکھ کہ جب تُو نماز پڑھ چکے تو بیٹھ کر اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کر جیسی اس کی ذات کے لائق ہے پھر مجھ پر درود بھیج پھر اللہ سے دعا کر، فضالہ بن عبید رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اس کے بعد پھر ایک اور شخص نے نماز پڑھنے کے بعد اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کی اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے نماز پڑھنے والے دعا کر تیری دعا قبول ہوگی۔ (ترمذی)

ہر دعا اور آسمان کے درمیان پردہ ہوتا ہے جو درود شریف پڑھنے سے پھَٹ جاتا ہے اور دعا قبول کر لی جاتی ہے

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ہر دعا کے اور آسمان کے درمیان پردہ ہوتا ہے جب تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود نہ بھیج دیا جائے پس جب دعا کرنے والا درود پڑھ لیتا ہے تو وہ پردہ پھٹ جاتا ہے اور دعا قبول کر لی جاتی ہے۔ (وسیلۃ الطالبین)

دعا کی ابتداء اللہ کی تعریف اور دُرود شریف سے نہ کی جائے تو دعا رُکی رہتی ہے

حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مبارک نقل کیا گیا ہے کہ دعائیں ساری کی ساری رُکی رہتی ہیں جب تک کہ اِس کی ابتداء اللہ کی تعریف اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر درود سے نہ ہو اگر اِن دونوں کے بعد دعا کرے گا تو اِس کی دعا قبول کی جائے گی۔

ہر دعا رُکی رہتی ہے یہاں تک کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجے

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد مبارک نقل کیا گیا ہے کہ ہر دعا رُکی رہتی ہے یہاں تک کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجے۔

درود شریف کا پڑھنا دعاؤں کا محافِظ اور رَبّ تعالیٰ کی رضا کا سبب ہے

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مبارک نقل کیا گیا ہے کہ تمہارا مجھ پر درود پڑھنا تمہاری دعاؤں کی حفاظت کرنے والا تمہارے رَبّ کی رضا کا سبب ہے۔

دعا کے شروع میں، درمیان میں، اور آخر میں درود شریف پڑھنے کا حکم

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ دعا کے شروع میں، دعا کے درمیان اور دعا کے آخر مجھے شامل کرو یعنی درود شریف پڑھو۔ (بحوالہ مذکورہ بالا چار احادیث مبارکہ مصنف عبدالرزاق، ۳۱۱۷، باب الصلوٰۃ علی النبی ﷺ)

کہاں طاقت بشر کو مدح مصطفیٰ ﷺ ٹھہرے
مدح ذاتِ پاک احمد ﷺ جب خود خدا ٹھہرے

دعا کے شروع میں، درمیان میں، اور آخر میں درود شریف پڑھنے کا حکم

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جنابِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم مجھے مسافر کے پیالے کی طرح نہ بنالو۔ دربارِ نبوّت میں عرض کیا گیا حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) مسافر کا پیالہ کیسے ہوتا ہے تو حضور نبی کریم علیہ الصّلوٰۃ والتسلیم نے فرمایا مسافر جب ضروریات سے فارغ ہوتا ہے تو وہ اس پیالہ میں پانی ڈال دیتا ہے زاں بعد اگر اسے ضرورت محسوس ہوئی تو اس سے پانی پی لیا ورنہ پانی کو گرا دیتا ہے۔ تم ایسا نہ کرو بلکہ جب دُعا مانگو تو اِس کے شروع میں بھی مجھے رکھو اور درمیان میں اور آخر میں بھی۔ (یعنی درود شریف پڑھو)۔ (سعادۃ الدّارین، ص: ۴۷)

دعا اور آسمان کے درمیان ایک پردہ (حجاب) ہوتا ہے درود شریف پڑھنے سے وہ حجاب (پردہ) پھٹ جاتا ہے اور دعا اُوپر کو چڑھ جاتی ہے

حضور سیّد الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب لوگ قبروں سے نکلیں گے تو میں سب سے پہلے نکلوں گا اور جب لوگ جمع ہوں گے تو میں اُن کا قائد ہوں گا اور جب سب خاموش ہو جائیں گے تو میں اُن کا خطیب ہوں گا اور جب لوگ حساب کے لیے پیش ہوں گے تو میں اُن کا شفیع ہوں گا اور جب سب نا اُمید ہوں گے تو میں اُن کو خوشخبری سناؤں گا اور کرامت کا جھنڈا اُس دِن میرے ہاتھ ہوگا اور جنت کی چابیاں میرے ہاتھ میں ہوں گی، میری عزّت دربارِ الٰہی میں سب بنی آدم سے زیادہ ہوگی اور میں فخر سے نہیں کہتا میرے گرد اگرد ہزار خادم پھریں گے جیسے کہ وہ موتی ہیں چھپائے ہوئے اور کوئی دعا نہیں مگر اِس کے اور آسمان کے درمیان ایک حجاب ہے تاوقتیکہ مجھ پر درود پڑھ لیا جائے تو وہ حجاب (پردہ) پھٹ جاتا ہے اور دعا اوپر کی طرف مقبولیت کے لیے چڑھ جاتی ہے۔ (سعادۃ الدّارین)

کعبہ کے بدرُ الدّجیٰ تم پہ کروڑوں درود
طیبہ کے شمسُ الضحیٰ تم پہ کروڑوں درود

شافعِ روزِ جزاٗ تم پہ کروڑوں درود
دافعِ جملہ بلا تم پہ کروڑوں درود

جان و دِل اَصفیاء تم پہ کروڑوں درود
آب و گل اَنبیاء تم پہ کروڑوں درود

درودشریف تو قبول ہی ہے تو اِس کے ساتھ دعا بھی بارگاہ خداوندی میں قبول ہو جائے گی

رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم اللہ تعالیٰ سے دعا مانگو تو پہلے درود پاک پڑھو کیونکہ اللہ تعالیٰ کریم ہے اور اس کے کرم سے یہ بات بعید تر ہے کہ اس سے دو دعائیں مانگی جائیں تو وہ ایک کو قبول کرے اور دوسری کو رد کردے۔ (نزہۃ المجالس، ص:۱۰۸)

دعا کے وقت درودشریف نہ پڑھنے سے دعا زمین وآسمان کے درمیان روک دی جاتی ہے

حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا دعا زمین اور آسمان کے درمیان روک دی جاتی ہے جب تک تُو حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پاک نہ پڑھے اوپر نہیں جاسکتی۔ (رواہ الترمذی، مشکواہ، ص:۸۷)

مسجد میں داخل ہوتے اور نکلتے وقت درودشریف پڑھنا

حضرت سیّدنا حُسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صاحبزادی حضرت فاطمہؒ اپنی نانی حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مسجد میں داخل ہوتے تو درود وسلام پڑھتے اور اس کے بعد یہ دعا پڑھتے۔

''اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ وَافْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ''

ترجمہ: اے میرے ربّ میرے گناہوں کو بخش دیجیے اور

میرے لیے اپنی رحمت کے دروازے کھول دیجیے۔

اور جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد سے باہر تشریف لے جاتے تو یہ دعا ضرور پڑھتے۔

''اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ وَافْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ فَضْلِكَ''

ترجمہ: اے میرے ربّ میرے گناہوں کو معاف فرما اور میرے لیے

اپنے فضل کے دروازے کھول دیجیے۔ (رواہ الترمذی وحسنہ)

ظِلّہٗ قصرِ رحمت پہ لاکھوں سلام

اَشکباری مژگاں پہ برسے درود

سِلک درِّ شفاعت پہ لاکھوں سلام

غُنچۂ راز و حدت پہ لاکھوں سلام

خندۂ صبح عِشرت پہ نُوری درود

گریۂ ابر رحمت پہ لاکھوں سلام

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے کے ساتھ آپ کے لیے وسیلہ کی دعا کی فضیلت

جس نے میرے لیے وسیلہ کی دعا کی اُس کے لیے میری شفاعت واجب ہوگئ

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب مؤذن اذان دے تو تم بھی ایسے ہی کہتے جاؤ جیسے وہ کہتا ہے۔ اس کے بعد مجھ پر درود پڑھو کیونکہ جو کوئی مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اِس پر دس مرتبہ رحمت نازل فرماتے ہیں۔ پھر میرے لیے وسیلہ کی دعا کرو کیونکہ (وہ وسیلہ) جنت میں ایک مقام ہے جو اللہ کے ایک ہی بندہ کو ملے گا اور اُمید کرتا ہوں کہ وہ ایک بندہ میں ہی ہوں گا پس جس نے میرے لیے وسیلہ کی دعا کی اس کے لیے میری شفاعت واجب ہوگئی۔ (مسلم شریف، ابوداؤد، نسائی، ترمذی)

جس نے میرے لیے وسیلہ کا سوال کیا قیامت کے روز اِس کے لیے میری شفاعت واجب ہوجائے گی

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس نے میرے اُوپر درود بھیجا یا اللہ تعالیٰ سے میرے لیے وسیلہ کا سوال کیا تو قیامت کے دِن اس کے لیے میری شفاعت واجب ہوجائے گی۔ (اسماعیل القاضی)

خوشبو یہ پیاری پیاری کس گُل کی آ رہی ہے
بادِ صبا یہ کس کا مژدہ سُنا رہی ہے

اَبرِ بہار یک سُو چھڑکاؤ کر رہا ہے
بادِ سحر خوشی میں پنکھے ہلا رہی ہے

آمد ہے کیا اُسی کی خدا ہے جس کا شیدہ
فوجِ نجوم کِس کے ہمراہ آ رہی ہے

ہرجا ترانہ سنجی صَلِّ علَی النَّبِی کی
حُبِّ نبی ﷺ دلوں پہ کیا رنگ لا رہی ہے

میرے لیے اللہ سے وسیلہ کی دعا کیا کرو قیامت کے روز تمہارے لیے شفاعت کرنے والا بنوں گا

حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میرے لیے اللہ سے وسیلہ کی دعا کیا کرو کیونکہ جو بھی کوئی مسلمان یا (فرمایا) مؤمن بندہ میرے لیے وسیلہ کا سوال کرتا ہے میں اِس کے لیے قیامت کے دن شہادت دینے والا یا (فرمایا) شفاعت کرنے والا بنوں گا۔ (اسماعیل القاضی)

جو یہ دعا پڑھے قیامت کے روز اُس کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت نصیب ہوتی ہے

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو بھی کوئی مسلمان بندہ اذان کی آواز سنے اور اُس کا جواب دے مؤذن اللہ اکبر کہے تو یہ بھی اللہ اکبر کہے اور مؤذن اشھد ان لا الٰہ الا اللہ کہے تو بھی اسے دہرائے پھر جب مؤذن اشھد ان محمد رسول اللہ کہے تو یہ سننے والا بھی یہی الفاظ ادا کرے پھر (اذان کا جواب دے کر) یُوں کہے

''اَللّٰھُمَّ أَعْطِ مُحَمَّدًا الْوَسِیْلَةَ وَالْفَضِیْلَةَ وَاجْعَلْ فِی الْعِلِّیِّیْنَ دَرَجَتَهُ وَفِی الْمُصْطَفَیْنَ مُحَبَّتَهُ وَفِی الْمُقَرَّبِیْنَ ذِکْرَهُ إِلَّا وَجَبَتْ لَهُ الشَّفَاعَةُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ''

(اے اللہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو وسیلہ عطا فرمایئے اور بلند درجوں میں آپ کا درجہ کر دیجیے اور برگزیدہ حضرات کے دل میں آپ کی محبّت ڈال دیجیے اور آپ کا ذکر مقرب لوگوں میں کر دیجیے) تو اِس کے لیے میری شفاعت قیامت کے دِن واجب ہو جاتی ہے۔ (طبرانی)

اے مدینے کے تاجدار تجھے اہلِ ایمان سلام کہتے ہیں
تیرے عُشّاق تیرے دیوانے جانِ جاناں کہتے ہیں

بہر سلام مکن رنجہ در جواب آں لب
کہ صد سلام مرا بس یکے جواب اَز تُو

جو یہ دعا پڑھے قیامت کے دِن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کا مستحق ہوجاتا ہے

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس نے اذان سُننے کے بعد یہ دعا پڑھی ''اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعْوَۃِ التَّآمَّۃِ وَالصَّلٰوۃِ الْقَآئِمَۃِ اٰتِ مُحَمَّدَنِ الْوَسِیْلَۃَ وَالْفَضِیْلَۃَ وَابْعَثْہُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَنِ الَّذِیْ وَعَدْتَّہٗ اور بعض روایتوں میں اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادَ '' (یا اللہ جو مالک ہے اِس دعوت تامہ کا اور مالک ہے قائم ہونے والی نماز کا سیّدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وسیلہ اور فضیلت عطا فرمایئے اور آپ نے مقامِ محمود عطا فرمانے کا جو وعدہ فرمایا ہے وہ مقام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا فرمایئے) تو وہ میری شفاعت کا مستحق ہوجائے گا۔

درود شریف پڑھنا گناہوں کا کفّارہ ہے اور میرے لیے وسیلہ کی دعا کیا کرو

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ پر درود پاک کی کثرت کیا کرو اس لیے کہ تمہارا درود پڑھنا تمہارے گناہوں کا کفّارہ ہے اور میرے لیے اللہ تعالیٰ سے درجہ اور وسیلہ کی دعا کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ کے دربار میں میرا وسیلہ تمہارے لیے شفاعت ہے۔ (جامع صغیر،ص: ۵۴،ج:۱)

مسند احمد اور طبرانی میں حضرت ابوسعید خذری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے وسیلہ جنت کا سب سے اعلیٰ درجہ ہے جس کے بعد کوئی درجہ نہیں لہٰذا اللہ تبارک تعالیٰ سے میرے لیے اِس کو طلب کرو۔ (مجمع الزوائد)

یہ بس گئی ہے دل میں تمنّائے مدینہ
ہر سانس سے آتی ہے صدائے مدینہ

نگاہِ لطف کے اُمیدوار ہم بھی ہیں
لیے ہوئے یہ دِل بیقرار ہم بھی ہیں
ہمارے دَستِ تمنّا کی بھی لاج رکھنا
تیرے فقیروں میں اے شہر یار ہم بھی ہیں

درود شریف نہ پڑھنے کی وعید

اپنی مجالس کو درود شریف سے خالی نہ رکھو ورنہ قیامت کے دِن حسرت ہوگی

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب کچھ لوگ کسی مجلس میں بیٹھیں اور اِس میں وہ لوگ مجھ پر درود نہ بھیجیں تو یہ مجلس ان کے حق میں قیامت کے دِن حسرت کا سبب ہوگی اگر چہ جنت میں داخل ہو جائیں اور اپنا ثواب دیکھ لیں۔(بیہقی)

ہر وہ مجلس جس میں ذِکرِ الٰہی و ذِکرِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نہ ہو وہ مُردار جانور سے بھی بدبودار ہے

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مبارک نقل کیا ہے کہ جب کچھ لوگ کسی مجلس سے بغیر اللہ کے ذِکر اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھے اُٹھیں تو ایسا ہے جیسے وہ کسی مردار جانور سے بھی بدبُوتر کے پاس سے اُٹھے ہوں۔(شعب الایمان للبیھقی، رواہ النسائی)

وہ بخیل ہے جس کے سامنے ذکرِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہو اور وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود نہ پڑھے

حضرت حسین بن علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ایسا شخص بخیل ہے کہ جس کے سامنے میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر درود نہ پڑھے۔(حاکم، ابن حبان، ترمذی)

ہم غریبوں کے آقا ﷺ پہ بے حد درود
ہم فقیروں کی ثروت پہ لاکھوں سلام

وہ بڑا بخیل ہے جس کے سامنے ذِکرِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہو اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود نہ پڑھے

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ ایک روز میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا آپ نے ارشاد فرمایا کیا تم کو سب سے بڑا بخیل نہ بتا دوں؟ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا ارشاد فرمائیں۔ فرمایا جس کے سامنے میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے وہ سب سے بڑا بخیل ہے۔ (ترغیب)

اور ایک روایت میں ہے کہ کسی شخص کے بخیل ہونے کے لیے یہی کافی ہے کہ اِس کے سامنے میرا ذکر کیا جائے اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے۔ (اسماعیل القاضی)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس شخص کے لیے بددعا فرمائی جس کے سامنے ذکرِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہو اور وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود نہ پڑھے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ وہ شخص ذلیل ہو جس کے سامنے میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے اور وہ شخص ذلیل ہو جس کی عمر میں رمضان آ کر گذر جائے اور اُس کی مغفرت نہ ہو اور وہ شخص ذلیل ہو جس کی موجودگی میں اِس کے والدین یا دونوں میں سے ایک بوڑھا ہو جائے اور اِس کو جنت میں داخل نہ کرائے۔ (مسند احمد و ترمذی)

درود شریف نہ پڑھنے والے کا وضو قبول نہیں تو اُس کی نماز کیسے ہوگی

حضرت سہل بن سعد الساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص مجھ پر درود نہ پڑھے اِس کا وضو قبول نہیں۔ (ابن ماجہ، ابنِ ابی عاصم)

دامنِ مصطفٰے ﷺ سے جو لپٹا یگانہ ہو گیا
جس کے حضور ﷺ ہو گئے اُس کا زمانہ ہو گیا

نامِ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) سُن کر درود نہ پڑھنے والے قیامت کے روز جنّت کا راستہ بھول جائیں گے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کچھ لوگوں کو قیامت میں جنت جانے کا حکم ہوگا لیکن وہ جنت کا راستہ بھول جائیں گے۔ عرض کی گئی یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) وہ کون لوگ ہیں اور کیوں راستہ بھول جائیں گے۔ فرمایا وہ لوگ ہوں گے جنہوں نے میرا نام پاک سُنا اور مجھ پر درود پاک نہ پڑھا۔ (نزہتہ المجالس، ص:۱۱۰)

جو درود شریف پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھُول گیا

حضرت سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص مجھ پر درود سے غافل رہا وہ راہِ جنت سے بھٹک گیا۔ (رواہ البیھقی، ترمذی شریف، متدرک)

قیامت کے دن وہ شخص آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے محروم رہے گا جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذِکر سُن کر درود نہ پڑھے

اُمّ المؤمنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تین ایسے شخص ہیں جو میری زیارت سے محروم رہیں گے (۱) اپنے والدین کا نافرمان، (۲) میری سُنّت کا تارک، (۳) جس کے سامنے میرا ذکر ہوا اور اِس نے مجھ پر درود پاک نہ پڑھا۔ (القول البدیع، ص:۱۵۱)

ذکرِ الٰہی و ذکرِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے خالی مجالس خیر و و برکت سے بھی خالی ہی رہتی ہیں

سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں جو لوگ کسی مجلس میں بیٹھے ہیں اور اس میں نہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے ہیں نہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھتے ہیں ان کو قیامت کے دن نقصان ہوگا۔ پھر اللہ تعالیٰ چاہے تو اِن کو عذاب دے چاہے بخش دے۔ (ترمذی، متدرک)

یارسول اللہ ﷺ تیرے در کی فضاؤں کو سلام
گُنبدِ خضرا کی ٹھنڈی ٹھنڈی چھاؤں کو سلام

ذکرِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم سُن کر درود شریف نہ پڑھنے والا سب سے بڑا بخیل ہے

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میں تمہیں بتاؤں بخیلوں میں سب سے بڑا بخیل کون ہے اور لوگوں میں عاجز ترین کون ہے وہ ہے کہ جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر درود نہ پڑھے۔ (القول البدیع، ص:۱۴۷)

ذکرِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم سُن کر درود شریف نہ پڑھنے والا دوزخ میں جائے گا

حضرت عبداللہ بن جراح رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور سیّد الکونین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کے پاس میرا ذکر ہو اور اِس نے مجھ پر درود پاک نہ پڑھا وہ دوزخ میں جائے گا۔ (القول، ص:۱۴۶)

اُس نے جفا کی جس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذِکر سُن کر درود نہ پڑھا

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ جفا ہے کہ کسی بندے کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر درود پاک نہ پڑھے۔ (القول البدیع، ص:۱۴۷)

وہ بد بخت ہے جس نے ذِکرِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم سُن کر درود شریف نہ پڑھا

سیدنا جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کے پاس میرا ذِکر ہو اور اِس نے درود پاک نہ پڑھا وہ بد بخت ہے۔

نامِ مدینہ لے دیا چلنے لگی نسیمِ خُلد
سوزشِ غم کو ہم نے بھی کیسی ہوا بتائی کیوں
کِس کی نِگاہ کی حیا پھرتی ہے میری آنکھ میں
نرگسِ مست ناز نے مجھ سے نظر چُرائی کیوں

اللہ اللہ پیارا تیرا نام اے ساقی محمد ﷺ
اَن گِنت تجھ پر درود و سلام اے ساقی محمد ﷺ

بدبخت ہے وہ جس کے سامنے ذِکرِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہو اور وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود نہ پڑھے

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر جلوہ افروز ہوئے۔ پہلی سیڑھی پر رونق افروز ہوئے تو فرمایا آمین یُوں ہی دوسری، تیسری سیڑھی پر آمین کہی۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کی حضور اس تین بار آمین کہنے کا کیا سبب ہوا تو فرمایا جب میں پہلی سیڑھی پر چڑھا تو حضرت جبرائیل علیہ السّلام حاضر ہوئے اور عرض کیا بدبخت ہوا وہ شخص جس نے رمضان المبارک پایا اور پھر رمضان المبارک نِکل گیا اور وہ بخشا نہ گیا۔ میں نے کہا آمین۔ دوسرا بدبخت وہ شخص ہے جس نے اپنی زندگی میں والدین کو یا ایک کو (بڑھاپے میں) پایا اور وہ اُن کی خدمت کر کے جنت میں نہ پہنچا۔ میں نے کہا آمین۔ تیسرا وہ شخص بدبخت ہے جس کے پاس آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذِکرِ پاک ہو اور اِس نے آپ پر درود پاک نہ پڑھا تو میں نے کہا آمین۔ (رواہ البخاری؛ القول البدیع، ص: ۱۴۲)

مذکورہ بالا حدیث شریف حضرت کعب بن عجزہؓ سے بھی منقول ہے۔ (بحوالہ قال فی الترغیب رواہ الحاکم وقال صحیح الاسناد واخراج احادیث اخرنحوھذا الحدیث)

درود شریف نہ پڑھنے والا بے دین ہے

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے مجھ پر درود نہ پڑھا اِس کا کوئی دین نہیں۔ (کشف النعمۃ، ص: ۲۷۲، ج: ۱)

ہے کلامِ الٰہی میں شمس والضحٰے تیرے چہرۂ نُور فزا کی قسم
قسم شبِ تار میں راز یہ تھا کہ حبیب ﷺ کی زولفِ دوتا کی قسم
تیرے خُلقْ کو حق نے عظیم کہا تیری خلق کو حق نے جمیل کہا
کہ کلام مجید نے کھائی شہا ﷺ تیرے شہر و کلام و بقاء کی قسم

لاؤں کہاں سے چین دِلِ بیقرار کا
آنکھوں کو شوقِ دید ہے تیرے دیّار کا

نامِ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) سُن کر درود شریف نہ پڑھنے والا وہ بخیل ہے جو قیامت کے دن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے محروم رہے گا

اُمّ المؤمنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سحری کے وقت کچھ سی رہی تھیں تو سُوئی گر گئی اور چراغ بُجھ گیا۔ پس اچانک والشمس رُخِ نُور والے شہنشاہِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے تو آپ کے چہرۂ انور کی ضیاء سے سارا گھر روشن ہو گیا۔ حتیٰ کہ سُوئی مِل گئی۔ اِس پر اُمّ المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی کہ حضور آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کا چہرۂ انور کِتنا روشن ہے تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا وَیل (ہلاکت) ہے۔ اِس بندے کے لیے جو مجھے قیامت کے دِن نہ دیکھ سکے گا۔ عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) وہ کون ہے جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ دیکھ سکے گا۔ فرمایا وہ بخیل ہے۔ عرض کی بخیل کون ہے؟ فرمایا جس نے میرا نام مبارک سُنا اور مجھ پر درود پاک نہ پڑھا۔ (القول البدیع، ص:۱۴۷؛ نزہۃ الناظرین، ص:۳۱)

ہر با مقصد کام جو بغیر ذِکرِ الٰہی و ذِکرِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے شروع کیا جائے وہ برکت سے خالی ہوتا ہے۔

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر با مقصد کام جو بغیر اللہ کے ذِکر اور بغیر درود پاک کے شروع کیا جائے وہ بے برکت ہے اور خیر سے کٹا ہوا ہے۔ (مطالع المسرات، ص:۶)

پیش حق مژدہ شفاعت کا سُناتے جائیں گے
آپ ﷺ روتے جائیں گے ہم کو ہنساتے جائیں گے

کُشتگانِ گرمیٔ محشر کو وہ جانِ مسیح
آج دامن کی ہوا دے کر جلاتے جائیں گے

وُسعتیں دی ہیں خدا نے دامنِ محبوب ﷺ کو
جُرم کُھلتے جائیں گے اور وہ چُھپاتے جائیں گے

آنکھ کھولو غمزدو دیکھو وہ گریاں آئے ہیں
لوحِ دِل سے اَب نقشِ غم کو مٹاتے جائیں گے

ہر وہ کلام جس میں ذِکرِ الٰہی اور درود شریف نہ ہو وہ برکت سے خالی ہوتا ہے

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر وہ کلام جس میں اللہ تعالیٰ کا ذکر نہ ہو بغیر ذِکرِ الٰہی اور بغیر درود پاک پڑھے شروع کر دیا جائے وہ دُم کٹا ہے۔ وہ ہر برکت سے خالی ہے۔ (مطالع المسرات)

نقصان دہ ہے وہ مجلس جس میں درود شریف نہ پڑھا جائے

حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو لوگ کسی مجلس میں بیٹھے پھر وہاں سے ذِکرِ اللہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھے بغیر چلے گئے تو ایسی مجلس اِن پر خسارہ ہوگی۔ (رواہ الطبرانی فی معجم الکبیر، مجمع الزوائد)

جو درود شریف پڑھنا بُھول گیا وہ جنّت کے راستہ سے بھٹک گیا

حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص مجھ پر درود بھیجنا بھول گیا وہ جنت کے راستے سے بھٹک گیا۔ (ابن ماجہ)

ذکرِ الٰہی کی یہ فضیلت ہے کہ اللہ تعالیٰ بندے کو یاد فرماتے ہیں درود وسلام کی یہ فضیلت ہے کہ اللہ تعالیٰ اور اُس کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم دونوں بندے کو یاد فرماتے ہیں

حضرت علّامہ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ عزّوجل نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نام مبارک کو اپنے نام مبارک کے ساتھ کلمۂ شہادت میں شریک فرمایا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود کو اپنے درود کے ساتھ شریک فرمایا پس جیسا کہ اپنے ذکر کے متعلق ارشاد فرمایا ''فَاذْكُرُوْنِيْٓ اَذْكُرْكُمْ'' (البقرہ: ۱۵۲) ایسے ہی درود پاک کے بارے میں ارشاد فرمایا جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک دفعہ درود بھیجتا ہے اللہ اُس پر دس دفعہ درود بھیجتا ہے۔ (فضائل الاعمال)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذِکر کثرت کے ساتھ کرنا علاماتِ محبّت میں سے ہے اس لیے کہ کثرتِ ذِکر لوازمِ محبّت ہے۔ مَنْ اَحَبَّ شَيْأً اَكْثَرَ ذِكْرَهٗ اور فی الواقع شب روز آدمی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذِکر کرے گا تو آپ بھی جو متخلق ساتھ اخلاق الٰہیّہ کے ہیں بقضیہ ''فَاذْكُرُوْنِيْٓ اَذْكُرْكُمْ'' کے اِس کا ذِکر کیا کریں گے اور درود کہ اقرب وسائل ہے۔ جزوِ اِس محبّت کا اور علاماتِ محبّت اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے توقیر و تعظیم خضوع و خشوع کو ظاہر کرتا ہے اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہ بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کرتے تو روتے اور مارے ہیبت و عظمت کے رونگھٹے اُن کے بدن پر کھڑے ہو جاتے۔ (حاشیہ دلائل الخیرات)

تعارف مؤلف دلائل الخیرات شریف

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

جو دلائل الخیرات کی معتبر شرح خصوصاً مطالع المسرات بجلاٗ دلائل الخیرات مصنف امام محمد المہدی بن احمد ساکن شہر فاس واقع مراکش اور شرح شیخ زدوق قدس سرہٗ مغربی سے نقل کی گئی ہے کہ مؤلف دلائل الخیرات الشیخ الامام العارف الکامل قطب الاقطاب فرید العصر ابوعبداللہ محمد بن سلیمان الجزولی السملالی بن عبدالرحمان بن ابی بکر بن سلیمان بن یعلٰی بن یخلف بن موسیٰ بن علی بن یوسف بن عیسیٰ بن عبداللہ بن جُندر بن عبدالرحمان بن محمد بن احمد بن احسان بن اسماعیل بن جعفر بن عبداللہ بن حسن بن الحسین بن علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ ورضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔

اور طریقہ آپ کا شاذلیہ ہے اور آپ کی تصانیف کا اکثر حصہ تصوّف میں ہے۔ آپ کے شاگرد بیس ہزار سے زیادہ تھے جنہوں نے آپ سے حدیث کی نقل وروایت کی ہے اور علمِ فقہ وتفسیر کی تحصیل کی ہے۔ آپ کے والدمحترم جزولہ وسہلالہ کے امیر لوگوں میں شمار کیے جاتے تھے۔ جن کی سکونت ضلع سوس اقصیٰ ملک بربر واقع افریقہ میں تھی۔ شہر فاس (واقع مراکش) میں آپ نے علم تحصیل کیا اور ایک عرصہ تک وہاں تفسیر واحادیث پڑھاتے رہے۔ پھر فاس سے یہ ساحل (ریف) کی طرف چلے آئے اور یہاں ان کی ملاقات حضرت شیخ محمد بن عبداللہ سے ہوئی جن سے اُنہوں نے علمِ باطن کے بہت سے نکات حاصل کیے۔ تب عبادت کے لیے خلوت خانہ میں داخل ہوئے جہاں وہ چودہ برس تک مراقبہ اور ریاضت کرتے رہے۔ پھر خلوت خانہ سے ہدایت خلق کے لیے نکلے۔ بارہ ہزار چھ سو پینسٹھ 12,665 آدمیوں نے آپ کے ہاتھ پر گناہوں سے توبہ اور نیک کاموں پر قائم رہنے کی بیعت کی جو خالص عابد (ولی کامل) بنے اور ہر اِک نے آپ سے فیضِ عظیم اور معرفت ضخیم حاصل کی اور آپ سے بڑی بڑی کرامات اور خوارقِ عجیبہ ظاہر ہوئے۔ کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بڑے پابند اور عامل تھے۔ اور کثرت کے ساتھ اوراد ووظائف پڑھا کرتے تھے اور حضرت موصوف کی وفات سولہ ربیع الاوّل ۸۷۰ھ کو صبح کی نماز کی پہلی رکعت کے دوسرے سجدہ یا دوسری رکعت کے سجدہ اولیٰ میں ہوئی۔ پھر ایسا ہوا کہ ستّر (۷۷) سال بعد مراکش کے بادشاہ نے آپ کی نعش کو مقام سُوس سے منتقل کر کے قبرستان ریاض الفردوس واقع مراکش میں دفن کیا جس پر ایک عالیشان قبّہ بنوایا۔ جب نعش برآمند ہوئی تو بالکل تروتازہ معلوم ہوتی تھی۔ جس پر زمین کا اثر مطلق نہیں ہوا تھا بلکہ سر اور داڑھی کے بال اُسی روز کے بنے ہوئے معلوم ہوتے تھے۔ بعض حاضرین نے اُنگلی سے چہرہ مبارک کو دبایا تو خون اپنے مقام سے سرک گیا اور جب اُنگلی کو ہٹایا تو اپنے مقام پر آ گیا۔ آپ کی قبر مبارک پر انوارِ عظیمہ کا ظہور ہوتا ہے۔ ہر وقت زائرین کا اژدھام رہتا ہے جو کثرت سے

وہاں قرآن مجید اور دلائل الخیرات پڑھتے ہیں۔ اور آپ کی قبر سے بوئے مشک نکلتی ہے اور یہ برکت کثرت صلوٰۃ وسلام کی ہے۔ تمام عالمِ اِسلام کے درمیان اس کتاب کو خدا نے مقبول خاص وعام بنایا ہے۔

وَجّہِ تالیف دلائل الخیرات

مؤلف موصوف ہدایت خلق کے لیے مع اپنے شاگردوں کے ملک بر بر ومراکش واقعہ افریقہ میں گشت کرتے کرتے جب شہر فاس کے ایک گاؤں میں پہنچے تو وہاں ظہر کی نماز کا وقت آخر ہونے لگا۔ پانی نہ تھا۔ بہزار جستجو کنواں ملا مگر ڈول رسی ندارد۔ شیخ موصوف نہایت حیران و پریشان کنویں کے گرد پھرتے تھے کہ دفعتاً ایک آٹھ نو برس کی لڑکی نے اپنے مکان کے روزن سے یہ حال دیکھ کر پکارا اے شیخ اس قدر حیران کیوں پھرتا ہے۔ شیخ نے فرمایا میں محمد بن سلیمان الجزولی ہوں۔ لڑکی نے کہا تیرا کیا حال ہے؟ شیخ نے فرمایا تنگ وقتِ ظہر ہے اور پانی میسر نہیں کہ وضو کروں۔ لڑکی نے کہا تیرا یہ نام اور شہرت اتنے سے کام سے عاجز ہونے کا سبب کیا ہے۔ صبر کر و آتی ہوں۔ اور وہ آئی کنویں کے پاس اور اس میں تھوک دیا جس کی وجہ سے اِس کے پانی میں یک دم جوش آیا اور چاروں طرف بہنے لگا۔ لڑکی اپنے گھر چلی گئی۔ شیخ جب نماز سے فارغ ہوئے سیدھے اُس کے گھر گئے۔ دستک دی۔ اس نے کہا کون ہے؟ پس شیخ نے فرمایا اے میری پیاری بیٹی قسم ہے تجھ کو اللہ تعالیٰ کے عزّت وجلال اور عظمت کی جس نے تجھ کو پیدا کیا اور راہِ راست دکھائی اور قسم ہے تجھ کو محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اپنے نبی رسول کی جن کی شفاعت کی تُو امیدوار ہے کہ تو میرے پاس آ۔ مجھ کو تجھ سے سوال کرنا ہے۔ پس جب وہ آئی تو حضرت شیخ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا قسم دیتا ہوں تجھ کو اللہ تعالیٰ کے جلال کی اور افضال اور جود اور احسان کی اور قسم ہے تجھ کو محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور ان کی اولاد واصحاب کی تُو بتا دے مجھ کو کہ کس سبب سے پہنچی تُو اس مرتبۂ عظیمہ کو۔ پس کہا اُس لڑکی (رحمۃ اللہ علیہ) نے اگر تُو مجھ کو ایسی قسم نہ دیتا تو کبھی نہ بتاتی۔ اِس مرتبے کو میں پہنچی بسبب ایک درود شریف کے پڑھنے میں بس میں درود شریف کا وِرد کرتی ہوں اور اُس درود شریف کی وجہ سے مجھے یہ مرتبہ حاصل ہوا۔ پس حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے وہ درود اور اُس کے پڑھنے کی اجازت اُس لڑکی سے حاصل کی اور فوراً دِل میں خیال اور شوقِ عظیم پیدا ہوا کہ ایک ایسی کتاب لکھوں جو درود کے بہترین الفاظ پر مشتمل ہو اور لڑکی کا بتایا ہوا درود بھی اُس میں درج کیا جائے۔ پس اِس کے بعد حضرت شیخ محمد بن سلیمان الجزولی رحمۃ اللہ علیہ نے یہ کتاب دلائل الخیرات شریف نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے شہر مدینہ منوّرہ میں تالیف کی۔

وہ درود شریف جس کی برکات سے کمسن لڑکی مرتبۂ عظیمہ کو پہنچی اور یہی درود شریف دلائل الخیرات شریف کی تالیف کا سبب بنا۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ صَلٰوۃً دَآئِمَۃً مَّقْبُوْلَۃً تُؤَدِّیْ بِھَا عَنَّا حَقَّہُ الْعَظِیْمَ۔

الٰہی درود بھیج حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر اور اولاد حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر، اور ایسا درود کہ ہمیشہ رہے مقبول ہوئے کہ ادا کرے تو اس کے سبب سے ہم سے اُن کا بڑا حق۔

فرمایا حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے یہ صلوٰۃ البیر ہے جس کا قصّہ مشہور ہے۔ اور وہ قصّہ آخرت کتاب میں مرقوم ہے۔ شائقین وہاں ملاحظہ فرمائیں اور یہی سبب ہے اس کتاب دلائل الخیرات کی تالیف کا۔ ۱۲ حاشیہ دلائل الخیرات۔

ترجمہ احادیثِ مبارک فضیلت درود شریف

روایت ہے کہ ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور خوشی ظاہر ہو رہی تھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے رُخِ انور سے۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جبرائیل علیہ السّلام میرے پاس آئے اور مجھے کہا کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں اے محمد مصطفٰے (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس بات پر راضی نہیں کہ آپ کا کوئی اُمّتی آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک بار درود بھیجے تو میں اِس پر دَس بار درود بھیجوں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا جو اُمتی آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک بار سلام بھیجے تو میں اس پر دس بار سلام بھیجوں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مجھ سے سب سے زیادہ قریب وہ ہوگا جو اُن میں سے مجھ پر کثرت سے درود بھیجے گا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مجھ پر درود بھیجتا ہے فرشتے اس پر درود بھیجتے رہتے ہیں۔ جب تک وہ مجھ پر درود بھیجتا رہتا ہے۔ اَب اُس کی مرضی تھوڑا درود بھیجے یا زیادہ۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کسی کے بخیل ہونے کے لیے اتنا ثبوت ہی کافی ہے کہ اُس کے سامنے میرا ذکر کیا جائے اور وہ مجھ پر درود نہ پڑھے۔ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کثرت سے درود بھیجا کرو مجھ پر جمعہ کے دن حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری اُمّت میں سے جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود پڑھے گا۔ اِس کے نامۂ اعمال میں دَس نیکیاں لکھی جائیں گی اور دس گناہ مٹا دیئے جائیں گے۔ سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اذان و اقامت سُن کر یہ کہتا ہے اے اللہ اے کامل دعوت کے اور قائم ہونے والی نماز کے مالک

عطا فرما اپنے (محبوب) محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو وسیلہ اور بزرگی اور بلند درجہ اور انہیں مقام محمود پر فائز فرما جس کا تُو نے ان سے وعدہ کیا ہے تو اُس کے لیے روزِ قیامت میری شفاعت حلال ہو جائے گی۔ سیّد الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے مجھ پر درود کتاب میں لکھا فرشتے اُس وقت تک اُس پر درود پڑھتے رہیں گے، جب تک میرا نام اُس کتاب میں لکھا رہے گا۔ حضرت ابو سلیمان درّانیؒ نے فرمایا کہ جو کوئی ارادہ کرے اللہ تعالیٰ سے اپنی حاجت مانگے تو پہلے درود شریف پڑھے اور چاہیے کہ ختم کرے اپنی التجا کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھنے سے کیونکہ اللہ تعالیٰ دونوں درودوں کو قبول تو فرماتا ہی ہے تو اُس کا کرم گوارہ نہیں کرتا کہ درمیان کی دُعا کو مسترد کر دے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسّلام سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو جمعہ کے دِن سو مرتبہ مجھ پر درود پڑھے گا اُس کی اَسّی سال کی خطائیں بخش دی جائیں گی۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور علیہ الصّلوٰۃ والسّلام نے فرمایا کہ مجھ پر درود پڑھنے والے کے لیے پُلِ صراط پر نُور ہو گا اور جو پُلِ صراط پر اہلِ نُور سے ہو گا وہ دوزخیوں میں سے نہیں ہو گا۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے فراموش کر دیا مجھ پر درود پڑھنے کو اُسے بُھول گیا جنت کا راستہ۔ نسیان سے مراد ترکِ درود ہے اور جب درود شریف کا تارک جنت کا راستہ بُھول جاتا ہے تو درود پڑھنے والا جنت کی راہ پر گامزن ہوتا ہے۔ حضرت عبدالرحمان بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مَروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے پاس جبرائیل علیہ السّلام آئے اور کہا یا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) حضور کا جو اُمّتی آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک مرتبہ درود پڑھے گا ستّر ہزار فرشتے اُس پر درود پڑھیں گے اور جس پر فرشتے درود پڑھتے ہیں وہ اہلِ جنت سے ہے۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے جو مجھ پر زیادہ درود پڑھے گا اُس کو جنت میں حُوریں بھی زیادہ ملیں گی۔ حضور علیہ الصّلوٰۃ والسّلام سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص مجھ پر درود بھیجتا ہے محض میرے حق کی تعظیم بجا لانے کے لیے تو اللہ تعالیٰ پیدا فرماتا ہے اُس درود سے ایک فرشتہ اُس کا ایک پَر مشرق میں اور دوسرا مغرب میں اور اُس کے دونوں پاؤں گڑھے ہوتے ہیں نیچے والی ساتویں زمین میں اور اُس کی گردن لپٹی ہوتی ہے عرش کے نیچے اللہ عزّوجل اُسے حکم دیتے ہیں کہ درود پڑھ اس میرے بندہ پر جس طرح اِس نے درود پڑھا میرے نبی پر پس وہ قیامت تک اُس پر درود پڑھتا رہے گا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے روز حوضِ کوثر پر میرے پاس ایسی قومیں آئیں گی کہ میں محض اُن کے کثرت درود سے پہچانتا ہوں گا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مَروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی مجھ پر ایک مرتبہ درود پڑھتا ہے اللہ اُس پر دس مرتبہ درود بھیجتا ہے اور جو مجھ پر دس مرتبہ درود پڑھتا ہے تو اللہ اُس پر سو بار درود بھیجتا ہے اور جو مجھ پر سو مرتبہ درود پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اُس پر ہزار بار درود بھیجتا ہے اور جو مجھ پر ہزار بار درود پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اُس کے جسم کو آگ پر حرام کر دیتا ہے اور اُس کو سچّے قول پر ثابت قدم رکھتا ہے دنیا کی زندگی میں اور آخرت میں سوال کے وقت قبر میں اور داخل فرمائے گا اُسے جنت میں اور آئے گا اُس کا درود جو اُس نے مجھ پر بھیجا ہے نُور بن کر قیامت کے دِن پُلِ صراط پر جو پانچ سو سال کی مسافت تک پھیلا ہو گا اور ہر درود کے بدلے میں

اللہ تعالیٰ اُسے جنت میں ایک محل دے گا۔تھوڑا پڑھے یا زیادہ (یہ اُس کی مرضی) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو بندہ مجھ پر درود بھیجتا ہے تو اُس کا درود اُس کے منہ سے تیزی سے نکلتا ہے پھر نہ کوئی خُشکی نہ کوئی سُمندر نہ مشرق نہ مغرب مگر وہ وہاں سے گذرتا ہے اور کہتا ہے میں فلاں بن فلاں کا درود ہوں جو اُس نے محمد مختار (صلی اللہ علیہ وسلم) جو اللہ کی سب مخلوق سے بہترین پر بھیجا ہے۔ پس ہر شے اِس پر درود بھیجتی ہے اور اُس درود سے ایک پرندہ پیدا کیا جاتا ہے جس کے ستّر ہزار بازو ہوتے ہیں اور ہر بازو میں ستّر ہزار پَر ہوتے ہیں اور ہر پَر میں ستّر ہزار سر ہوتے ہیں اور ہر سَر میں ستّر ہزار چہرے ہوتے ہیں اور ہر چہرے میں ستّر ہزار منہ ہوتے ہیں اور ہر منہ میں ستّر ہزار زبانیں اور ہر زبان ستّر ہزار لُغات میں اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرتی ہے اور اللہ تعالیٰ اُن سب کا ثواب اُن کے لیے لکھتا ہے۔ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے جمعہ کے دِن مجھ پر سو مرتبہ درود بھیجا وہ روزِ قیامت آئے گا اور اُس کے ساتھ نُور ہو گا اگر اُس کی روشنی ساری مخلوق پر تقسیم کی جائے تو سب کو کافی ہو۔ بعض اخبار میں مذکور ہے کہ عرش کے ستون پر لکھا ہے کہ جو میرا مشتاق ہو گا تو میں اُس پر رحمت کروں گا اور جس نے مجھ سے مانگا اُسے عطا کروں گا اور جو میرے حبیب محمد مصطفےٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) پر درود بھیج کر میرا قرب حاصل کرے گا میں اُس کے گناہ بخش دوں گا اگرچہ وہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں۔ بعض صحابہ کرامؓ سے مروی ہے کہ جس محفل میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجا جاتا ہے اُس سے خوشبودار مہک اُٹھتی ہے جو آسمان تک جا پہنچتی ہے۔ پھر فرشتے کہتے ہیں یہ وہ محفل ہے جس میں حضرت سیّدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجا گیا ہے۔ بعض اخبار میں مذکور ہے کہ جب کوئی بندہ مومن یا مومن بندی حضرت سیّدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنا شروع کرتی ہے تو کھول دیئے جاتے ہیں آسمانوں کے دروازے اور اُلٹ دیئے جاتے ہیں حجابات عرش تک پس کوئی فرشتہ آسمانوں میں باقی نہیں رہتا مگر وہ حضور علیہ الصّلوٰۃ والسّلام پر درود بھیجتا ہے اور مغفرت طلب کرتا ہے اُس بندے اور بندی کے لیے جتنا اللہ چاہے اور فرمایا سیّد الکونین صلی اللہ علیہ وسلم نے پس جس جس پر مشکل ہو جائے کوئی حاجت اُسے چاہیے کہ وہ مجھ پر کثرت کے ساتھ درود بھیجے کیونکہ درود دُور کرتا ہے سب اَفکار کو، سب غموں کو، سب تکلیفوں کو اور زیادہ کرتا ہے روزیوں کو اور روا کرتا ہے سب حاجتوں کو۔ ایک بزُرگ سے مَروی ہے اُنہوں نے فرمایا میرا ایک پڑوسی تھا جو کتابت کیا کرتا تھا۔ وہ مر گیا میں نے اُس کو خواب میں دیکھا اور پوچھا کہ سناؤ اللہ تعالیٰ نے تیرے ساتھ کیا برتاؤ کیا ہے؟ کہا مجھے بخش دیا۔ میں نے پوچھا کیسے؟ کہا کہ جب میں حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) کا اسمِ مبارک محمد صلی اللہ علیہ وسلم لکھتا تھا تو میں درود پڑھا کرتا تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر۔ اس کے صِلہ میں میرے رَبّ نے وہ نعمتیں بخشیں جو نہ آنکھ نے دیکھیں نہ کان نے سُنیں اور نہ کِسی دِل میں اُن کا تصور ہوا۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ فرمایا جنابِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تم میں سے کوئی کامل مومن نہیں بن سکتا یہاں تک کہ میں اُسے محبوب تر ہو جاؤں۔ اُس کے نفس سے، اُس کے مال سے، اُس کی اولاد سے، اور تمام لوگوں سے۔ حدیث شریف میں ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ مجھے ہر چیز سے زیادہ محبوب ہیں بجُز میرے نفس کے (جان کے)۔

حضور علیہ الصّلوٰۃ والسّلام نے فرمایا تُو مومن نہیں ہوسکتا جب تک میں تمہیں تمہارے نفس سے بھی محبوب تر نہ ہوں۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا اُس ذات کی قسم جس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآن نازل فرمایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم میرے نفس (جان) سے بھی اَب پیارے ہو گئے ہیں۔ تو جنابِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اَب اے عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تیرا ایمان مکمل ہو گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی نے پوچھا میں کب مومن بنوں گا اور دوسری روایت میں ہے کہ میں کب سچا مومن بنوں گا؟ فرمایا جب تم اللہ تعالیٰ سے محبّت کرو گے اُس نے عرض کی کب میں اللہ تعالیٰ سے محبّت کروں گا؟ فرمایا جب تم اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرو گے۔ عرض کی میں اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے کب محبّت کروں گا؟ فرمایا جب تُم اُن کی راہ پر چلو گے اور اُن کی سنت پر عمل کرو گے اور اُس کی محبّت کے باعث کسی سے محبت کرو گے اور اُس کے بغض کی وجہ سے بغض کرو گے اور اُس کی دوستی کے لیے کسی سے دوستی کرو گے اور اُس کی دُشمنی کے باعث کسی سے دُشمنی کرو گے اور متفاوت ہوتے ہیں لوگ ایمان میں جس قدر وہ میری محبّت میں متفاوت ہوتے ہیں۔ اور متفاوت ہوتے ہیں کفر میں جس قدر میری دُشمنی میں متفاوت ہوتے ہیں۔ خبردار جس کے دل میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی محبّت نہیں اُس کا ایمان بھی نہیں، خبردار جس کے دِل میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت نہیں اُس کا ایمان بھی نہیں، خبردار جس کے دِل میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی محبّت نہیں اُس کا ایمان بھی نہیں۔ اللہ کے رسول کی خِدمت میں عرض کیا گیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم دیکھتے ہیں ایک مومن عاجزی کرتا ہے اور دوسرا عاجزی نہیں کرتا اِس کا کیا سَبب ہے؟ فرمایا جو ایمان کی مٹھاس پاتا ہے وہ عاجزی کرتا ہے جو نہیں پاتا وہ اَکڑا رہتا ہے۔ عرض کیا گیا یہ مٹھاس کیونکر نصیب ہوتی ہے۔ فرمایا اللہ کے ساتھ سچّی محبّت سے پس طلب کرو اللہ کی رضا اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی رضا اُن کے سچّے عِشق میں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی خِدمت میں عرض کی گئی آلِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کون ہیں جن کی محبّت، تکریم اور اُن کے ساتھ حُسنِ سلوک کا ہمیں حکم دیا گیا ہے۔ فرمایا وہ لوگ جو دِل کے پاک اور وعدہ کے پکّے ہوں جو مجھ پر ایمان لائے اور مخلص بنے۔ عرض کیا گیا اُن کی نشانیاں کیا ہیں؟ فرمایا وہ ترجیح دیتے ہیں میری محبّت کو، ہر محبوب کی محبت پر اور اَللہ کے ذِکر کے بعد اُن کے دل میرے ذِکر میں مشغول رہتے ہیں اور دوسری روایت میں ہے کہ اُن کی علامت یہ ہے کہ وہ ہر وقت میرا ذِکر کرتے رہتے ہیں اور مجھ پر کثرت سے درود بھیجتے ہیں۔ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا گیا آپ کے ساتھ ایمان میں کون قوی ہے؟ فرمایا جو مجھ پر ایمان لایا اور مجھے دیکھا نہیں کیونکہ وہ میرے ساتھ ایمان لایا ہے۔ محض شوق سے اور مجھ سے سچّی محبّت کے باعث اور اُس کے شوق و محبّت کی نشانی یہ ہے کہ وہ دوست رکھتا ہے میرے دیدار کو خواہ اُسے اپنی ساری پُونجی دینی پڑے اور دوسری روایت ہے کہ میرے دیدار کے عوض خواہ اُسے زمین بھر سونا دینا پڑے وہ میرے ساتھ سچا مومن ہے اور میری محبّت میں سچائی کے ساتھ مُخلص ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا خبر دیجیے اُن درود بھیجنے والوں کے بارے میں جو درود بھیجتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر حالانکہ وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے غائب ہیں اور جو آئیں گے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اُن دو شخصوں کا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک کیا حال ہے۔ فرمایا

میں خُود سنتا ہوں۔ درود اپنے عاشقوں کا اور میں پہچانتا ہوں اُن کو اور پیش کیا جاتا ہے مجھ پر (فرشتوں کے ذریعہ) دوسروں کا درود۔ (مضمون دلائل الخیرات تمام شُد)

جمعۃ المبارک کو پڑھنے والا مقدّس درود شریف

۱۔ یُوں تو درود شریف کے بے شمار صیغے ہیں اور ہر اِک کی فضیلت ایک سے ایک بڑھ کر ہے لیکن یہ درود شریف جو کہ مؤلف نے اپنی کتاب دلائل الخیرات میں جمعۃ المبارک کو پڑھنے کے لیے تجویز فرمایا ہے اس کی فضیلت کی تو انتہا ہی نہیں ہے۔ کیونکہ کوئی بھی درود شریف پڑھنے کے فضائل جو احادیث مبارکہ میں بیان ہوئے ہیں وہ تو اس میں شامل ہی ہیں مزید یہ کہ حجِ مقبول کا ثواب، حضرت اسماعیل علیہ السّلام کی اولاد میں سے ایک بُردہ آزاد کرانے کے برابر ثواب، درود شریف پڑھنے والے کے چہرہ کو نُورانیت، قیامت کے روز چودھویں کے چاند کی طرح ہونا اور پھر آقائے دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم کا قیامت کے دن اتنا قُرب نصیب ہونا کہ **وَكَفُّهٗ فِيْ كَفِّ حَبِيْبِيْ مُحَمَّدٍ** (اور ہتھیلی اُس کی ہوگی میرے پیارے دوست محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی ہتھیلی میں) اور پھر اللہ تعالیٰ عزوجل جو مالکِ کائنات ہیں اپنے عزّت وجلال کی قسم اور اپنی بخشش اور بزرگی و بلندی کی قسمیں دے کر ان لوگوں کے لیے انعام واکرام کا اعلان فرمارہے ہیں جو قلب وزبان سے اِس درود شریف کو پڑھیں گے یعنی اس درود شریف کی فضیلت میں جو انعام واکرام فرمائے ہیں ان پر کامل یقین کر کے اپنے قلب کو ہر قسم کے شک وشبہ شیطانی وسواس سے پاک کر کے انتہائی محبّت اور خلوصِ نیت کے ساتھ پڑھا جائے۔ (مؤلف)

۲۔ صلوٰۃ ناصری میں لکھا ہے کہ صُوفیائے کرام اور اربابِ ذوق وشوق کے نزدیک اس حدیث کے برابر کوئی حدیث نہیں ہے کیونکہ اس سے مصلّے کے بہت ہی نزدیک رہنا حضرت سیّدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے قیامت کے دن ثابت ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قرب کے برابر کوئی مرتبہ نہیں کیونکہ جتنا قُرب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ہوگا اتنا ہی قُرب جنابِ باری تعالیٰ سے بھی ہوگا۔ (حاشیہ دلائل الخیرات)

۳۔ حدیث شریف کے مضمون سے پہلے اور بعد درود شریف کی دو مختلف روایتیں ہیں اور ان کے درمیان میں حدیث شریف کا مضمون ہے جو اس درود شریف کی فضیلت میں ہے لہٰذا دونوں روایتوں کو ملا کر پڑھیں اور دوسری روایت **اَللّٰھُمَّ** کے الفاظ سے شروع ہوتی ہے اور یہ جو لکھا ہے (یہ ثواب اُس شخص کے واسطے ہے جو کوئی پڑھے اس درود کو جمعہ کے دن۔ اس کے واسطے بزرگی ہے اور اللہ بڑا بزرگی والا ہے) تو یہ الفاظ حدیث شریف کے نہیں ہیں اور نہ ہی اِن کو درود شریف میں شامل کر کے پڑھا جائے۔ ممکن ہے کہ یہ الفاظ مؤلف دلائل الخیرات کے ہوں۔ لہٰذا قاری کو چاہیے کہ مؤلف کی ہدایت کے مطابق ہر جمعۃ المبارک کو یہ درود شریف انتہائی محبّت وشوق سے پڑھا کرے۔ (مؤلف)

۴۔ حضرت شیخ علی حریری مدنی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ بجائے فلاں بن فلاں کے پڑھنے والا اپنا نام اور اپنے باپ کا نام لے اور اپنے مشائخ وعزیزوں اور کل مسلمانوں کے لیے دُعا کرے کہ دُعا بعد اِس درود کے قبول ہوتی ہے۔ (تفسیر حاشیہ دلائل الخیرات)

۵۔ یہ مضامین کافی پُرانی کتابت شُدہ کتاب دلائل الخیرات سے نقل کیے گئے ہیں اور جس کتاب دلائل الخیرات سے یہ مضمون میں نے نقل کیے ہیں مناسب یہی سمجھا کہ اُسی کتاب کے مضمون کو یہاں پر تحریر کردوں تو کتاب کی اشاعت کرنے والے بزرگ کا بیان ملاحظہ ہو۔ (مؤلف) تمام علماء ومشائخ اُمّت کا اجماع ہے کہ جو درود شریف مناجات وتحیات صاحبِ کتاب دلائل الخیرات نے اس کتاب میں جمع کیے ہیں وہ بحذف اسانید احادیث شریف کا لبِّ لباب ہیں۔ اس وجہ سے تمام عالی مقام بزرگانِ دین اس کتاب کا ورد کرتے ہیں۔ حرمین شریفین وتمام امصہار اسلام میں مقبول خاص وعام ہے اور اس خاک پائے بزرگانِ دین علماء ومشائخ عطاالرحمٰن شروانی (غفر اللہ لہٗ والوالدیہ) کو برائے زادِ آخرت مدّت سے شوق تھا کہ دلائل الخیرات عمدہ طرز پر چھپواؤں جس کا متن صحت کے ساتھ روایت حضرت مولٰنا سیّد علی حریری مدنی قدس سرّہٗ کے مطابق ہو جو اس وقت تمام عرب خاص کر مکّہ معظّمہ اور مدینہ منوّرہ میں رائج ہے اور اس روایت سے دونوں مقاماتِ مقدسہ سے اجازت ملتی ہے۔ اس وجہ سے متن میں یہی روایت لازمی رکھی گئی ہے اور حاشیہ پر سیّد محمد مغربی کی روایت درج کی ہے تاکہ جس کو سند کی ضرورت ہو وہ بھی محروم نہ رہے۔ غرض یہ کہ اس کے چھاپنے کے وقت مصر قسطنطنیہ اور ہندوستان کے مطبوعہ نسخوں اور شُروع کو جمع کر کے مطابقت کے بعد خاص نسخہ ملاحظہ کردہ حضرت شیخ الدلائل سے مقابلہ کر کے نہایت احتیاط کے ساتھ کتابت کرایا تاکہ یہ تمام فروگذاشت اور جملہ اغلاط سے پاک ہو اور ہر سالک پورے اطمینان کے ساتھ اس کا ورد کر سکے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡۤ اَسۡئَلُكَ بِحَقِّكَ الۡعَظِیۡمِ وَبِحَقِّ نُوۡرِ وَجۡھِكَ الۡكَرِیۡمِ وَبِحَقِّ عَرۡشِكَ الۡعَظِیۡمِ وَبِمَا حَمَلَ كُرۡسِیُّكَ مِنۡ

الٰہی میں مانگتا ہوں تجھ سے بوسیلہ تیرے حق بزرگ کے اور بوسیلہ نُور تیری ذات بزرگ کے اور بوسیلہ تیرے عرشِ بزرگ کے اور بوسیلہ اس چیز کے کہ اٹھایا ہے اُسے تیری کرسی نے

عَظۡمَتِكَ وَجَلَالِكَ وَجَمَالِكَ وَبَهَآئِكَ وَقُدۡرَتِكَ وَسُلۡطَانِكَ وَبِحَقِّ اَسۡمَآئِكَ الۡمَخۡزُوۡنَةِ الۡمَكۡنُوۡنَةِ الَّتِیۡ لَمۡ یَطَّلِعۡ

تیری بزرگی اور تیرے جلال اور تیرے جمال اور تیری خوبی اور تیری قدرت اور تیرے غلبہ سے اور بوسیلہ تیرے ناموں کے جو پوشیدہ ہیں نگاہ رکھے گئے ایسے سے ان پر آگاہ نہیں

عَلَیۡهَآ اَحَدٌ مِّنۡ خَلۡقِكَ۔ اَللّٰھُمَّ وَاَسۡئَلُكَ بِالۡاِسۡمِ الَّذِیۡ وَضَعۡتَهٗ عَلَی اللَّیۡلِ فَاَظۡلَمَ وَعَلَی النَّهَارِ فَاسۡتَنَارَ وَعَلَی

کوئی شخص تیری مخلوق سے الٰہی اور مانگتا ہوں میں تجھ سے بوسیلہ اس نام کے کہ رکھا تُو نے اُسے رات پر پس تاریک ہوئی اور دن پر پس اُجالا ہو گیا اور

السَّمٰوٰتِ فَاسۡتَقَلَّتۡ وَعَلَی الۡاَرۡضِ فَاسۡتَقَرَّتۡ وَعَلَی الۡجِبَالِ فَاَرۡسَتۡ وَعَلَی الۡبِحَارِ وَالۡاَوۡدِیَةِ فَجَرَتۡ وَعَلَی الۡعُیُوۡنِ

آسمانوں پر پس قائم ہوئے اور زمین پر پس قرار پکڑ گئی اور پہاڑوں پر پس استوار ہو گئے اور دریاؤں پر اور ندیوں پر پس جاری ہوئے اور چشموں پر

فَنَبَعَتۡ وَعَلَی السَّحَابِ فَاَمۡطَرَتۡ وَاَسۡئَلُكَ اَللّٰھُمَّ بِالۡاَسۡمَآءِ الۡمَكۡتُوۡبَةِ فِیۡ جَبۡهَةِ اِسۡرَافِیۡلَ عَلَیۡهِ السَّلَامُ

پس اُبل پڑے اور ابر پر پس برسنے لگا اور مانگتا ہوں میں تجھ سے خداوندا بوسیلہ ان ناموں کے جو لکھے ہیں پیشانی میں اسرافیل علیہ السّلام کی

وَبِالْاَسْمَآءِ الْمَكْتُوْبَةِ فِیْ جَبْهَةِ جِبْرِیْلَ عَلَیْهِ السَّلَامُ وَعَلَى الْمَلَآئِكَةِ الْمُقَرَّبِیْنَ۔ وَاَسْئَلُكَ اَللّٰهُمَّ بِالْاَسْمَآءِ

اور بوسیلہ ان ناموں کے لکھے ہیں پیشانی میں جبریل علیہ السّلام کی اور سلام تیرا فرشتوں پر جو مقرب ہیں اور سوال کرتا ہوں میں تجھ سے خداوندا بوسیلہ ان ناموں کے

الْمَكْتُوْبَةِ حَوْلَ الْعَرْشِ۔ وَاَسْئَلُكَ بِالْاَسْمَآءِ الْمَكْتُوْبَةِ حَوْلَ الْكُرْسِیِّ وَاَسْئَلُكَ اَللّٰهُمَّ بِالْاِسْمِ الْمَكْتُوْبِ

جو لکھے ہیں گرداگرد عرش کے اور سوال کرتا ہوں میں تجھ سے وسیلہ ان ناموں کے جو لکھے ہیں گرداگرد کُرسی کے اور سوال کرتا ہوں میں تجھ سے خداوندا بذریعہ اس نام کے کہ لکھا ہے

عَلٰى وَرَقِ الزَّیْتُوْنِ وَاَسْئَلُكَ اَللّٰهُمَّ بِالْاَسْمَآءِ الْعِظَامِ الَّتِیْ سَمَّیْتَ بِهَا نَفْسَكَ مَا عَلِمْتُ مِنْهَا وَمَا لَمْ اَعْلَمْ

زیتون کے پتہ پر اور سوال کرتا ہوں میں تجھ سے خداوندا بذریعہ ان بزرگ ناموں کے جن کے ساتھ نام رکھا تُو نے اپنی ذات کا جو کہ جانتا ہوں میں ان میں سے یا نہیں جانتا

وَاَسْئَلُكَ اَللّٰهُمَّ بِالْاَسْمَآءِ الَّتِیْ دَعَاكَ بِهَآ اٰدَمُ عَلَیْهِ السَّلَامُ وَبِالْاَسْمَآءِ الَّتِیْ دَعَاكَ بِهَآ نُوْحٌ عَلَیْهِ السَّلَامُ

اور مانگتا ہوں میں تجھ سے خداوندا بوسیلہ ان ناموں کے جن سے پکارا تجھے آدم علیہ السّلام نے اور بوسیلہ ان ناموں کے جن سے پکارا تجھے نوح علیہ السّلام نے

وَبِالْاَسْمَآءِ الَّتِیْ دَعَاكَ بِهَا هُوْدٌ عَلَیْهِ السَّلَامُ وَبِالْاَسْمَآءِ الَّتِیْ دَعَاكَ بِهَآ اِبْرَاهِیْمُ عَلَیْهِ السَّلَامُ وَبِالْاَسْمَآءِ الَّتِیْ

اور بذریعہ ان ناموں کے جن کے ساتھ پکارا تجھے ہود علیہ السّلام نے اور بوسیلہ ان ناموں کے کہ پکارا تجھ کو ان کے ساتھ ابراہیم علیہ السّلام نے اور بوسیلہ ان ناموں کے پکارا

دَعَاكَ بِهَا صَالِحٌ عَلَیْهِ السَّلَامُ وَبِالْاَسْمَآءِ الَّتِیْ دَعَاكَ بِهَا یُوْنُسُ عَلَیْهِ السَّلَامُ وَبِالْاَسْمَآءِ الَّتِیْ دَعَاكَ بِهَآ

تجھ کو ان کے واسطے سے صالح علیہ السّلام نے اور بوسیلہ ان ناموں کے کہ پکارا تجھ کو ان ناموں کے ساتھ یونس علیہ السّلام نے اور بذریعہ ان اسموں کے کہ پکارا تجھ کو ان کے وسیلہ

اَیُّوْبُ عَلَیْهِ السَّلَامُ وَبِالْاَسْمَآءِ الَّتِیْ دَعَاكَ بِهَا یَعْقُوْبُ عَلَیْهِ السَّلَامُ وَبِالْاَسْمَآءِ الَّتِیْ دَعَاكَ بِهَا

سے ایوب علیہ السّلام نے اور بواسطہ ان ناموں کے کہ پکارا تجھ کو ان ناموں کے ساتھ یعقوب علیہ السّلام نے اور اُن اسماء کے وسیلہ سے جن کے ساتھ پکارا تجھ کو

یُوْسُفُ عَلَیْهِ السَّلَامُ وَبِالْاَسْمَآءِ الَّتِیْ دَعَاكَ بِهَا مُوْسٰى عَلَیْهِ السَّلَامُ وَبِالْاَسْمَآءِ الَّتِیْ دَعَاكَ بِهَا

یوسف علیہ السّلام نے اور ان ناموں کے ذریعے سے جن کے ساتھ پکارا تجھ کو موسیٰ علیہ السّلام نے اور ان ناموں کے ذریعے سے جن کے ساتھ پکارا تجھ کو

هَارُوْنُ عَلَیْهِ السَّلَامُ وَبِالْاَسْمَآءِ الَّتِیْ دَعَاكَ بِهَا شُعَیْبٌ عَلَیْهِ السَّلَامُ وَبِالْاَسْمَآءِ الَّتِیْ دَعَاكَ بِهَآ

ہارون علیہ السّلام نے اور ان ناموں کے وسیلہ سے کہ پکارا اُن کے ساتھ تجھ کو شعیب علیہ السّلام نے اور ان اسماء کے واسطے سے کہ پکارا تجھ کو ساتھ ان کے

اِسْمٰعِیْلُ عَلَیْهِ السَّلَامُ وَبِالْاَسْمَآءِ الَّتِیْ دَعَاكَ بِهَا دَاوٗدُ عَلَیْهِ السَّلَامُ وَبِالْاَسْمَآءِ الَّتِیْ دَعَاكَ بِهَا

اسمٰعیل علیہ السّلام نے اور بواسطہ ان ناموں کے کہ پکارا تجھ کو ان کے ساتھ داؤد علیہ السّلام نے اور بوسیلہ ان ناموں کے کہ پکارا تجھ کو ان کے ساتھ

سُلَیْمَانُ عَلَیْهِ السَّلَامُ وَبِالْاَسْمَآءِ الَّتِیْ دَعَاكَ بِهَا زَكَرِیَّا عَلَیْهِ السَّلَامُ وَبِالْاَسْمَآءِ الَّتِیْ دَعَاكَ بِهَا

سلیمان علیہ السّلام نے اور ان ناموں کے ذریعہ سے کہ پکارا تجھ کو ان کے ساتھ زکریا علیہ السّلام نے اور ان ناموں کے واسطے سے کہ پکارا تجھ کو ان کے ساتھ یحییٰ

یَحْیٰى عَلَیْهِ السَّلَامُ وَبِالْاَسْمَآءِ الَّتِیْ دَعَاكَ بِهَا اَرْمِیَآءُ عَلَیْهِ السَّلَامُ وَبِالْاَسْمَآءِ الَّتِیْ دَعَاكَ بِهَا

علیہ السّلام نے اور ان ناموں کے ذریعے سے پکارا تجھ کو ان کے ساتھ ارمیاء علیہ السّلام نے اور ان ناموں کے ذریعہ سے کہ پکارا تجھے ان کے ساتھ

شَعْیَآءُ عَلَیْهِ السَّلَامُ وَبِالْاَسْمَآءِ الَّتِیْ دَعَاكَ بِهَآ اِلْیَاسُ عَلَیْهِ السَّلَامُ وَبِالْاَسْمَآءِ الَّتِیْ دَعَاكَ بِهَا

شعیاء علیہ السّلام نے اور ان ناموں کے وسیلہسے کہ پکارا تجھ کو ان کے ساتھ الیاس علیہ السّلام نے اور ان ناموں کے ذریعے سے کہ پکارا تجھ کو ان کے ساتھ

اَلْیَسَعُ عَلَیْهِ السَّلَامُ وَبِالْاَسْمَآءِ الَّتِیْ دَعَاكَ بِهَا ذُوالْكِفْلِ عَلَیْهِ السَّلَامُ وَبِالْاَسْمَآءِ

الیسع علیہ السّلام نے اور بوسیلہ ان ناموں کے پکارا تجھ کو اُن کے ساتھ ذوالکفل علیہ السّلام نے اور ان ناموں

الَّتِيْ دَعَاكَ بِهَا يُوْشَعُ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَبِالْاَسمَآءِ الَّتِيْ دَعَاكَ بِهَا عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَبِالْاَسمَآءِ الَّتِيْ

کے ذریعے سے کہ ان کے ساتھ پکارا تجھ کو یوشع علیہ السّلام نے ان ناموں کے واسطے سے کہ پکارا تجھ کو اُن کے ساتھ عیسٰی ابن مریم علیہ السّلام نے اور ان ناموں

دَعَاكَ بِهَا مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَى جَمِيْعِ النَّبِيِّيْنَ وَالْمُرْسَلِيْنَ اَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ

کے وسیلے سے کہ پکارا تجھ کوان کے ساتھ حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نے درود بھیجے اللہ ان پر اور سلام اور تمام انبیاء اور مرسلین پر یہ کہ وہ درود بھیجے تو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم

نَّبِيِّكَ عَدَدَ مَا خَلَقْتَهٗ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَكُوْنَ السَّمَآءُ مَبْنِيَّةً وَّالْاَرْضُ مَدْحِيَّةً وَّالْجِبَالُ مُرْسَاةً وَّالْبِحَارُ مُجْرَاةً

اپنے نبی پر بشمار ان چیزوں کے کہ پیدا کیا تُو نے ان کو پہلے اس سے کہ آسمان بنایا گیا ہو اور زمین بچھائی گئی اور پہاڑ استوار کیے گئے اور دریا جاری کیے گئے

وَّ الْعُيُوْنُ مُنْفَجِرَةً وَّالْاَنْهَارُ مُنْهَمِرَةً وَّالشَّمْسُ مُضْحِيَةً وَّ الْقَمَرُ مُضِيْئًا وَّالْكَوَاكِبُ مُسْتَنِيْرَةً كُنْتَ حَيْثُ كُنْتَ

اور چشمے رواں ہوئے اور ندیاں بہیں اور سُورج چمکا اور چاند روشن ہوا اور ستارے روشن ہوئے تو تھا جہاں تھا اس طرح پر کہ

لَا يَعْلَمُ اَحَدٌ حَيْثُ كُنْتَ اِلَّآ اَنْتَ وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَدَدَ

نہیں جانتا کوئی جہاں تُو تھاسوائے تیرے درحالکہ تُو اکیلا ہے تیرا کوئی شریک نہیں الٰہی درود بھیج حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر بشمار

حِلْمِكَ وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَدَدَ عِلْمِكَ وَ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَدَدَ كَلِمَاتِكَ

اپنے حِلم کے اور درود بھیج حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر بشمار اپنے عِلم کے اور درود بھیج حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر بشمار اپنے کلمات کے

وَ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَدَدَ نِعْمَتِكَ وَ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ مِّلْءَ سَمٰوٰتِكَ وَ صَلِّ

اور درود بھیج حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر بشمار اپنی نعمت کے اور درود بھیج حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر بمقدار پُری اپنے آسمانوں کے اور درود بھیج

عَلٰى مُحَمَّدٍ مِّلْءَ اَرْضِكَ وَ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ مِّلْءَ عَرْشِكَ وَ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ زِنَةَ

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر بمقدار پُری اپنی زمین کے اور درود بھیج حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر بمقدار پُری اپنے عرش کے اور درود بھیج حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ہموزن

عَرْشِكَ وَ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا جَرٰى بِهِ الْقَلَمُ فِيْٓ اُمِّ الْكِتٰبِ وَ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا خَلَقْتَ

اپنے عرش کے اور درود بھیج حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر بشمار اس کے کہ جاری ہوا اس کے ساتھ قلم لوحِ محفوظ میں اور درود بھیج حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر بشمار اس کے کہ پیدا کیا

فِيْ سَبْعِ سَمٰوٰتِكَ وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَآ اَنْتَ خَالِقٌ فِيْهِنَّ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ فِيْ كُلِّ يَوْمٍ اَلْفَ مَرَّةٍ۔

تُو نے اپنے ساتوں آسمانوں میں اور درود بھیج حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر بشمار اس کے کہ پیدا کرنے والا ہے اُنہیں آسمانوں میں قیامت کے دن تک ہر روز میں ہزار بار۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَدَدَ كُلِّ قَطْرَةٍ قَطَرَتْ مِنْ سَمٰوَاتِكَ اِلٰٓى اَرْضِكَ مِنْ يَّوْمِ خَلَقْتَ الدُّنْيَآ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ

الٰہی رحمت نازل فرما حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر بشمار ہر بوند کے جو ٹپکے تیرے آسمانوں سے تیری زمین کی طرف اس دن سے کہ پیدا کیا تُو نے دنیا کو قیامت کے

فِيْ كُلِّ يَوْمٍ اَلْفَ مَرَّةٍ۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَنْ يُّسَبِّحُكَ وَ يُهَلِّلُكَ وَ يُكَبِّرُكَ وُ يُعَظِّمُكَ

دن تک ہر دن میں ہزار بار۔ الٰہی رحمت نازل فرما حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر بشمار ان کے کہ تسبیح کرتے ہیں تیری اور تہلیل کرتے ہیں تیری اور تکبیر کرتے ہیں تیری اور تعظیم کرتے

مِنْ يَّوْمَ خَلَقْتَ الدُّنْيَآ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ فِيْ كُلِّ يَوْمٍ اَلْفَ مَرَّةٍ۔

ہیں تیری اس دن سے کہ پیدا کیا تُو نے دنیا کو قیامت کے دن تک ہر دن میں ہزار بار۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَدَدَ اَنْفَاسِهِمْ وَاَلْفَاظِهِمْ وَ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَدَدَ كُلِّ نَسَمَةٍ خَلَقْتَهَا

الٰہی رحمت نازل فرما حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر بشمار ان کے سانسوں کے اور ان کے لفظوں کے اور درود بھیج حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر بشمار ہر جان کے پیدا کیا تُو نے

فِيْهِمْ مِّنْ يَّوْمِ خَلَقْتَ الدُّنْيَآ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ فِيْ كُلِّ يَوْمٍ اَلْفَ مَرَّةٍ۔
اس کو ان میں اس دن سے کہ پیدا کیا تُو نے دنیا کو قیامت کے دن تک ہر روز میں ہزار بار۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَدَدَ السَّحَابِ الْجَارِيَةِ وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَدَدَ الرِّيَاحِ الذَّارِيَةِ مِنْ يَّوْمِ خَلَقْتَ الدُّنْيَآ
الٰہی درود بھیج حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر بشمار بدلی دوڑنے والی کے اور درود بھیج حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر بشمار ہواؤں چلنے والی کے اس دن سے کہ پیدا کیا تُو نے دنیا کو

اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ فِيْ كُلِّ يَوْمٍ اَلْفَ مَرَّةٍ۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا هَبَّتْ عَلَيْهِ الرِّيَاحُ
قیامت کے دن تک ہر دن میں ہزار مرتبہ۔ الٰہی رحمت نازل فرما حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر بشمار اس کے کہ چلیں اس پر ہوائیں

وَحَرَّكَتْهُ مِنَ الْاَغْصَانِ وَ الْاَشْجَارِ وَالْاَوْرَاقِ وَالثِّمَارِ وَجَمِيْعِ مَا خَلَقْتَ عَلٰٓى اَرْضِكَ وَمَا بَيْنَ سَمٰوَاتِكَ
اور ہلایا اس کو ٹہنیوں سے اور درختوں سے اور پتیوں سے اور پھلوں سے اور تمام اس چیز سے کہ پیدا کیا تُو نے اس کو زمین پر اپنی اور درمیان اپنے آسمانوں کے

مِنْ يَّوْمِ خَلَقْتَ الدُّنْيَآ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ فِيْ كُلِّ يَوْمٍ اَلْفَ مَرَّةٍ۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَدَدَ نُجُوْمِ السَّمَآءِ
اس دن سے کہ پیدا کیا تُو نے دنیا کو قیامت کے دن تک ہر دن میں ہزار بار۔ الٰہی درود بھیج حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر بشمار ستاروں آسمان کے

مِنْ يَّوْمِ خَلَقْتَ الدُّنْيَآ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ فِيْ كُلِّ يَوْمٍ اَلْفَ مَرَّةٍ۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ مِّلْءَ اَرْضِكَ
اس دن سے کہ پیدا کیا تُو نے دنیا کو قیامت کے دن تک ہر دن میں ہزار بار خداوندا رحمت نازل فرما حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر بمقدار پُری اپنی زمین کے

مِمَّا حَمَلَتْ وَاَقَلَّتْ مِنْ قُدْرَتِكَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَدَدَ
ان چیزوں سے کہ برداشت کیا ہے اُس نے اور اٹھایا اس کو تیری قدرت نے الٰہی رحمت نازل فرما حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر بشمار

مَا خَلَقْتَ فِيْ سَبْعِ بِحَارِكَ مِمَّا لَا يَعْلَمُ عِلْمَهٗٓ اِلَّآ اَنْتَ وَمَآ اَنْتَ خَالِقُهٗ فِيْهَآ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ
اس کے کہ پیدا کیا ہے تُو نے اپنے ساتوں دریاؤں میں ان چیزوں سے کہ نہیں جانتا انہیں کوئی مگر تو اور بے شمار اس کے کہ تُو اس کا پیدا کرنے والا ہے ان دریاؤں میں قیامت تک

فِيْ كُلِّ يَوْمٍ اَلْفَ مَرَّةٍ۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَدَدَ مِلْءِ سَبْعِ بِحَارِكَ وَ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ زِنَةَ سَبْعِ بِحَارِكَ
ہر دن میں ہزار بار۔ الٰہی درود بھیج حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر بشمار پُری اپنے ساتوں دریاؤں کے اور درود بھیج حضرت محمد ﷺ پر بوزن اپنے ساتوں دریاؤں کے

مِمَّا حَمَلَتْ وَاَقَلَّتْ مِنْ قُدْرَتِكَ۔ اَللّٰهُمَّ وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَدَدَ اَمْوَاجِ بِحَارِكَ مِنْ يَّوْمِ خَلَقْتَ
ان چیزوں سے کہ برداشت کی ہے اور اٹھایا ہے انہیں تیری قدرت سے۔ الٰہی اور درود بھیج حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر بشمار لہروں اپنے دریاؤں کے اُس دن سے کہ پیدا کیا تُو

الدُّنْيَآ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ فِيْ كُلِّ يَوْمٍ اَلْفَ مَرَّةٍ۔ اَللّٰهُمَّ وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَدَدَ الرَّمْلِ وَالْحَصٰى
نے دنیا کو قیامت کے دن تک ہر دن میں ہزار بار۔ الٰہی اور درود بھیج حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر بشمار ریت اور کنکریوں کے

فِيْ مُسْتَقَرِّ الْاَرَضِيْنَ وَسَهْلِهَا وَجِبَالِهَا مِنْ يَّوْمِ خَلَقْتَ الدُّنْيَآ
درحالیکہ ہیں وہ جائے قرار زمینوں میں اور نرم میں اُن کی اور پہاڑوں میں ان کے اُس دن سے کہ پیدا کیا تُو نے دنیا کو

اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ فِيْ كُلِّ يَوْمٍ اَلْفَ مَرَّةٍ۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَدَدَ اضْطِرَابِ الْمِيَاهِ الْعَذْبَةِ وَالْمِلْحَةِ
قیامت کے دن تک ہر دن میں ہزار بار الٰہی اور درود بھیج حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر بشمار ہلنے میٹھے پانیوں کے اور کھاری پانیوں کے اس روز سے کہ پیدا کیا تُو نے دنیا کو

مِنْ يَّوْمِ خَلَقْتَ الدُّنْيَآ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ فِيْ كُلِّ يَوْمٍ اَلْفَ مَرَّةٍ وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا خَلَقْتَهٗ عَلٰى جَدِيْدِ اَرْضِكَ
قیامت کے دن تک ہر روز میں ہزار بار اور درود بھیج حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر بشمار اس کے کہ پیدا کیا تُو نے اُسے روئے زمین پر

فِیْ مُسْتَقَرِّ الْاَرْضِیْنَ شَرْقِهَا وَ غَرْبِهَا سَهْلِهَا وَجِبَالِهَا وَ اَوْدِيَتِهَا وَطَرِيْقِهَا وَعَامِرِهَا

اپنی قرار گاہ زمینوں میں پورب میں اور اُن کے اور پچھّم میں اُن کے نرم میں ان کی اور پہاڑوں میں ان کے اور میدانوں میں ان کے اور راہوں میں اُن کی اور آبادی میں اُن کی

وَغَامِرِهَا اِلٰی سَآئِرِ مَا خَلَقْتَهٗ عَلَيْهَا وَمَا فِيْهَا مِنْ حَصَاةٍ وَّمَدَرٍ وَّحَجَرٍ مِّنْ يَّوْمِ خَلَقْتَ الدُّنْيَآ اِلٰی يَوْمِ الْقِيٰمَةِ

اور ویرانی میں اُن کیباقی سب چیزوں تک جسے پیدا کیا تُو نے ان پر اور جو ان میں ہے کنکریوں اور ڈھیلوں اور پتھروں سے اس دن سے کہ پیدا کیا تُو نے دنیا کو قیامت کے دن

فِی كُلِّ يَوْمٍ اَلْفَ مَرَّةٍ۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ عَدَدَ نَبَاتِ الْاَرْضِ مِنْ قِبْلَتِهَا وَشَرْقِهَا وَغَرْبِهَا

تکھر دن میں ہزار بار ۔ الٰہی درود بھیج حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر جو نبی اُمّی ہیں بشمار بوٹیوں زمین سے اس کی جانب قبلہ سے اور اُس کے پورب اور پچھّم سے

وَ سَهْلِهَا وَ جِبَالِهَا وَ اَوْدِيَتِهَا وَ اَشْجَرِهَا وَ ثِمَارِهَا وَ اَوْرَاقِهَا وَ زُرُوْعِهَا وَ جَمِيْعِ مَا يَخْرُجُ

اور اس کی نرمی اور اس کے پہاڑوں اور اس کے میدانوں اور اس کے درختوں اور اس کے پھلوں اور اس کے پتوں اور اس کے کھیتوں سے اور بشمار ان سب کے کہ جو نکلے

مِنْ نَّبَاتِهَا وَبَرَكَاتِهَا مِنْ يَّوْمِ خَلَقْتَ الدُّنْيَآ اِلٰی يَوْمِ الْقِيٰمَةِ۔ فِی كُلِّ يَوْمٍ اَلْفَ مَرَّةٍ۔ اَللّٰهُمَّ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَدَدَ

اس کی بوٹیوں سے اور اُس کی برکتوں سے اس دن سے کہ پیدا کیا تُو نے دنیا کو قیامت تک ہر دن میں ہزار بار۔ الٰہی درود بھیج حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر بشمار اس کے

مَا خَلَقْتَ مِنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ وَالشَّيَاطِيْنِ وَمَآ اَنْتَ خَالِقُهٗ مِنْهُمْ اِلٰی يَوْمِ الْقِيٰمَةِ فِی كُلِّ يَوْمٍ اَلْفَ مَرَّةٍ۔

کہ پیدا کیا تُو نے جن اور انسان اور شیاطین سے اور جو کچھ تُو پیدا کرنے والا اس کا ہے ان سے قیامت کے دن تک ہر روز میں ہزار بار ۔

اَللّٰهُمَّ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَدَدَ كُلِّ شَعْرَةٍ فِیْ اَبْدَانِهِمْ وَفِیْ وُجُوْهِهِمْ وَعَلٰی رُءُوْسِهِمْ مُّنْذُ خَلَقْتَ الدُّنْيَآ

الٰہی اور درود بھی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر بشمار ہر بال کے جو اُن کے بدنوں میں ہے اور ان کے مونہوں میں اور ان کے سروں پر ہے جب سے کہ پیدا کیا تُو نے دنیا کو

اِلٰی يَوْمِ الْقِيٰمَةِ فِی كُلِّ يَوْمٍ اَلْفَ مَرَّةٍ۔ اَللّٰهُمَّ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَدَدَ خَفَقَانِ الطَّيْرِ وَطَيَرَانِ الْجِنِّ

قیامت کے دن تک ہر دن میں ہزار بار۔ الٰہی اور درود بھیج حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر بشمار بازو ہلانے پرندوں کے اور اڑنے جن

وَالشَّيَاطِيْنِ مِنْ يَّوْمِ خَلَقْتَ الدُّنْيَآ اِلٰی يَوْمِ الْقِيٰمَةِ فِی كُلِّ يَوْمٍ اَلْفَ مَرَّةٍ۔ اَللّٰهُمَّ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَدَدَ كُلِّ

اور شیاطین کے اس دن سے کہ پیدا کیا تُو نے دنیا کو قیامت کے دن تک ہر دن میں ہزار بار۔ الٰہی اور درود بھیج حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر بشمار

بَهِيْمَةٍ خَلَقْتَهَا عَلٰی وَجْهِ اَرْضِكَ مِنْ صَغِيْرٍ اَوْ كَبِيْرٍ فِیْ مَشَارِقِ الْاَرْضِ وَمَغَارِبِهَا مِنْ اِنْسِهَا وَ جِنِّهَا مِمَّا

ہر چار پائے کے کہ پیدا کیا تُو نے اُسے اپنے روئے زمین پر چھوٹی چیز سے یا بڑی سے مشرقوں میں زمین کے اور مغربوں میں اس کے انسانوں سے اس کے اور جنوں سے اس کے

لَا يَعْلَمُ عِلْمَهٗٓ اِلَّا اَنْتَ مِنْ يَّوْمِ خَلَقْتَ الدُّنْيَآ اِلٰی يَوْمِ الْقِيٰمَةِ فِی كُلِّ يَوْمٍ اَلْفَ مَرَّةٍ۔ اَللّٰهُمَّ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ

اور اس چیز سے کہ نہیں ہے علم اس کا کسی کو سوا تیرے اس دن سے کہ پیدا کیا تُو نے دنیا کو قیامت کے دن تک ہر دن میں ہزار بار۔ الٰہی اور درود بھیج حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر

عَدَدَ خُطَاهُمْ عَلٰی وَجْهِ الْاَرْضِ مِنْ يَّوْمِ خَلَقْتَ الدُّنْيَآ اِلٰی يَوْمِ الْقِيٰمَةِ فِی كُلِّ يَوْمٍ اَلْفَ مَرَّةٍ۔ اَللّٰهُمَّ وَصَلِّ عَلٰی

بشمار ان کے قدموں کے روئے زمین پر اس دن سے کہ پیدا کیا تُو نے دنیا کو قیامت کے دن تک ہر دن میں ہزار بار۔ الٰہی اور درود بھیج

مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَنْ يُّصَلِّیْ عَلَيْهِ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَنْ لَّمْ يُصَلِّ عَلَيْهِ وَصَلِّ عَلٰی

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر بشمار اُن کے کہ درود بھیجتے ہیں اُن پر اور درود بھیج حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر بشمار اُن کے کہ نہیں درود بھیجتے ہیں اُن پر اور درود بھیج

مُحَمَّدٍ عَدَدَ الْقَطْرِ وَالْمَطَرِ وَالنَّبَاتِ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَدَدَ كُلِّ شَیْءٍ۔ اَللّٰهُمَّ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر بشمار قطروں اور مینھ اور بوٹیوں کے اور درود بھیج حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر بشمار ہر چیز کے۔ خداوندا اور درود بھیج حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر

فِيْ اللَّيْلِ اِذَا يَغْشٰى وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ فِيْ النَّهَارِ اِذَا تَجَلّٰى وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ
رات میں جبکہ کل عالم کو ڈھانک لے اور درود بھیج حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر دن میں جبکہ چمکے اور درود بھیج حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر

فِيْ الْاٰخِرَةِ وَالْاُوْلٰى وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ شَاَبًّا زَكِيًّا وَّصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَهْلًا مَّرْضِيًّا
آخرت اور دنیا میں اور رحمت نازل فرما حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اس وقت کے جوان پاکیزہ تھے اور درود بھیج حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر جب میانہ سال پسندیدہ تھے

وَّصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ مُّنْذَ كَانَ فِيْ الْمَهْدِ صَبِيًّا وَّصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ حَتّٰى لَا يَبْقٰى مِنَ الصَّلٰوةِ شَيْءٌ. اَللّٰهُمَّ وَاَعْطِ
اور درود بھیج حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر جب سے کہ تھے گہوارے میں بچّے اور درود بھیج حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر یہاں تک نہ باقی رہے کوئی شے درود سے۔ خداوندا اور دے

مُحَمَّدَا ۨالْمَقَامَ الْمَحْمُوْدَ الَّذِيْ وَعَدْتَّهٗ الَّذِيْٓ اِذَا قَالَ صَدَّقْتَهٗ وَ اِذَا سَاَلَ اَعْطَيْتَهٗ.
حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو مقام محمود جس کا تُو نے اُن سے وعدہ کیا وہ ایسے ہیں کہ جب انہوں نے کچھ فرمایا تو سچّا کیا تو نے ان کو اور جب انہوں نے کچھ مانگا تو دیا تُو نے ان کو

اَللّٰهُمَّ وَاَعْظِمْ بُرْهَانَهٗ وَشَرِّفْ بُنْيَانَهٗ وَاَبْلِجْ حُجَّتَهٗ وَبَيِّنْ فَضِيْلَتَهٗ ـ اَللّٰهُمَّ وَتَقَبَّلْ شَفَاعَتَهٗ فِيْٓ اُمَّتِهٖ
الٰہی اور بزرگ کر دلیل ان کی اور بلند کر بنائے مرتبے کو ان کے اور روشن کر دلیل ان کی اور ظاہر کر بزرگی ان کی خداوندا اور قبول کر شفاعت ان کی ان کی اُمّت کے حق میں

وَاسْتَعْمِلْنَا بِسُنَّتِهٖ وَتَوَفَّنَا عَلٰى مِلَّتِهٖ وَاحْشُرْنَا فِيْ زُمْرَتِهٖ وَتَحْتَ لِوَآئِهٖ وَاجْعَلْنَا مِنْ رُّفَقَآئِهٖ
اور عامل کر ہم کو ان کے طریقے کا اور مار تُو ہمیں ان کے دین پر اور اٹھا تُو ہم کو ان کے ساتھیوں میں اور نیچے ان کے لوائے حمد کے اور کر تُو ہم کو ان کے ساتھیوں سے

وَاَوْرِدْنَا حَوْضَهٗ وَاَسْقِنَا بِكَاْسِهٖ وَانْفَعْنَا بِمَحَبَّتِهٖ. اَللّٰهُمَّ اٰمِيْنَ وَاَسْاَلُكَ بِاَسْمَآئِكَ
اور اُتار ہمیں اُن کے حوض کوثر پر اور پلا تُو ہم کو ان کے پیالہ سے اور فائدہ دے ہم کو ان کی محبّت کا۔ الٰہی اسی طرح ہووے اور مانگتا ہوں میں تجھ سے بطفیل تیرے اُن ناموں کے کہ

الَّتِيْ دَعَوْتُكَ بِهَآ عَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا وَصَفْتُ وَمِمَّا لَا يَعْلَمُ عِلْمَهٗٓ اِلَّآ اَنْتَ
پکارا میں نے تجھ کو ان سے یہ کہ درود بھیجے تُو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر بشمار اس کے کہ تعریف کی میں نے اُن کی بمقدار اس وصف کے کہ نہیں جانتا اس کو کوئی مگر تُو

وَاَنْ تَرْحَمَنِيْ وَتَتُوْبَ عَلَيَّ وَتُعَافِيَنِيْ مِنْ جَمِيْعِ الْبَلَآءِ وَالْبَلْوَآءِ وَاَنْ تَغْفِرَلِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَتَرْحَمَ
اور یہ کہ رحم کرے تُو مجھ پر اور توبہ قبول کرے تُو میری اور عافیت دے مجھے سب بلاؤں اور رنجوں سے اور یہ کہ بخش دے مجھے اور میرے ماں اور باپ کو اور رحم کرے تُو

الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ الْاَحْيَآءِ مِنْهُمْ وَالْاَمْوَاتِ وَاَنْ تَغْفِرَ لِعَبْدِكَ فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ
سب مومن مردوں اور مومن عورتوں پر اور مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں پر جو زندہ ہوں ان میں سے اور مردہ اور یہ کہ بخش دے تُو ان کے فلانے بندے کو جو بیٹا فلاں شخص کا

ۨالْمُذْنِبِ الْخَاطِيءَ الضَّعِيْفِ وَاَنْ تَتُوْ بَ عَلَيْهِ اِنَّكَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ. اَللّٰهُمَّ اٰمِيْنَ يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ.
ہے گنہگار خطاوار ناتوان اور یہ کہ قبول کرے تُو توبہ اس پر بیشک تُو ہی ہے بڑا بخشنے والا مہربان۔ خداوندا آمین اے پروردگار تمام عالم کے۔

قَالَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَاَ هٰذِهِ الصَّلٰوةَ مَرَّةً وَّاحِدَةً كَتَبَ اللّٰهُ
فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے کہ جو کوئی پڑھے اس درود کو ایک بار لکھے گا اللہ اس کے لیے

لَهٗ ثَوَابَ حَجَّةٍ مَّقْبُوْلَةٍ وَّثَوَابَ مَنْ اَعْتَقَ رَقَبَةً مِنْ وُّلْدِ اِسْمٰعِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ
ثواب حج مقبول کا اور ثواب اس شخص کا کہ اس نے آزاد کیا ایک بردہ اولاد اسماعیل علیہ السّلام سے

فَيَقُوْلُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى يَا مَلَآئِكَتِيْ هٰذَا عَبْدٌ مِّنْ عِبَادِيْٓ اَكْثَرَ الصَّلٰوةَ عَلٰى حَبِيْبِيْ
پس فرماتا ہے اللہ بزرگ اور برتر کہ اے میرے فرشتو! یہ ایک بندہ ہے میرے بندوں میں سے کہ اس نے زیادہ درود پڑھا ہے میرے پیارے

مُحَمَّدٍ فَوَعِزَّتِیْ وَجَلَالِیْ وَجُوْدِیْ وَمَجْدِیْ وَارْتِفَاعِیْ لَاُعْطِیَنَّهٗ بِکُلِّ حَرْفٍ صَلّٰی بِهٖ قَصْرًا

دوست حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر سوقسم ہے مجھ کو اپنے عزت وجلال کی اور اپنی بخشش اور اپنی بزرگی اور اپنی بلندی کی البتہ دوں گا میں اس کو بدلے ہر حرف کے جو درود بھیجا محل بڑا

فِی الْجَنَّةِ وَلَیَاتِیَنِّیْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ تَحْتَ لِوَآءِ الْحَمْدِ نُوْرُ وَجْهِهٖ کَالْقَمَرِ لَیْلَةَ الْبَدْرِ وَکَفُّهٗ

بہشت میں اور آئے گا بندہ میرے پاس قیامت کے دن لواء حمد کے نیچے ہو گی روشنی اُس کے مُنہ کی مثل چودھویں رات کے چاند کے اور ہتھیلی اُس کی ہو گی

فِیْ کَفِّ حَبِیْبِیْ مُحَمَّدٍ هٰذَا. لِمَنْ قَالَهَا فِیْ کُلِّ یَوْمِ جُمُعَةٍ لَّهٗ هٰذَا الْفَضْلُ

میرے پیارے دوست حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ہتھیلی میں۔ یہ ثواب اُس شخص کے لیے ہی جو پڑھے اس درود کو ہر جمعہ کے دن اسی کے واسطے یہ بزرگی ہے

وَ اللّٰهُ ذُوْالْفَضْلِ الْعَظِیْمِ وَفِیْ رِوَایَةٍ اُخْرٰی اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَسْئَلُكَ بِحَقِّ مَا حَمَلَ کُرْسِیُّكَ مِنْ

اور اللہ بڑا بزرگی والا ہے۔ اور دوسری روایت میں جمعہ کا یہ درود آیا ہے الٰہی میں مانگتا ہوں تجھ سے بوسیلہ اس کے کہ اُٹھایا تیری کرسی نے تیری

عَظْمَتِكَ وَقُدْرَتِكَ وَجَلَالِكَ وَبَهَآئِكَ وَسُلْطَانِكَ وَبِحَقِّ اِسْمِكَ الْمَخْزُوْنِ الْمَکْنُوْنِ الَّذِیْ سَمَّیْتَ بِهٖ نَفْسَكَ

بزرگی کو اور تیری قدرت کو اور تیرے جلال کو اور تیری روشنی کو اور تیری بادشاہی کو اور بوسیلہ تیرے نام پوشیدہ چھپے ہوئے کے نام رکھا تُو نے اس نام کے ساتھ آپ کو

وَاَنْزَلْتَهٗ فِیْ کِتَابِكَ وَاسْتَاْثَرْتَ بِهٖ فِیْ عِلْمِ الْغَیْبِ عِنْدَكَ اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ

اور اُتارا تُو نے اس کو اپنی کتاب میں اور اختیار کیا تُو نے اُس کو علم غیب میں اپنے نزدیک، یہ کہ درود بھیجے تُو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر جو تیرے بندے اور تیرے رسول ہیں

وَاَسْئَلُكَ بِاسْمِكَ الَّذِیْٓ اِذَا دُعِیْتَ بِهٖٓ اَجَبْتَ وَاِذَا سُئِلْتَ بِهٖٓ اَعْطَیْتَ وَاَسْئَلُكَ

اور مانگتا ہوں میں بوسیلہ تیرے اس نام کے کہ جب پکارا جاوے تو اس نام سے تو تُو قبول کرے اور جب سوال کیا جائے ساتھ اس نام کے تو تُو عطا کرے اور مانگتا ہوں تجھ سے

بِاسْمِكَ الَّذِیْ وَضَعْتَهٗ عَلَی اللَّیْلِ فَاَظْلَمَ وَعَلَی النَّهَارِ فَاسْتَنَارَ وَعَلَی السَّمٰوٰتِ فَاسْتَقَلَّتْ

بوسیلہ تیرے اس نام کے کہ رکھا تُو نے اس کو رات پر پس وہ اندھیری ہو گئی اور دن پر پس وہ روشن ہو گیا اور آسمانوں پر پس وہ قائم ہو گئے

وَعَلَی الْاَرْضِ فَاسْتَقَرَّتْ وَعَلَی الْجِبَالِ فَرَسَتْ وَعَلَی الصَّعْبَةِ فَذَلَّتْ وَعَلٰی مَآءِ السَّمَآءِ

اور زمین پر پس وہ ٹھہر گئی اور پہاڑوں پر پس وہ استوار ہو گئے اور سخت چیز پر پس وہ نرم ہو گئی اور آسمان کے

فَسَکَبَتْ وَعَلَی السَّحَابِ فَاَمْطَرَتْ وَاَسْئَلُكَ بِمَا سَالَكَ بِهٖ مُحَمَّدٌ نَّبِیُّكَ

پانی پر پس اُس نے گرایا اور بدلی پر پس اُس نے برسایا اور مانگتا ہوں تجھ سے بوسیلہ اس کے کہ مانگا اس کے واسطے سے حضرت محمد ﷺ آپ کے نبی نے

وَاَسْئَلُكَ بِمَا سَالَكَ بِهٖٓ اٰدَمُ نَبِیُّكَ وَاَسْئَلُكَ بِمَا سَالَكَ بِهٖٓ اَنْبِیَآؤُكَ وَرُسُلُكَ

اور مانگتا ہوں تجھ سے بوسیلہ اس کے مانگا اُس کے ساتھ آدم علیہ السلام تیرے نبی نے اور مانگتا ہوں میں تجھ سے ساتھ اس کے کہ مانگا تجھ سے اس کے ساتھ تیرے نبیوں اور رسولوں

وَمَلٰٓئِکَتُكَ الْمُقَرَّبُوْنَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِمْ اَجْمَعِیْنَ وَاَسْئَلُكَ بِمَا سَئَلَكَ بِهٖٓ اَهْلُ

اور فرشتوں نے جو مقرب ہیں درود اللہ کا ان سب پر نازل ہو اور مانگتا ہوں تجھ سے ساتھ اس کے کہ مانگا اس کے ساتھ تجھ سے تیرے سب

طَاعَتِكَ اَجْمَعِیْنَ اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا خَلَقْتَ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَکُوْنَ

فرماں برداروں نے یہ کہ درود بھیجے تو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آلِ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بشمار اس کے کہ پیدا کیا تُو نے پہلے اس سے کہ

السَّمَآءُ مَبْنِیَّةً وَّالْاَرْضُ مَطْحِیَّةً وَّ الْجِبَالُ مَرْسِیَّةً وَّالْعُیُوْنُ مُنْفَجِرَةً وَّ الْاَنْهَارُ مُنْهَمِرَةً

آسمان بنایا جائے اور زمین بچھائی جائے اور پہاڑ استوار کیے جائیں اور چشمے جاری ہوں اور نہریں رواں ہوں

وَّالشَّمْسُ مُضْحِيَةً وَّالْقَمَرُ مُضِيْئًا وَّالْكَوَاكِبُ مُنِيْرَةً۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰٓى اٰلِ
اور آفتاب چمکے اور چاند روشن ہووے اور ستارے چمکیں۔ الٰہی درود بھیج حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آل

مُحَمَّدٍ عَدَدَ عِلْمِكَ وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ عَدَدَ حِلْمِكَ وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ
حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر بشمار اپنے علم کے اور درود بھیج حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آل حضرت محمد ﷺ پر بشمار اپنی بردباری کے اور درود بھیج حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم

وَّ عَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَآ اَحْصَاهُ اللَّوْحُ الْمَحْفُوْظُ مِنْ عِلْمِكَ۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ
پر اور آل حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر بشمار اس کے کہ گھیرا اُسے لوحِ محفوظ نے تیرے علم سے۔الٰہی درود بھیج حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر

وَّ عَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا جَرٰى بِهِ الْقَلَمُ فِيْٓ اُمِّ الْكِتٰبِ عِنْدَكَ وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰٓى اٰلِ
اور آل حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر بشمار اس کے کہ جاری ہوا ساتھ اس کے قلم لوح محفوظ میں تیرے نزدیک اور درود بھیج حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آلِ

مُحَمَّدٍ مِّلْءَ سَمٰوٰتِكَ وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ مِّلْءَ اَرْضِكَ
حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر باندازہ اپنے آسمانوں کے اور درود بھیج حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آل حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر بمقدار پُری اپنی زمین کے

وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ مِّلْءَ مَآ اَنْتَ خَالِقُهٗ مِنْ يَّوْمِ خَلَقْتَ الدُّنْيَآ
اور درود بھیج حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آلِ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر بمقدار پُری اس کے کہ تُو اس کا پیدا کرنے والا ہے اُس دن سے کہ پیدا کیا تُو نے دنیا کو

اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ عَدَدَ صُفُوْفِ الْمَلٰٓئِكَةِ وَتَسْبِيْحِهِمْ وَتَقْدِيْسِهِمْ
قیامت کے دن تک۔ الٰہی درود بھیج حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آل حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر بشمار فرشتوں کی صفوں کے اور اُن کی تسبیح کے اور اُنکی تقدیس کے

وَتَحْمِيْدِهِمْ وَتَمْجِيْدِهِمْ وَتَكْبِيْرِهِمْ وَتَهْلِيْلِهِمْ مِّنْ يَّوْمِ خَلَقْتَ الدُّنْيَآ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ۔
اور اُن کی تمہید کے اور ان کی تمجید کے اور اُن کی تکبیر کے اور ان کی تہلیل کے اس دن سے کہ پیدا کیا تُو نے دنیا کو قیامت کے دن تک

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ عَدَدَ السَّحَابِ الْجَارِيَةِ وَالرِّيَاحِ الذَّارِيَةِ مِنْ يَّوْمِ
الٰہی درود بھیج حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آلِ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر بشمار بدلی دوڑنے والی کے اور ہوا چلنے والی کے اس روز سے کہ

خَلَقْتَ الدُّنْيَآ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ عَدَدَ كُلِّ قَطْرَةٍ
پیدا کیا تُو نے دنیا کو قیامت کے دن تک الٰہی درود بھیج حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آل حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر بشمار ہر قطرہ کے

تَقْطُرُ مِنْ سَمٰوٰتِكَ اِلٰٓى اَرْضِكَ وَمَا تَقْطُرُ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰٓى
جو گرتی ہے تیرے آسمانوں سے تیری زمین کی طرف اور جو بوندیں کہ گریں گی قیامت کے دن تک۔ الٰہی درود بھیج حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آلِ

اٰلِ مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا هَبَّتِ الرِّيَاحُ وَعَدَدَ مَا تَحَرَّكَتِ الْاَشْجَارُ وَالْاَوْرَاقُ وَالزَّرْعُ وَجَمِيْعِ
حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر بشمار ہواؤں کے اور بشمار ہلنے درختوں اور پتوں اور کھیتوں کے اور بشمار ان سب چیزوں کے

مَا خَلَقْتَ فِيْ قَرَارِ الْحِفْظِ مِنْ يَّوْمِ خَلَقْتَ الدُّنْيَآ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ
کہ پیدا کیا تُو نے ان کو قرار گاہ حفظ میں اس دن سے کہ پیدا کیا تُو نے دنیا کو قیامت کے دن تک۔ الٰہی درود بھیج حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر

وَّ عَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ عَدَدَ الْقَطْرِ وَالْمَطَرِ وَ النَّبَاتِ مِنْ يُّوْمِ خَلَقْتَ الدُّنْيَآ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ
اور آل حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر بشمار بوندوں اور مینھوں اور بوٹیوں کے اس دن سے کہ پیدا تُو نے دنیا کو قیامت کے دن تک

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ عَدَدَ النُّجُوْمِ فِی السَّمَآءِ مِنْ یَّوْمِ خَلَقْتَ
الٰہی اپنی رحمت نازل فرما حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آل حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر بشمار ستاروں آسمان کے اس دن سے کہ پیدا کیا تُو نے

الدُّنْیَآ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا خَلَقْتَ
دنیا کو روزِ قیامت تک۔ الٰہی رحمت نازل فرما حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آل حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر بشمار اس کے کہ پیدا کیا تُو نے

فِیْ بِحَارِكَ السَّبْعَۃِ مِمَّا لَا یَعْلَمُ عِلْمَہٗٓ اِلَّآ اَنْتَ وَمَآ اَنْتَ خَالِقُہٗٓ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ۔
درمیان اپنے ساتوں دریاؤں کے اس چیز سے کہ نہیں جانتا اُسے کوئی سوا تیرے اور وہ چیز کہ تُو اُسے پیدا کرنے والا ہے روزِ قیامت تک۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ عَدَدَ الرَّمْلِ وَالْحَصٰی فِیْ مَشَارِقِ
الٰہی درود بھیج حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آلِ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر بشمار ریت اور کنکریوں کے جو مشرقوں میں

الْاَرْضِ وَمَغَارِبِھَا۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا خَلَقْتَ
زمین کے اور مغربوں میں اُس کے ہیں۔ الٰہی رحمت نازل فرما حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آل حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر بشمار اُس کے جو پیدا کیا تُو نے

مِنَ الْجِنِّ وَالْاِنسِ وَمَآ اَنْتَ خَالِقُہٗٓ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ
جنوں اور آدمیوں سے اور بمقدار اُس کے کہ تُو اُس کا پیدا کرنے والا ہے روزِ قیامت تک۔ الٰہی درود بھیج حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر

وَّ عَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ عَدَدَ اَنْفَاسِھِمْ وَاَلْفَاظِھِمْ وَاَلْحَاظِھِمْ مِّنْ یَّوْمِ خَلَقْتَ الدُّنْیَآ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ
اور آل حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر بشمار اُن کے سانسوں اور اُن کے لفظوں کے اور بمقدار اُن کے دیکھنے کے اُس دن سے کہ پیدا کیا تُو نے دنیا کو روزِ قیامت تک

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ عَدَدَ طَیَرَانِ الْجِنِّ وَالْمَلٰٓئِکَۃِ مِنْ
الٰہی رحمت نازل فرما حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آلِ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر بشمار اُڑنے جن اور فرشتوں کے اُس

یَّوْمِ خَلَقْتَ الدُّنْیَآ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ
دن سے کہ پیدا کیا تُو نے دنیا کو روزِ قیامت تک۔ الٰہی اور درود بھیج حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آل حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر

عَدَدَ الطُّیُوْرِ وَالْھَوَآمِّ وَعَدَدَ الْوُحُوْشِ وَالْاٰکَامِ فِیْ مَشَارِقِ الْاَرْضِ وَمَغَارِبِھَا
بمقدار پرندوں اور زمین کے کیڑوں کے اور بشمار جنگلی جانوروں کے اور بمقدار بلندی اور پستی کے جو مشرقوں اور مغربوں میں زمین کے ہیں۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ عَدَدَ الْاَحْیَآءِ وَالْاَمْوَاتِ۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ
الٰہی درود بھیج حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آل حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر بشمار زندوں اور مُردوں کے۔ الٰہی رحمت نازل فرما

عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَآ اَظْلَمَ عَلَیْہِ اللَّیْلُ وَمَآ اَشْرَقَ عَلَیْہِ النَّھَارُ مِنْ یَّوْمِ
حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آل حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر بشمار اُس کے کہ اندھیری ہوئی اُس پر رات اور چمکا اُس پر دن اُس دن سے کہ

خَلَقْتَ الدُّنْیَآ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ عَدَدَ
پیدا کیا تُو نے دنیا کو قیامت کے دن تک الٰہی درود بھیج حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آل حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر بشمار

مَنْ یَّمْشِیْ عَلٰی رِجْلَیْنِ وَ مَنْ یَّمْشِیْ عَلٰٓی اَرْبَعٍ مِّنْ یَّوْمِ خَلَقْتَ الدُّنْیَآ اِلٰی
اُن کے کہ چلتے ہیں دو پاؤں پر اور بشمار ان کے کہ چلتے ہیں چار پاؤں پر اس دن سے کہ پیدا کیا تُو نے دنیا کو

يَوْمِ الْقِيٰمَةِ۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَنْ صَلّٰى عَلَيْهِ
روزِ قیامت تک الٰہی رحمت نازل فرما حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آل حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر بشمار اس کے کہ درود بھیجا اُن پر

مِنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ مِنْ يَّوْمِ خَلَقْتَ الدُّنْيَآ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ۔ اَللّٰهُمَّ
جن اور انسان اور فرشتوں نے اس دن سے کہ پیدا کیا تُو نے دنیا کو روزِ قیامت تک۔ الٰہی

صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَنْ يُّصَلِّيْ عَلَيْهِ۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى
درود بھیج حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آل حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر بشمار ان کے درود بھیجیں ان پر الٰہی رحمت نازل فرما

مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَنْ لَّمْ يُصَلِّ عَلَيْهِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ
حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آل حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر بشمار ان کے کہ نہیں درود بھیجا انہوں نے آپ پر الٰہی رحمت نازل فرما حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر

وَّ عَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا يَجِبُ اَنْ يُّصَلّٰى عَلَيْهِ۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى اٰلِ
اور آل حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر جس طرح واجب ہے کہ درود بھیجا جائے ان پر الٰہی رحمت نازل فرما حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آل

مُحَمَّدٍ كَمَا يَنْبَغِيْ اَنْ يُّصَلّٰى عَلَيْهِ۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ
حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر جیسا کہ سزاوار ہے یہ کہ درود بھیجا جائے ان پر الٰہی درود بھیج حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آل حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر

حَتّٰى لَا يَبْقٰى شَيْءٌ مِّنَ الصَّلٰوةِ عَلَيْهِ۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ
یہاں تک کہ نہ باقی رہے کوئی شئے درود سے ان پر الٰہی رحمت نازل فرما حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر

فِي الْاَوَّلِيْنَ وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ فِي الْاٰخِرِيْنَ۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ فِي الْمَلَاِ
اگلوں میں اور درود بھیج حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر پچھلوں میں الٰہی رحمت نازل فرما حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر فرشتوں کے

الْاَعْلٰى اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ مَا شَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ۔
بلند گروہوں میں قیامت تک جو چاہے خدا وہی ہو کچھ زور نہیں مگر توفیق سے اللہ بزرگ و برتر کی۔

قسم اللہ کی ہوتی ہیں حل مشکلیں درود و سلام سے
ہو ذوقِ یقیں پیدا تو مِلتی ہیں نعمتیں درود و سلام سے

(عابد فقیر مؤلف) ۱۰ محرم الحرام برمنگھم U.K

درود شریف اعلیٰ وافضل تر وظیفہ ہے جس کی کثرت سے گناہ مِٹ جاتے ہیں اور دنیا وآخرت کی پریشانیوں سے نجات مِلتی ہے

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کے آخری پہر اُٹھتے اور فرماتے اے ''لوگو'' اللہ کا ذِکر کرو، اللہ کا ذِکر کرو۔ قیامت اپنی لرزہ خیزی کے ساتھ آرہی ہے، موت اپنی تمام تیاری کے ساتھ آرہی ہے۔ حضرت ابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میں نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے لیے درود کے لیے کتنا وقت مقرر کروں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جِتنا تم چاہو۔ میں نے عرض کیا ایک چوتھائی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جتنا تم چاہو ہاں اگر زیادہ کرو گے تو تمہارے لیے بہتر ہے۔ میں نے عرض کیا تو میں پھر آدھا وقت مقرر کر لوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جِتنا تم چاہو ہاں اگر زیادہ کرو تو تمہارے لیے بہتر ہے۔ میں نے عرض کیا تو پھر دو تہائی وقت مقرر کر لوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر زیادہ کرو گے تو تمہارے لیے مزید بہتر ہے۔ میں نے عرض کی پھر تو میں تمام وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود کے لیے خاص کر لیتا ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تب تو تمہاری ساری فِکریں دُور کر دی جائیں گی اور تمہارے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔ (رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث حسن صحیح والحاکم وصححہ ووافقہ الذہبی) (سنن ترمذی، مستدرک)

حضرت حبان بن منقذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا میں اپنے اوقات میں سے ایک تہائی وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود کے لیے خاص کر دوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں جیسا تم چاہو۔ اِس نے عرض کیا دو حصہ مقرر کر لوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہتر ہے۔ اس شخص نے عرض کیا میں اپنا تمام وقت درود شریف کے لیے خاص کرتا ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تب تو اللہ تعالیٰ تمہاری دنیا وآخرت کی فِکروں کو دُور فرما دے گا۔ (رواہ الطبرانی باسناد حسن (ا) مجمع الزوائد ۱۶۰/ ۱۰، وترغیب للمنذری ۵۰۱/ ۲)

تشریح

امام طیبی رحمۃ اللہ علیہ توریشتی رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کرتے ہیں کہ صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ کہنا کہ ''میں آپ پر درود شریف کے لیے کتنا وقت مقرر کروں؟'' یہ اس لیے تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کوئی تحدید فرما دیں۔ مگر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی تحدید نہیں فرمائی تا کہ فضیلت والے عمل کہ جس کے کرنے اور نہ کرنے کا اختیار ہوتا ہے وہ تحدید کے بعد فرض کے درجہ کو نہ ہو جائے اور پھر ان کے لیے دشوار ہو۔ اِس لیے ایسا جواب ارشاد فرمایا کہ ''تمہیں اختیار ہے'' البتہ جتنا زیادہ درود پاک کا ورد رکھو گے وہ تمہارے لیے بہتر ہی ہے۔ چنانچہ اس میں ترغیب کا پہلو بھی ہے اور تحدید کی مشقت سے بچاؤ بھی۔

اس ترغیبی پہلو سے ہی صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی دعا کا سارا وقت درود شریف کے لیے وقف کر دیا جس پر ان کو یہ خوشخبری مِلی کہ ''تمہاری دنیاوی اور دینی ضرورتیں پوری کی جائیں گی'' اور یہ اس لیے کہ درود شریف کا عمل ذِکر اللہ کو شامل ہے۔ اس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم بھی ہے۔ اس عمل سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک گونہ احسان کی ادائیگی بھی ہوتی ہے۔ اس میں ایثار بھی ہے کہ بندہ بجائے کہ اپنے لیے دعا کرے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف کا اہتمام کرتا ہے تو کیا ہی عظیم ترین عمل ہے۔ نیز میرے خیال میں اِس حدیث شریف کی اُس حدیث پاک سے مطابقت ہوتی ہے جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ عزّوجل کا ارشاد مبارک نقل فرماتے ہیں کہ ''جس کو میری یاد نے مجھ سے مانگنے سے غافل کیا اِس کو میں مانگنے والوں سے زیادہ دُوں گا۔'' اس سے پہلے گذر چکا ہے کہ جب بندہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتا ہے تو اللہ جل شانہٗ اِس پر اپنی دس رحمتیں نازل فرماتے ہیں۔ اس طرح جب بندہ درود شریف پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ کے عمل سے مطابقت ہوتی ہے اور ایسا شخص مقرّب فِرشتوں کے زمرہ میں آجاتا ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے ''**اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ**'' ترجمہ: بیشک اللہ اور اُس کے فرشتے نبی پر درود بھیجتے ہیں۔

ان وجوہات کی بنا پر یہ بات بخوبی سمجھ آجاتی ہے کہ بھلا اپنی ذات کے لیے دعا کرنے والا اور درود شریف پڑھنے والا کس طرح برابر ہو سکتے ہیں۔ بلکہ معلوم ہوا کہ اپنے لیے دعا کرنے سے بھی افضل یہ ہے کہ درود شریف کا وِرد کیا جائے۔ (الکاشف عن حقائق السنن ۲/۳۶۶)

خطبۂ نکاح کے وقت درود شریف کا اہتمام

علّامہ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ ابوبکر بن حفص سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جب کسی نکاح کی تقریب میں بلایا جاتا تو فرماتے ہم پر بھیڑ جمع مت کرو اور حمد وثناء کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود وسلام بھیجتے پھر فرماتے فلاں شخص نے تمہیں پیغامِ نکاح دیا ہے اگر تمہیں قبول ہے تو الحمدللہ اگر منظور نہیں تو سبحان اللہ۔ (القول البدیع ص: ۲۱۵)

عتبی رحمۃ اللہ علیہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے خاندان کی ایک عورت کا نکاح پڑھایا تو خطبہ میں درود شریف پڑھا۔

نکاح کے وقت درود شریف کا خاص اہتمام کرنا چاہیے کیونکہ تمام روئے زمین پر بسنے والے انسانوں کے باپ حضرت سیّدنا آدم علیہ السّلام نے حضرت امّاں حوّا علیہا السّلام پر جب ہاتھ بڑھانا چاہا تو اُس وقت فرشتوں نے کہا صبر کرو جب تک نِکاح نہ ہو جائے اور مہر ادا نہ کر دو تو آپؑ نے فرمایا مہر کیا ہے تو فرشتوں نے کہا تین مرتبہ رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پاک پڑھنا۔ لٰہذا نسلِ آدم کے لیے یہ ضروری ہے کہ اپنی خوشی کے موقع پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ وسلام بھیجے کیونکہ سب خوشیاں اُنہی

کے طفیل ملی ہیں۔ (مؤلف)

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَآئِمًا اَبَدًا
عَلٰی حَبِيْبِكَ خَيْرِا الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

ماہِ شعبان میں درود شریف پڑھنے کی فضیلت

آثار میں آیا ہے کہ آسمان میں ایک دریا ہے۔ اِس کو دریائے برکات کہتے ہیں اور اس کے کنارے پر ایک درخت ہے اور اس درخت پر ایک مرغ ہے۔ اس کے بہت سے پَر ہیں۔ جب کوئی بندۂ مومن شعبان کے مہینہ میں حضرت محمد مصطفٰے احمدِ مجتبٰے صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتا ہے تو وہ مُرغ اِس دریا میں غوطہ مار کر باہر آتا ہے اور درخت پر بیٹھ کر اپنے پروں کو جھاڑتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر قطرہ پانی سے جو اُس کے پروں سے ٹپکتا ہے ایک ایک فرشتہ پیدا کرتا ہے اور وہ سب فرشتے حمد وثنائے باری تعالیٰ میں مشغول ہوتے ہیں اور اِس کا ثواب اُس بندے کے نامۂ اعمال میں لکھا جاتا ہے اور بھی ربیع الاوّل شریف کے مہینہ میں علی الخصوص بروزِ ولادت باسعادت یعنی بارہویں تاریخ کو خصوصاً محفلِ میلاد میں کثرت کے ساتھ درود پڑھنا چاہیے کیونکہ اِس مہینہ اور تاریخ کو علاقہ ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مبارک سے اور بوقتِ ذِکر اور ادراک اُس چیز کے ذاتِ بابرکات سے اِس کو علاقہ ہو درود شریف پڑھنا مستحب ہے اور یہ طریقہ سلف صالحین اور عُلمائے عاشقین کا ہے۔ (صلوات ناصری)

محبّت وشوق سے کثرت کے ساتھ درود شریف پڑھنے والے آلِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم میں شامل ہو جاتے ہیں

یہ حدیث شریف کا مضمون ہے ''دلائل الخیرات شریف'' کے مضمون میں لکھا جاچُکا ہے لیکن میں اِس مضمون کو دوبارہ یہاں درج کر رہا ہوں تاکہ درود شریف کی فضیلت کی اور وضاحت ہو جائے۔ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی خِدمت میں عرض کی گئی آلِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کون لوگ ہیں جن کی محبّت وتکریم اور اُن کے ساتھ حُسنِ سلوک کا ہمیں حکم دیا گیا ہے۔ فرمایا وہ لوگ جو دِل کے پاک اور وعدہ کے پکّے ہوں جو مجھ پر ایمان لائے اور مخلص بنے۔ عرض کیا گیا اُن کی نشانیاں کیا ہیں؟ فرمایا وہ ترجیح دیتے ہیں میری محبّت کو ہر محبوب کی محبت پر اور اللہ کے ذِکر کے بعد اُن کا دِل میرے ذِکر میں مشغول رہتا ہے۔ اور دوسری روایت میں ہے کہ اُن کی علامت یہ ہے کہ وہ ہر وقت میرا ذکر کرتے رہتے ہیں اور مجھ پر کثرت سے درود بھیجتے ہیں۔ (بحوالہ دلائل الخیرات)

سُبحان اللہ محبّت وشوق سے کثرت کے ساتھ درود شریف پڑھنے کی کتنی بڑی فضیلت ہے اور وہ بندہ آقائے دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم کو کس قدر پسند ہے کہ خواہ وہ کسی بھی قوم و نسب سے تعلق رکھتا ہو وہ آلِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم میں داخل ہو جاتا ہے۔ یہ کتنی ہی بڑی فضیلت ہے۔ یہ ایسا ہی ہے جیسا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے خادم کے بارے میں ارشاد فرمایا تھا کہ سلیمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ میرے اہلِ بیت میں سے ہے۔ بس درود وسلام معبودِ برحق کی طرف سے بندوں کے لیے بہت بڑا تحفہ، بہت بڑا اعزاز ہے۔ (مؤلف)

پیر کے دن درود شریف پڑھنے کی فضیلت

پیر یعنی سوموار کے دن اور رات کو بھی کثرت کے ساتھ درود شریف پڑھنے کی بڑی فضیلت ہے جیسا کہ جمعہ کے دِن اس لیے کہ پیر کے دِن بندوں کے اعمال اللہ تعالیٰ کے دربار میں پیش کیے جاتے ہیں۔ اِسی لیے حضور سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم پیر کے دن اکثر روزہ رکھا کرتے تھے اور فرماتے پنجشنبہ اور اِس دن میں بندوں کے اعمال اللہ تعالیٰ کے دربار میں پیش ہوتے ہیں۔ میں دوست رکھتا ہوں (اِس بات کو) کہ اعمال میرے پیش ہوں اس حال میں کہ میں روزہ دار ہوں اور اِسی دن آپ صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے، اِسی دن نبوّت ملی، اِسی دن مکّہ معظّمہ سے مدینہ طیّبہ کو ہجرت کی اور اِس دن مدینہ پاک پہنچے اور اِسی دن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج ہوئی اور اِسی دن حجرِ اسود اُٹھا اور اِسی دن دنیا سے رحلت فرمائی اور اِسی دن حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے بھی انتقال فرمایا اور اِسی دن ابولہب کے عذابِ قبر میں بھی تخفیف ہوتی ہے بسبب خوش ہونے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت کے اور اپنی لونڈی ثویبہ کو آزاد کرنے کے اور انہی ثویبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہی محبوب رَبّ العالمین صلی اللہ علیہ وسلم کو بچپن میں دودھ بھی پلایا جیسا کہ احیاالعلوم، مواہب الدّنیہ اور شرح شفا میں مذکور ہے۔ (صلوٰت ناصری)

اے سوختۂ جاں کیا پھونک دیا میرے دل میں
ہے شُعلۂ زن آگ کا دریا میرے دل میں

اَنبیائے کرام علیہ السّلام کو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھنے کا حکم

حضرت آدم علیہ السّلام کے نِکاح میں مہر دُرود پاک تھا

حضرت شیخ عبدالحق دہلویؒ نے مدارج النبواۃ میں لکھا ہے کہ جب حضرت حوّا علیہ السّلام پیدا ہوئیں تو حضرت آدم علیہ السّلام نے ان پر ہاتھ بڑھانا چاہا۔ ملائکہ نے کہا صبر کرو جب تک نکاح نہ ہو جائے اور مہر ادا نہ کردو۔ اُنہوں نے کہا مہر کیا ہے؟ فرشتوں نے کہا رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم پر تین مرتبہ درودِ پاک پڑھنا۔ (فضائل درود شریف مولٰنا محمد زکریاؒ)

اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السّلام کو اپنی قُربت حاصل کرنے کے لیے درود شریف کا وظیفہ دیا

حضرت موسیٰ علیہ السّلام کی طرف اللہ تعالیٰ نے وحی بھیجی۔ فرمایا اے میرے پیارے کلیم! اگر دُنیا میں میری حمد کرنے والے نہ ہوتے تو میں بارش کا ایک قطرہ بھی آسمان سے نازل نہ کرتا اور نہ ہی زمین سے ایک دانہ تک پیدا ہوتا اور بھی بہت سی چیزیں ذکر فرمائیں اور یہاں تک فرمایا کہ اے میرے پیارے نبی! کیا آپ چاہتے ہیں کہ میرا قرب آپ کو نصیب ہو جیسے کہ آپ کے کلام کو آپ کی زبان کے ساتھ قرب ہے اور جیسے کہ آپ کے دِل کے خطرات کو آپ کے دِل کے ساتھ قرب ہے اور جیسا کہ آپ کی جان کو آپ کے جسم کے ساتھ قرب ہے اور جیسا کہ آپ کی نظر کو آپ کی آنکھ کے ساتھ قرب ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السّلام نے عرض کی ہاں یا اللہ میں ایسا قرب چاہتا ہوں تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا اگر تُو یہ چاہتا ہے تو میرے حبیب محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر درود پاک کی کثرت کرو۔ (القول البدیع، ص:۱۳۶؛ سعادۃ الدّارین، ص:۸۷؛ معارج النبواۃ، ص:۳۰۸/۱؛ مقاصد السالکین، ص:۵۴)

حضور سیّد المرسلین خاتم النّبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود شریف پڑھنے کی فضیلت کا بیان

بزرگانِ دین کے اقوال وواقعات

عِنْدَ ذِکْرِ الصَّالِحِیْنَ تَنْزِلُ الرَّحْمَۃُ (حدیث شریف بحوالہ کیمیائے سعادت)

نزولِ رحمت کا یہ سبب ہے کہ بزرگوں کا حال سُن کر دین کی رغبت پیدا ہوتی ہے

درود شریف کے فوائد و برکات کے بارے میں بزرگانِ دین کے اقوال وواقعات شمار وانداز ہ سے باہر ہیں۔ اِس لیے اُن سب کو احاطۂ تحریر میں لانا تو بہت مشکل ہے۔ گذشتہ چودہ سو سال سے تقریباً یہ سلسلہ جاری ہے بلکہ اس سے بھی زیادہ اور اِنشاء اللہ قیامت تک جاری ہی رہے گا اور مخلوقِ خدا درود وسلام کے فیوض و برکات سے فائدہ اُٹھاتی رہے گی۔ بس چند ایک ہدیۂ ناظرین کرتا ہوں، اللہ تعالیٰ قبول فرمائے اور ہمیں عمل کی توفیق بخشے۔ آمین۔

حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول مبارک

حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پاک پڑھنا گناہوں کو یُوں مٹا دیتا ہے جیسے کہ پانی آگ کو بجھا دیتا ہے اور حضور علیہ الصّلوٰۃ والسّلام پر سلام بھیجنا اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے غلام آزاد کرنے سے افضل ہے اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ محبّت کرنا اللہ کی راہ میں تلوار چلانے اور جانیں قربان کرنے سے اَفضل ہے۔ (سعادۃ الدّارین، ص: ۸۸؛ القول البدیع، ص: ۱۲)

حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول مبارک

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں دعا آسمان و زمین کے درمیان لٹکی رہتی ہے۔ ذرا بھی نہیں چڑھتی جب تک تُو اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود نہ بھیجے۔ (ترمذی)

حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا واقعہ

حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آیا تو آپ نے کہا مرحباً اے بھائی! میں نے رات عالمِ رویا میں رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی ہے۔ مجھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی کا ڈول دیا۔ میں نے اُس سے سیر ہو کر پیا ہے جس کی ٹھنڈک ابھی تک میں محسوس کر رہا ہوں۔ میں نے پوچھا حضرت آپ پر یہ عنایت کس وجہ سے ہے۔ فرمایا کثرت درود پاک کی وجہ سے۔ (سعادۃ الدّارین،ص: ۱۳۴)

حضرت سیّدنا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا واقعہ

ایک مرتبہ چند کافر اپنی جگہ بیٹھے تھے۔ ایک سائل آیا اور اُس نے اِن سے کچھ سوال کیا۔ اُنہوں نے تمسخر کے طور پر کہہ دیا تم علی (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کے پاس جاؤ وہ تمہیں کچھ دیں گے۔ سائل جب حضرت سیّدنا مولا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آیا اور اُس نے کہا لِللّٰہ! کچھ دیجیے، تنگدست ہوں۔ آپ کے پاس اُس وقت کوئی چیز نہ تھی لیکن فراست سے جان گئے کہ کافروں نے تمسخر کے لیے اِسے بھیجا ہے۔ آپؓ نے دس بار درود پاک پڑھ کر سائل کی ہتھیلی پر پھونک مار کر فرمایا ہتھیلی کو بند کر لو اور وہاں جا کر کھولنا۔ جب سائل کافروں کے پاس آیا تو اُنہوں نے پوچھا تجھے کیا مِلا ہے۔ اِس نے مُٹھی کھولی تو سونے کے دیناروں سے بھری ہوئی تھی۔ یہ دیکھ کر کئی کافر مسلمان ہو گئے۔ (راحت القلوب ملفوظات بابا فرید گنج شکرؒ)

صدیقؓ عکس حُسنِ کمالِ مُحمدؐ است — فاروقؓ ظِلِ جاہ و جلالِ محمدؐ است
عثمانؓ ضیائے شمع جمالِ مُحمدؐ است — حیدرؓ بہارِ باغ خصالِ محمدؐ است
اِسلام ما اطاعت خُلفائے راشدینؓ — ایماں ما مُحبت آلِ مُحمدؐ است

حضرت سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ روزِ قیامت اللہ تعالیٰ کے حکم سے حضرت ابوالبشر آدم علیہ السّلام عرشِ الٰہی کے پاس سبز حُلّہ پہن کر تشریف فرما ہوں گے اور یہ دیکھتے ہوں گے کہ میری اولاد کو کس کس کو جنت میں لے جاتے ہیں اور کس کس کو دوزخ لے جاتے ہیں۔ اچانک آدم علیہ السّلام دیکھیں گے کہ سیّدالانبیاء والمرسلین (صلی اللہ علیہ وسلم) کے ایک اُمّتی کو فرشتے دوزخ کی طرف لے جا رہے ہیں۔ حضرت آدم علیہ السّلام یہ دیکھ کر ندا دیں گے اے اللہ تعالیٰ کے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ کے ایک اُمّتی کو ملائکہ کرام دوزخ لے جا رہے ہیں۔ سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم

فرماتے ہیں یہ سُن کر میں اپنا تہبند مضبوط پکڑ کر فرشتوں کے پیچھے دوڑوں گا اور کہوں گا اے ربّ تعالیٰ کے فرشتو ٹھہر جاؤ۔ فرشتے یہ سُن کر عرض کریں گے یا حبیب اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) ہم فرشتے ہیں اور ہم اللہ تعالیٰ کی حکم عدولی نہیں کر سکتے اور ہم وہ کام کرتے ہیں جس کا دربارِ الٰہی سے ہمیں حکم ہوتا ہے یہ سُن کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ریش مبارک پکڑ کر دربارِ الٰہی میں عرض کریں گے اے میرے ربّ کریم کیا تیرا میرے ساتھ وعدہ نہیں ہے۔ کہ تجھے تیری اُمت کے بارے میں رُسوا نہیں کروں گا تو عرشِ الٰہی سے حکم آئے گا اے فرشتو! میرے حبیب کی اطاعت کرو اور اِس بندے کو واپس میزان پر لے چلو! فرشتے اُس کو فوراً واپس میزان کے پاس لے جائیں گے اور جب اِس کے اعمال کا وزن کریں گے تو میں اپنی جیب سے نُور کا سفید کاغذ نکالوں گا جس پر درود شریف لکھا ہوگا اور بسم اللہ شریف پڑھ کر نیکیوں کے پکڑے میں رکھ دُوں گا تو اُس کا نیکیوں والا پلڑا بھاری ہو جائے گا اچانک ایک شور برپا ہوگا کامیاب ہو گیا، کامیاب ہو گیا اِس کو جنت میں لے جاؤ جب فرشتے اُس کو جنت کو لے جاتے ہوں گے تو وہ کہے گا اے میرے رب کے فرشتو ٹھہرو اِس بزرگ سے کچھ عرض کر لوں۔ تب وہ عرض کرے گا میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، آپ کا کیسا نُورانی چہرہ ہے اور آپ کا خُلق کتنا عظیم ہے۔ آپ نے میرے آنسوؤں پر رحم کھایا اور میری لغزشوں کو معاف فرمایا۔ آپ کون ہیں۔ فرمائیں گے میں تیرا نبی محمد مصطفےٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) ہوں اور یہ درود تھا جو تُو نے مجھ پر پڑھا ہوا تھا۔ وہ میں نے تیرے آج کے دن کے لیے محفوظ رکھا ہوا تھا ''صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَی النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الْکَرِیْمِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ۔'' (القول البدیع ص: ۱۲۳؛ معارج النبوۃ ص: ۳۰۳)

سیّدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد مبارک

حضرت سیّدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت زید بن وحب سے فرمایا جب جمعہ کا دن آئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ہزار مرتبہ درود پاک پڑھنا ترک نہ کرو۔ (القول البدیع ص: ۱۹۰؛ سعادۃ الدّارین ص: ۸۸)

سیّدنا حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد مبارک

حضرت سیّدنا حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فرمان ہے کہ درود شریف پڑھنا درود پاک پڑھنے والے کو اور اُس کی اولاد کو اور اولاد کی اولاد کو رنگ دیتا ہے۔ (سعادۃ الدّارین ص: ۸۹)

حضرت امام اِبن القیّم رحمۃ اللہ علیہ کا جَذّبُ الُقلُوب بیان

آپؒ جنوبی دمشق میں واقع ایک گاؤں کے ایک معروف علمی گھرانہ میں ۷ صفر ۶۹۱ھ کو پیدا ہوئے۔ آپ ساٹھ سے زائد کتابوں کے مصنّف ہیں۔ آپ بہت ہی عبادت گذار اور شب زندہ دار تھے۔ قاضی بُرھان الدین زرعیؒ فرماتے ہیں آسمان کے نیچے ان سے بڑا اور کوئی عالم نہ تھا۔ آپؒ فرماتے ہیں محبتِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایمان کا ایک ایسا لازمی جُز ہے جس کے بغیر اس کی تکمیل نہیں ہوتی اور درود شریف اِس محبّتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو دل میں قائم و دائم رکھنے اور اس میں مسلسل اضافہ کرنے کا ذریعہ ہے۔ اس لیے کہ درود کی کثرت کے ذریعہ بندہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذِکر و تذکرہ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے محاسن و مکارم کا اپنے دِل میں جس قدر استحضار کرے گا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے اس کی بے پایاں محبّت میں اتنا ہی اضافہ ہوتا رہے گا۔ حتیٰ کہ محبتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم اِس کے پورے صفحۂ دِل پر اَنمِٹ نقوش کی طرح ثبت ہو جائے گی۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ محبت کے لیے محبوب کے دیدار سے زیادہ لذّت آفریں چیز کوئی نہیں ہوتی اور کسی سے محبّت ہو جانے کے بعد محبوب کے محاسن و خوبیوں کے استحضار کے علاوہ اور کسی چیز کی طرف دِل مائل نہیں ہوتا۔

قلبِ انسانی اگر حقیقتاً محبّت و وارفتگی کی اِس کیفیت سے دوچار ہو جائے تو پھر زبان پر بھی محبوب کی حمد و ثناء اور اس کے محاسن کا تذکرہ بے اختیارانہ جاری ہو جاتا ہے اور محبّت میں کمی یا زیادتی کے سبب ذِکر و تذکرہ اور ذہنی میلان میں بھی کمی یا زیادتی ہوتی رہتی ہے۔ انسانی حساسات اِن حقائق کے گواہ ہیں۔ درود ہدایت کا سبب اور دِلوں کو زندہ رکھنے کا ذریعہ ہے۔ اِس لیے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر بکثرت درود بھیجنے کی وجہ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبّت دِل میں جاگزیں ہوگی جس کی وجہ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اوامر کا استحضار بھی دِل میں رہے گا اور اِن کی طرف سے اعراض یا شک کی گنجائش باقی نہ رہے گی۔ اس طرح بندہ اس بات پر قادر ہوگا کہ وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ان اوامر سے جو سراسر خیر و فلاح کے ضامن ہیں رہنمائی اور روشنی حاصل کرتا رہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اِن اوامر کے تبیّن بصیرت و معرفت میں اضافہ کے بقدر آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے کے عمل میں بھی اضافہ ہوتا رہے گا اس کے علاوہ درود پڑھنے والے کا نام اللہ کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیش کیا جاتا ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے رُوبرو اِس کا ذِکرِ خیر بھی ہوتا ہے جو سعادت و خوش نصیبی کی بات ہے۔ درود پڑھنے کی وجہ سے بندہ اللہ تعالیٰ کی جانب سے بہترین تعریف و توصیف کا مستحق بن جاتا ہے۔ اس لیے کہ اپنے درود کے ذریعے وہ اللہ تعالیٰ کے آخری نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اعزاز و کرام اور تعریف و توصیف کا طالب ہوتا ہے اور یہ اُصول ہے کہ حُسنِ عمل کا بدلہ اِسی عمل کی جنس سے عطا کیا جاتا ہے۔ اِس لیے درود پڑھنے والے کے لیے اللہ تعالیٰ کی جانب سے اعزاز و کرام اور تعریف و توصیف ہو جاتی ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے کی حیثیت دعا کی ہے اور وہ اپنے رب سے سوال کرتا ہے کہ وہ اپنے خلیل و حبیب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف و توصیف و عزّت افزائی و اکرام میں اضافہ کرے۔ اِس میں کوئی شک نہیں کہ اللہ تعالیٰ اور

اِس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم دونوں کو بندہ کا یہ عمل پسند ہے کہ وہ اپنی حاجتوں کی تکمیل کے سوال پر اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے رحمت و اکرام کے سوال کو ترجیح دے بلکہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بندہ کا یہ پسندیدہ ترین عمل اور انتہائی ترجیح یافتہ سوال ہے۔ اِس لیے کہ اِس نے اپنے اِس سوال کے ذریعہ اپنے مطلوب و مقصود پر اپنے رَبّ اور اِس کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے مطلوب کو ترجیح دی تو گویا اس نے اللہ تعالیٰ اور اس کی پسند کو ہر اِک چیز پر ترجیح دی اور اِس صورت میں بندہ اس انتہائی نیک و مقبول عمل کے بدلہ میں اللہ تعالیٰ کی جانب سے ویسے ہی انعام و اکرام اور محبت و عنایت کا مستحق ہوجاتا ہے۔ اس لیے کہ جو تمام چیزوں پر اللہ تعالیٰ کی ذات کو ترجیح دیتا ہے تو اللہ تعالیٰ بھی ہر چیز پر اس کو ترجیح دیتا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود اللہ تعالیٰ کے ذِکر و شُکر کو بھی شامِل ہے اور اس بات کو بھی شامل ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ساری انسانیت بالخصوص اُمّتِ محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے اپنے آخری رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث کر کے جو انعام و اِکرام کیا ہے اِس کی حقیقت سے درود پڑھنے والا آگاہ ہے۔ اِسی طرح درود کے ذریعہ رَبّ کائنات اور اس کے آخری رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا بابرکت ذکر ہوتا ہے اور اِس کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ سے دعا کی جاتی ہے کہ وہ اپنے آخری نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اِن کے شایانِ شان مقام و مرتبہ اور انعام و اکرام سے نوازے اور اِس درود کے ذریعہ بندہ کو رَبِّ کائنات اور اِس کے اسماء و صفات کی معرفت بھی حاصل ہوتی ہے اور یہ حقیقت بھی معلوم ہوجاتی ہے کہ اِس نے درود پڑھنے کی توفیق عطا کر کے اپنی خوشنودی کے راستہ کی طرف رہنمائی کر دی ہے اس سے یہ آگاہی بھی حاصل ہوتی ہے کہ ہمارا آخری انجام کیا ہوگا؟ گویا درود ایمان بِاللہ کے مختلف پہلوؤں کو محیط ہے کیونکہ درود پڑھنے سے یہ لازم آتا ہے کہ بندہ نے اپنے اس رَبّ کے وجود کا اِقرار کیا جو تن تنہا پکارے جانے کا مُستحق ہے۔ اِسی طرح اِس کے علم، قوّتِ سمع، اِس کی قُدرت و ارادہ، اِس کی زندگی اور کلام رسول کو مبعوث کرنے اور اپنی مختلف خبروں سے اِس کی تصدیق کرنے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے اِس کے کمال محبّت و عنایت وغیرہ تمام حقائق کا ادراک لازم آتا ہے اور اِس میں کوئی شک و شبہ کی گنجائش نہیں کہ یہ تمام چیزیں اصولِ ایمان میں داخل ہیں اور درود پڑھنے والا اپنے اِس عمل کے ذریعہ اِن حقائق کے ادراک کی تصدیق کرتا ہے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کو ظاہر کرتا ہے جو بے حد فضیلت والا عمل ہے۔ (بحوالہ کتاب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام، ترجمہ جلأ الافھام فی الصلوٰۃ و السّلام)

حضرت علّامہ شمس الدّین سخاوی رحمۃ اللہ علیہ

علّامہ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں بابِ ثانی درود شریف کے ثواب میں اللہ جَلّ شانہٗ کا بندہ پر درود بھیجنا، اس کے فرشتوں کا درود بھیجنا اور حضور اقدس سیّد الکونین صلی اللہ علیہ وسلم کا خود اِس پر درود بھیجنا اور درود پڑھنے والوں کی خطاؤں کا کفّارہ ہونا اور اِن کے اعمال کو پاکیزہ بنا دینا اور اِن کے درجات کا بلند ہونا اور گناہوں کا معاف ہونا اور خود درود کا مغفرت طلب کرنا درود پڑھنے

والے کے لیے اور اِس کے نامۂ اعمال میں ایک قیراط کے برابر ثواب لکھا جانا اور قیراط بھی وہ جو اُحد پہاڑ کے برابر ہو اور اس کے اعمال کا بہت بڑی ترازو میں تُلنا اور جو شخص اپنی ساری دعاؤں کو درود بنا دے اِس کے دُنیا و آخرت کے سارے کاموں کی کفایت اور خطاؤں کا مٹا دینا اور اِس کے ثواب کا غلاموں کے آزاد کرنے سے زیادہ ہونا اور اس کی وجہ سے خطرات سے نجات پانا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا قیامت کے دن اِس کے لیے گواہ و شاہد بننا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کا واجب ہونا اور اللہ کی رضا اور اُس کی رحمت کا نازل ہونا اور اس کی ناراضگی سے امن کا حاصل ہونا اور قیامت کے دن عرش کے سایہ میں داخل ہونا اور اعمال کے تُلنے کے وقت نیک اعمال کے پلڑے کا جُھکنا اور حوضِ کوثر پر حاضری کا نصیب ہونا اور قیامت کے دن کی پیاس سے امن نصیب ہونا اور جہنم کی آگ سے خلاصی کا نصیب ہونا اور پُلِ صراط پر سے سہولت سے گذر جانا اور مَرنے سے پہلے اپنا مقرب ٹھکانہ جنت میں دیکھ لینا اور جنت میں بہت ساری بیبیوں کا مِلنا اور اِس کے ثواب کا بیس جہادوں سے زیادہ ہونا اور نادار کے لیے صدقہ کے قائم مقام ہونا اور درود شریف زکوۃ ہے۔ طہارت ہے اِس کی وجہ سے مال میں برکت ہوتی ہے اور اِس کی وجہ سے سو حاجتیں بلکہ اس سے بھی زیادہ پوری ہوتی ہیں اور عبادت تو ہے ہی اور اعمال میں اللہ کے نزدیک سب سے محبوب ہے اور مجالس کے لیے زینت ہے اور فُقر اور تنگی معیشت کو دُور کرتا ہے اور اِس کی وجہ سے اسبابِ خیر تلاش کیے جاتے ہیں اور یہ کہ درود پڑھنے والا قیامت کے روز حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے سب سے زیادہ قریب ہوگا اور اِس کی برکات سے خود درود پڑھنے والا اور اُس کے بیٹے اور پوتے منتفع ہوتے ہیں اور وہ بھی منتفع ہوتا ہے درود شریف کا ثواب جس کو ایصال کیا جائے اور اللہ و رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں تقرّب حاصل ہوتا ہے اور وہ بیشک نُور ہے اور دُشمنوں پر غلبہ حاصل کرنے کا ذریعہ ہے اور دِلوں کو نفاق اور زنگ سے پاک کرتا ہے اور لوگوں کے دِلوں میں محبّت پیدا ہونے کا ذریعہ ہے اور خواب میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کا ذریعہ ہے اور اس کا پڑھنے والا اِس چیز سے محفوظ رہتا ہے کہ لوگ اِس کی غیبت کریں۔ درود شریف بہت بابرکت اعمال میں سے ہے اور افضل ترین اعمال میں سے ہے اور دین و دنیا میں سب سے زیادہ نفع دینے والا عمل ہے اور اس کے علاوہ بہت سے ثواب جو سمجھدار کے لیے اس میں رَغبت پیدا کرنے والے ہیں ایسا سمجھدار جو اعمال کے ذخیروں کو جمع کرنے پر حریص ہو اور ذخائرِ اعمال کے ثمرات حاصل کرنا چاہتا ہو۔ علّامہ سخاویؒ لکھتے ہیں کہ اِن احادیث میں اس عبادت کی شرافت پر بین دلیل ہے کہ اللہ جلّ شانہٗ کا درود درود پڑھنے والے پر المفاعف (یعنی دس گنا) ہوتا ہے اور اِس کی نیکیوں میں اضافہ ہوتا ہے اور گناہوں کا کفّارہ ہوتا ہے۔ درجات بلند ہوتے ہیں۔ پس جتنا بھی ہوسکتا ہو سیّد السّادات اور معدنِ السّادات صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پاک کی کثرت کیا کرو۔ اس لیے کہ یہ وسیلہ ہے مسرات کے حصول کا اور ذریعہ ہے بہترین عطاؤں کا اور ذریعہ ہے۔ مضرات سے حفاظت کا اور تیرے ہر اُس درود کے بدلہ میں تُو جو پڑھے دس درود ہیں جبار الارضین والسموٰت کی طرف سے اور درود ہے اِس کے ملائکہ کی طرف سے وغیرہ اور ایک جگہ اقلیشی کا یہ قول نقل کرتے ہیں کہ کونسا وسیلہ زیادہ شفاعت والا ہوسکتا ہے اور کونسا عمل زیادہ نفع والا ہوسکتا ہے۔ اس ذاتِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پر درود

پڑھنے کے مقابلہ میں جس پر اللہ جلّ شانہٗ درود بھیجتے ہیں اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں اور اللہ جلّ شانہٗ نے اس کو اپنی قربت کے ساتھ مخصوص فرمایا ہے۔ یہ بہت بڑا نُور ہے اور ایسی تجارت ہے جس میں گھاٹا نہیں۔ یہ اولیائے کرام کا صبح و شام کا مستقل معمول رہا ہے۔ پس جہاں تک ہو سکے درود شریف پر جمار ہا کر۔ اس سے اپنی گمراہی سے نکل آئے گا اور تیرے اعمال صاف ستھرے ہو جائیں گے۔ تیری اُمیدیں برآئیں گی۔ تیرا قلب منوّر ہو جائے گا۔ اللہ جلّ شانہٗ کی رضا حاصل ہو گی۔ قیامت کے سخت ترین دہشت ناک دِن میں اَمن نصیب ہو گا۔ (فضائل درود شریف مولٰنا محمد زکریاؒ)

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَآئِمًا اَبَدًا عَلٰى حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ۔

علّامہ سخاویؒ فرماتے ہیں کہ درود شریف چونکہ اللہ کے ذِکر پر اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم پر مشتمل ہے تو حقیقت میں یہ ایسا ہی ہے جیسا دوسری حدیث میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد مبارک نقل کیا گیا ہے کہ جس کو میرا ذِکر دُعا مانگنے میں مانع ہو یعنی کثرتِ ذِکر کی وجہ سے دعا کا وقت نہ مِلے تو اِس کو دعا مانگنے والوں سے زیادہ دُوں گا۔ (فضائل درود شریف مولٰنا محمد زکریاؒ)

حضرت شیخ سیّد عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت شیخ سیّد عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اے ایمان والو تم مسجدوں اور اللہ تعالیٰ کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پاک کو لازم کر لو۔ (الفتح الرّبانی ص:۱۲)

سیّدنا حضرت امام شعرانی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت امام شعرانی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اے بھائی اللہ تعالیٰ تک پہنچنے کے راستوں میں قریب تر راستہ ہے رسولِ کریم شفیعِ اعظم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پاک پڑھنا لہٰذا جو شخص سیّد دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی درود پاک والی خاص خِدمت نہ کر سکے اور اللہ تعالیٰ تک پہنچنے کا ارادہ کرے تو محال کا طالب ہے۔ یعنی یہ ناممکن ہے ایسے شخص کو حجابِ حضرت اَندر داخل نہیں ہونے دے گا اور ایسا شخص جاہل ہے اِسے دربارِ الٰہی کا پتہ ہی نہیں۔ (اَفضل الصلوٰت ص:۳۱)

حضرت خواجہ عطا اللہ رحمۃ اللہ علیہ

فرمایا جو شخص نفل نماز روزہ نہیں کر سکتا تو اسے چاہیے کہ کثرت سے اللہ تعالیٰ کا ذِکر کرے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر کثرت

سے درود پاک پڑھے کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جوکوئی مجھ پر ایک بار درود پاک پڑھے اِس پر اللہ تعالیٰ دس بار درود بھیجتا ہے تو اگر انسان عمر بھر کی نیکیاں بجالائے اور اِدھر ایک بار حبیبِ خدا سیّد الکونین صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھے تو یہ ایک بار کا درود پاک عمر بھر کی نیکیوں سے وزنی ہوگا۔ کیونکہ اے عزیز تُو ان پر درود پڑھے گا اپنی وُسعت کے مطابق اور اللہ تعالیٰ جَلّ شانہٗ تجھ پر رحمت بھیجے گا اپنی شانِ ربوبیت کے مطابق اور یہ اس وقت ہے کہ وہ ایک کے بدلے ایک بھیجے اور اگر وہ ایک کے بدلے دس بھیجے تو کون اندازہ کرسکتا ہے۔ (سعادۃ الدّارین، ص: ۹۳)

حضرت سیّدنا ابوالعباس تیجانی رحمۃ اللہ علیہ

آپؒ نے فرمایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پاک پڑھنا ہر خیر کی چابی ہے۔ غیوب و معارف کی چابی ہے انوار و اِسرار حاصل کرنے کی چابی ہے تو جو شخص اِس سے الگ ہو گیا وہ کٹ گیا اور دھتکارا گیا۔ اِس کو قُربِ الٰہی سے کچھ حصہ نہیں ہے۔ (سعادۃ الدّارین، ص: ۹۲)

حضرت شیخ ابوسلیمان درّانی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت شیخ ابوسلیمان درانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ساری عبادتوں میں مقبول اور مَردود ہونے کا احتمال ہے لیکن حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف تو قبول ہی ہوتا ہے اور بھی بعض صوفیہ سے یہی نقل کیا ہے۔ (فضائل درود شریف، مولٰنا محمد زکریاؒ)

حضرت عارف صاوی رحمۃ اللہ علیہ

آپ نے فرمایا درود پاک اِنسان کو بغیر شیخ (مُرشد) کے اللہ تعالیٰ تک پہنچا دیتا ہے کیونکہ باقی اذکار (اوراد و وظائف) میں شیطان دَخل اندازی کر لیتا ہے اِس لیے مُرشد کے بغیر چارہ نہیں لیکن درودِ پاک میں مُرشد خود سیّدِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں لہٰذا شیطان دَخل اندازی نہیں کرسکتا۔ (سعادۃ الدّارین، ص: ۹۰)

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ فرماتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا معلّم بنا سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم تمہیں زیب و زینت دے کر بارگاہِ الٰہی میں پیش کریں گے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم روحوں میں حکم فرمانے والے مُریدین کے مُربّی مقامِ محبوبیت پر فائز ہونے والوں کے سردار اولیا کے امام اور اِن کے درمیان احوال و مقامات تقسیم کرنے والے ہیں۔ (الفتح الرّبانی)

حضرت علّامہ اسماعیل حقی رحمۃ اللہ علیہ

آپ فرماتے ہیں کہ بزرگانِ دین نے فرمایا ہے کہ توبہ کرنے والے کو چاہیے کہ وہ توبہ کے وقت عاجزی کرے اور حبیبِ خدا صلی اللہ علیہ وَ آلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وسلم پر درود پاک پڑھے کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تو ہر نبی کے اور ولی کے شفیع ہیں اسی لیے حضرت ابو البشر آدم علیہ السّلام نے بوقتِ توبہ اللہ تعالیٰ کے دربار میں اِس کے حبیب حضرت سیّدنا محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کا وسیلہ پیش کیا تھا۔(تفسیر روح البیان،ص:۴۹۵،ج:۳)

حضرت شیخ یُونس رحمۃ اللہ علیہ

حضرت شاہ ولی اللہ محدّث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت شیخ یُونسؒ کو عبدالنبی کے نام سے اِس لیے پکارا جاتا ہے کہ وہ لوگوں کو اُجرت دے کر مسجد میں بٹھاتے اور اُن سے درود شریف پڑھایا کرتے تھے۔(انفاس العارفین)

حضرت خِضر و حضرت الیاس علیہ السّلام

حضرت خِضر و حضرت الیاس علیہ السّلام نے کہا ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مؤمن درود (بکثرت) پڑھتا ہے لوگ اِس سے محبت کرنے لگتے ہیں اگرچہ لوگ اُس سے متنفر ہوں اور لوگ اُس وقت تک محبّت نہیں کر سکتے جب تک کہ اللہ پاک کی نِگاہ میں وہ محبوب نہ ہو جائے۔(القول،ص:۱۲۷)

حضرت امام احمد بن حَنبل رحمۃ اللہ علیہ

حضرت بن مُحمّدؒ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت امام احمد بن حنبلؒ کو خواب میں دیکھا۔ اُنہوں نے مجھ سے فرمایا کاش کہ تُو دیکھتا ہمارا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر کتابوں میں درود لکھنا کیسا ہمارے سامنے روشن اور منوّر ہو رہا ہے۔(بدیع)

حضرت علّامہ فاسی رحمۃ اللہ علیہ

آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے بندوں کے لیے درود پاک کو اپنی رضا اور اپنے قُرب حاصل کرنے کا سبب بنایا ہے۔ لٰہذا جو شخص

جتنا درود زیادہ پڑھے گا اتنا ہی وہ رضا اور قُرب کا حقدار ہوگا اور زیادہ اِس بات کا لائق ہوگا کہ اِس کے سارے کام سرانجام پذیر ہوں اور اِس کے گناہ بخش دیئے جائیں اور اِس کی سیرت پاکیزہ ہو اور اِس کا دل روشن ہو۔ (مطالع المسرات، ص: ۳)

حضرت امام فخر الدّین رازی رحمۃ اللہ علیہ

فرمایا حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پاک پڑھنے کا حکم اِس لیے دیا گیا ہے تاکہ رُوحِ انسانی جو جبلی طور پر ضعیف ہے اللہ تعالیٰ کے انوار کی تجلّیات قبول کرنے کی استعداد حاصل کرلے جس طرح آفتاب کی کرنیں مکان کے روشن دان سے اندر جھانکتی ہیں تو ان سے مکان کے در و دیوار روشن نہیں ہوتے لیکن اگر اِس مکان کے اَندر پانی کا طَشت یا آئینہ رکھ دیا جائے اور آفتاب کی کِرنیں اِس پر پڑیں تو اِس کے عکس سے مکان کی چھت اور دَر و دیوار چمک اُٹھتے ہیں۔ یُوں ہی اُمّت کی روحیں اپنی فِطری کمزوری کی وجہ سے ظُلمت کدہ میں پڑی ہوتی ہیں۔ وہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی رُوحِ انور سے جو کہ سُورج سے بھی زیادہ روشن تر ہے اِس کی نُورانی کِرنوں سے روشنی حاصل کرکے اپنے باطن کو چمکا لیتی ہیں اور یہ استفادہ صِرف درود پاک سے ہوتا ہے اِسی لیے آقائے دو جہاں حضرت سیّدنا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا۔ ''اِنَّ اولی النَّاس بی یوم الْقِیامۃ اَکْثَرُھُمْ عَلَیَّ صلٰوۃً۔'' (معارج النبواۃ، ص: ۳۱۸، ج: ۱)

حضرت شیخ عبدالحق محدّث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

آپ دعا فرماتے ہیں اے اللہ میرے پاس ایسا کوئی عمل نہیں ہے جو کہ تیری بارگاہِ بے کس و پناہ کے لائق ہو۔ میرے سارے عمل، کوتاہیوں اور فسادِ نیّت سے ملوّث ہیں سوائے ایک عمل کے وہ عمل کونسا ہے وہ ہے تیرے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہِ عالی میں کھڑے ہو کر نہایت ہی انکساری، عاجزی اور محتاجی کے ساتھ درود وسلام کا تحفہ پیش کرنا اے میرے ربِّ کریم وہ کونسا مقام ہے جہاں اس درود وسلام کی مجلس کی نسبت زیادہ خیر و برکت اور رحمت کا نزول ہوتا ہوگا۔ اے میرے پروردگار مجھے سچّا یقین ہے کہ یہ (درود وسلام والا) عمل ضرور تیری بارگاہ میں قبول ہوگا۔ اِس عمل کے رَدّ ہو جانے اور رائیگاں ہو جانے کا ہرگز ہرگز کوئی راستہ نہیں ہے۔ کیونکہ جو کوئی اِس (درود وسلام) کے دروازے سے آئے اُسے اُس کے رَدّ ہو جانے کا کوئی خوف نہیں۔ (فیضانِ سنّت)

سیّدی المکرّم حضرت علی خواص رحمۃ اللہ علیہ

فرمایا جس کسی کو کوئی حاجت درپیش ہو تو وہ ہزار مرتبہ پوری توجہ کے ساتھ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پاک پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے دُعا مانگے اِنشاء اللہ حاجت پُوری ہوگی۔ (حجۃ اللہ علی العلمین، ص: ۲۴۴، ج: ۲)

حضرت ابوالحسن بغدادی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت ابوالحسن بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے ابنِ حامد رحمۃ اللہ علیہ کو اُن کی وفات کے بعد عالم رویا میں دیکھا اور دریافت کیا اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا کیا؟ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے بخش دیا اور مجھ پر رحم فرمایا پھر ابوالحسن بغدادی نے کہا مجھے کوئی ایسا عمل بتائیں کہ میں جنتی ہو جاؤں۔ ابنِ حامد نے فرمایا ہزار رکعات نماز نفل ادا کر اور ہر رکعات میں ہزار بار قُل ھُوَ اللہُ اَحَدٌ پڑھ۔ ابوالحسن نے کہا مجھ میں اتنی طاقت نہیں۔ ابنِ حامد نے فرمایا اگر یہ نہیں ہو سکتا تو ہر رات رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر ہزار بار درود پاک پڑھا کرو۔ (القول البدیع، ص: ۱۱۷)

حضرت خواجہ قُطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاءؒ نے فرمایا ایک شخص جن کا نام رئیس تھا اس نے حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکیؒ کے ہاتھ پر بیعت کی۔ اِس نے ایک رات خواب میں دیکھا کہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا روضۂ اقدس ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے مقتدر اصحابی عبداللہ بن مسعودؓ لوگوں کے پیغامات اندر لے جاتے ہیں اور ان کے جوابات لاتے ہیں۔ رئیس نے بتایا کہ میں نے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے کہا وہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمت میں عرض کریں کہ میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی زیارت کرنا چاہتا ہوں واپس آ کر اُنہوں نے کہا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا تم میں یہ اہلیت پیدا نہیں ہوئی کہ تم مجھے دیکھ سکو۔ البتہ جاؤ میرا اسلام بختیار کاکی کو پہنچاؤ اور کہو کہ ہر رات درود کا تحفہ جو تم بھجواتے ہو پہنچ رہا ہے لیکن تین دن سے تحفہ نہیں پہنچ رہا۔ رئیس نے کہا میں بیدار ہوا اور شیخ الِا سلام حضرت قطب الدین بختیار کاکیؒ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی رسالتِ مآب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے آپ کو سلام کہا ہے۔ شیخ قطب الدین یہ سُن کر تعظیماً کھڑے ہو گئے اور کہا سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کیا فرماتے ہیں کہا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ تین راتیں ہو گئیں تحفہ درود نہیں پہنچا۔ حضرت شیخ کی آنکھوں میں آنسو آ گئے فرمایا میں اپنی شادی کی مصروفیات کی وجہ سے درود کا تحفہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمت میں نہ بھیج سکا حضرت شیخ قطب الدین رحمۃ اللہ علیہ ہر روز تین ہزار بار درود شریف پڑھتے اور پھر سوتے تھے۔ (فرمودات خواجہ نظام الدین اولیاءؒ)

پس جب محبت حضرت سیّدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی متمکن ہوجاتی ہے نفس کے اندر تو صُورت آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی عین بصیرت سے دم بھر بھی غائب نہیں ہوتی اور کچھ شک نہیں کہ درود بھیجنا حضرت سیّدنا محمد رسول اللہ حبیب اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وَاصحابِہٖ وسلم پر جب خلوصِ دل سے ہوتو بلند ہوتی ہیں اور چمکتی ہیں روشنیاں ان کے باطن میں پس نفس درود خواں کا ایک آئینہ ہو جاتا ہے واسطے صورت پاک حضرت حبیب اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے کہ وہ صورت اس آئینہ سے غائب نہیں ہوتی اور یہی علمِ حقیقی ہے جس میں کچھ شک نہیں۔ (علامہ فاسیؒ)

غربت وتنگدستی دُور کرنے کے لیے عمل

حضرت سھل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور اِس نے اپنی غریبی، تنگدستی اور معاشی پریشانی کی شکایت کی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسے فرمایا جب تو اپنے گھر میں قدم رکھے تو السّلام وعلیکم کہہ خواہ گھر میں کوئی ہو یا نہ ہو پھر مجھ پر سلام پڑھ پھر ایک دفعہ سورہ اخلاص پڑھ۔ اِس شخص نے ایسا ہی کیا تو اللہ تعالیٰ نے اِس کے رِزق کو فراخ فرما دیا حتیٰ کہ اِس کے پڑوسیوں اور قریبی رشتہ داروں کو بھی اِس سے فیض حاصل ہوا۔ (القول البدیع صفحہ ۱۲۹)

یا الٰہی پڑے جب محشر میں شورِ داردگیر
امن دینے والے پیارے پیشوا کا ساتھ ہو

یا الٰہی نامۂ اعمال جب کُھلنے لگے
عیب پوش خلق، ستّارِ خطا کا ساتھ ہو

درود شریف کے برکات کی چند کرنیں

حضرت خواجہ حَسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کا واقعہ

ایک عورت حضرت حَسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کے پاس آئی اور عرض کی میری لڑکی کا اِنتقال ہوگیا ہے۔ میری یہ تمنّا ہے کہ میں اُسے خواب میں دیکھوں۔ حضرت حَسن بصریؒ نے فرمایا عِشاء کی نماز پڑھ کر چار رکعت نمازِ نفل ادا کر ہر رکعت میں اَلْحَمْدُ شریف کے بعد الھٰکم التکاثر پڑھ اور اس کے بعد لیٹ جا۔ سونے تک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھتی رہ۔ اِس نے ایسا ہی کیا تو لڑکی کو خواب میں دیکھا کہ سخت عذاب میں مُبتلا ہے۔ تارکول کا لباس اِس پر ہے۔ دونوں ہاتھ جکڑے ہوئے ہیں اور اِس کے پاؤں آگ کی زنجیروں میں بندھے ہوئے ہیں۔ میں صبح اُٹھ کر پھر حَسن بصریؒ کے پاس گئی تو آپ نے فرمایا اِس لڑکی کی طرف سے صدقہ کر۔ شاید اللہ تعالیٰ جَلّ شانہٗ اِس کی وجہ سے تیری لڑکی کو معاف فرمادے۔ اگلے دِن حضرت حَسن بصریؒ نے خواب میں دیکھا کہ جنت میں ایک باغ ہے اور ایک اُونچا تخت ہے اور اس پر ایک نہایت حسین وجمیل لڑکی بیٹھی ہے۔ اُس کے سر پر نُور کا ایک تاج ہے۔ وہ کہنے لگی حَسن تم نے مجھے بھی پہچانا۔ میں نے کہا نہیں میں نے تو نہیں پہچانا۔ وہ کہنے لگی میں وہی لڑکی ہوں جس کی ماں کو آپ نے درود شریف پڑھنے کا حکم دیا تھا۔ حضرت حَسن نے کہا تیری ماں نے تو تیرا حال اِس کے برعکس بتایا تھا جو میں دیکھ رہا ہوں۔ اُس نے کہا میری حالت وہی تھی جو ماں نے بیان کی تھی۔ میں نے پوچھا کہ پھر یہ مرتبہ کیسے حاصل ہوگیا؟ اِس نے کہا ہم ستر ہزار آدمی اِسی عذاب میں مبتلا تھے جو ماں نے بیان کیا۔ صُلحا (اولیاء اللہ) میں سے ایک بزرگ کا گذر ہمارے قبرستان میں سے ہوا۔ اُنہوں نے ایک دفعہ درود شریف پڑھ کر اس کا ثواب ہم سب کو پہنچا دیا۔ ان کا درود اللہ تعالیٰ کے ہاں ایسا مقبول ہوا کہ اس کی برکت سے ہم سب عذاب سے آزاد کر دیئے گئے اور اِن بُزرگ کی برکت سے یہ رُتبہ نصیب ہوا۔ (فضائل اعمال، ص: ۱۰۱، مولٰنا محمد زکریاؒ)

حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ اور ایک شخص کا واقعہ

روض الفائق میں ایک قصّہ نقل کیا۔ وہ حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کرتے ہیں کہ میں کعبہ شریف کا طواف کر رہا تھا کہ ایک شخص کو دیکھا کہ وہ ہر قدم پر درود شریف ہی پڑھ رہا ہے اور کوئی چیز تسبیح وتہلیل وغیرہ نہیں پڑھتا۔ میں نے اِس سے پوچھا

کہ اِس کی کیا وجہ ہے تو اُس نے کہا تُو کون ہے؟ تو میں نے کہا میں سفیان ثُوری ہوں۔ تو اُس نے کہا اگر تو اپنے زمانہ کا یکتا نہ ہوتا تو میں نہ بتاتا اور اپنا راز نہ کھولتا۔ پھر اُس نے کہا میں اور میرے والد حج کو جارہے تھے۔ ایک جگہ میرا باپ بیمار ہو گیا میں علاج کا اہتمام کرتا رہا کہ ایک دم اِن کا انتقال ہو گیا اور منہ کالا ہو گیا۔ میں یہ دیکھ کر بہت ہی رنجیدہ ہوا اور اِنَّا لِلّٰہ پڑھی اور کپڑے سے اُن کا مُنہ ڈھک دیا۔ اِتنے میں میری آنکھ لگ گئی۔ خواب میں دیکھا کہ ایک صاحب جن سے زیادہ حسین میں نے کسی کو نہ دیکھا اور اُن سے بہترین خوشبو میں نے کہیں نہ دیکھی۔ تیزی سے قدم بڑھاتے چلے آرہے ہیں۔ اُنھوں نے آکر میرے باپ کے چہرہ سے کپڑا ہٹایا اور اس کے چہرہ پر ہاتھ پھیرا تو چہرہ سفید ہو گیا۔ وہ واپس جانے لگے تو میں نے جلدی سے اُن کا دامن پکڑ لیا اور میں نے کہا اللہ تعالیٰ آپ پر رحم کرے آپ کون ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی وجہ سے میرے باپ پر مسافرت میں احسان فرمایا۔ وہ فرمانے لگے تُو مجھے نہیں پہچانتا۔ میں محمد بن عبداللہ صاحبِ قرآن ہوں (صلی اللہ علیہ وسلم) یہ تیرا باپ بڑا گنہگار تھا لیکن کثرت سے مجھ پر درود بھیجتا تھا اور جب اِس پر یہ مصیبت نازل ہوئی اور اُس کی فریاد کو پہنچا اور میں ہر اُس شخص کی فریاد کو پہنچتا ہوں جو کثرت سے مجھ پر درود بھیجے۔ (فضائل اعمال، ص:۷۹۱؛ سعادۃ الدّارین، ص:۱۲۵؛ نزہۃ النّاظرین، ص:۳۲؛ رونق المجالس، ص:۱۰؛ تنبیہ الغافلین، ص:۱۶۱)

مدارج النبوۃ میں مزید لکھا ہے کہ جب حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ نے یہ واقعہ سُنا تو اپنے شاگردوں کو حکم دیا کہ یہ واقعہ کتابوں میں لکھو اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمّت کو سناؤ تا کہ درود پاک کی برکت سے دُنیا و آخرت کے عذاب سے نجات حاصل کرسکیں۔ (معارج النبوۃ: ص ۳۲۸)

حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ اور ایک جوان کا واقعہ

حافظ ابونعیمؒ حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کرتے ہیں کہ میں ایک دفعہ باہر جارہا تھا۔ ایک نوجوان کو دیکھا کہ جب وہ کوئی قدم اُٹھاتا ہے یا رکھتا ہے تو یُوں کہتا ہے "اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ" میں نے اِس سے پوچھا کہ کیا کسی علمی دلیل سے تیرا یہ عمل ہے (یا محض رائے سے) اُس نے کہا تم کون ہو؟ میں نے کہا سفیان ثوری۔ اِس نے کہا کیا عراق والے سفیان؟ میں نے کہا ہاں! کہنے لگا تجھے اللہ کی معرفت حاصل ہے۔ میں نے کہا وہ رات سے دِن نکالتا ہے اور دِن سے رات نکالتا ہے۔ ماں کے پیٹ میں بچّے کی صورت پیدا کرتا ہے۔ اِس نے کہا کچھ نہیں پہچانا۔ میں نے کہا تو پھر تُو کیسے پہچانتا ہے۔ اِس نے کہا کسی کام کا پختہ ارادہ کرتا ہوں اِس کو فسخ کرنا پڑتا ہے اور کسی کام کے کرنے کی ٹھان لیتا ہوں مگر نہیں کرسکتا۔ اِس سے میں نے جان لیا کہ کوئی دوسری ہستی ہے جو میرے کاموں کو انجام دیتی ہے۔ میں نے پوچھا یہ تیرا درود کیا چیز ہے۔ اس نے کہا میں اپنی ماں کے ساتھ حج کو گیا تھا۔ میری ماں وہیں رہ گئی (یعنی مرگئی) اُس کا منہ کالا ہو گیا اور اُس کا پیٹ پُھول گیا جس سے مجھے اندازہ ہو گیا

کہ کوئی بڑا گناہ ہوا ہے۔ میں نے اللہ تعالیٰ جَلّ شانہٗ کی طرف ہاتھ اُٹھائے تو میں نے دیکھا کہ تہامہ سے (حجاز سے) ایک اَبر آیا۔ اس سے ایک مبارک آدمی ظاہر ہوا۔ اس نے میری ماں کے مُنہ پر ہاتھ پھیرا تو وہ بالکل روشن ہوگیا اور پیٹ پر ہاتھ پھیرا تو وہ ورم بھی جاتا رہا۔ میں نے اُن سے عرض کی کہ آپ کون ہیں کہ میری اور میری ماں کی مصیبت کو دُور کیا۔ اُنہوں نے فرمایا میں تیرا نبی محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہوں۔ میں نے عرض کی مجھے کوئی نصیحت کیجیے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کوئی قدم رکھا کرے یا اُٹھایا کرے تو ''اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ'' پڑھا کر۔ (فضائل درود شریف مولٰنا محمد زکریاؒ)

نوٹ: مذکورہ بالا درود شریف نسائی شریف کی حدیث سے بھی ثابت ہے۔ جو آگے صفحہ پر درج کیا ہے۔

بروایت حضرت شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

ایک سُود خور کا واقعہ

جذب القلوب میں حضرت شاہ عبدالحق دہلویؒ نے لکھا ہے کہ ایک شخص کو لوگوں نے دیکھا وہ سعی وصفا و مروہ طواف خانہ کعبہ اور جملہ مناسکِ حج ادا کرتے ہوئے بجز درود شریف کے کچھ نہیں پڑھتا تھا۔ لوگوں نے اِس کو کہا تم ادعیہ ماثورہ کو ترک کر کے صرف درود شریف پر اِکتفا کرتے ہو۔ اُس نے کہا کہ میں نے عہد کیا ہے کہ درود شریف کے علاوہ اور کسی دعا کو بالکل شریک نہ کروں گا وجہ اُس کی یہ ہے کہ میرے والد کا انتقال ہوا تو اُس کا چہرہ گدھے کی طرح ہوگیا۔ اس سے میں بہت ہی رنجیدہ ہوگیا۔ اِسی غم میں تھا کہ مجھے اُونگھ آ گئی تو خواب میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوئی۔ میں نے والد کے حق میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سفارش کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تیرا باپ سُود خور تھا اور ایسوں کی دُنیا و آخرت میں ایسی ہی سزا ہوتی ہے لیکن چونکہ وہ سونے سے قبل مجھ پر سو مرتبہ درود پڑھ لیتا تھا اِس لیے میری سفارش اللہ پاک نے قبول فرمائی۔ جب میں بیدار ہوا تو اپنے والد کا چہرہ منور پُرنُور چودھویں کے چاند کی طرح پایا۔ غیب سے آواز آئی درود پاک کی برکت سے مغفرت ہوگئی۔

یَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَآئِمًا اَبَدًا

عَلٰی حَبِیْبِكَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّھِمِ

(سبحان اللہ)

متفق علیہ کی حدیث ہے یعنی ایسی مستند حدیث کہ جس پر سب کا اتفاق ہو کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ایک شخص اپنے ہاتھ آسمان کی طرف اُٹھا کر کہتا ہے کہ اے رَبّ (دعا مانگتا ہے) جبکہ اِس کا کھانا پینا، لباس غذا سب حرام ہیں تو اس کی دعا کیسے قبول ہو۔ (متفق علیہ) لیکن دیکھیے غور و فکر کیجیے کہ درود شریف کس قدر افضل و اعلیٰ ہے کہ یہ وظیفہ کرنے والا حرام خور، سُود خور

یعنی نجسِ حرام کھانے والے کا درود شریف بھی بارگاہِ الٰہی سے رد نہیں ہوا بلکہ قبول ہوگیا اور آقائے دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس کے لیے دعا فرمائی اور اُس کی مغفرت بھی ہوئی۔ سبحان اللہ۔ یعنی حرام خور کی نماز، روزہ، حج وزکوٰۃ، صدقہ وخیرات تو قبول نہیں ہوتے لیکن درود وسلام قبول ہوجاتا ہے۔ (مؤلف)

حضرت ابو حفص حدّاد رحمۃ اللہ علیہ کا واقعہ

کتاب مصباح انظلام میں ہے کہ حضرت ابو حفص حدّاد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں مدینہ منوّرہ حاضر ہوا۔ ایک وقت ایسا آیا کہ کھانے کو کچھ نہ تھا۔ بھوک انتہا کو پہنچ چکی تھی۔ یُوں ہی پندرہ دِن گذر گئے جب میں زیادہ ہی نڈھال ہوگیا تو میں نے اَپنا پیٹ روضۂ اقدس سے لگادیا اور کثرت سے درود پاک پڑھا اور عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے مہمان کو کچھ کھلایئے۔ بھوک نے نڈھال کر دیا ہے۔ وہیں پر اللہ تعالیٰ نے مجھ پر نیند غالب کردی اور سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوا۔ سیّدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسّلام کے دائیں جانب اور حضرت سیّدنا فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ بائیں جانب ہیں اور حضرت سیّدنا حیدرِ کرار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سامنے ہیں۔ مجھے مولا علی شیرِ خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بلایا اور فرمایا اُٹھ سرکار صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے ہیں۔ میں اُٹھا اور دستِ بوسی کی آقائے دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے روٹی عنایت فرمائی۔ میں نے آدھی کھالی تو آنکھ کُھل گئی۔ میں بیدار ہوا تو آدھی روٹی میرے ہاتھ میں تھی۔ (سعادۃ الدّارین، ص: ۱۳۴؛ نزہۃ الناظرین، ص: ۳۳۹)

حضرت شیخ شِبلی رحمۃ اللہ علیہ کا واقعہ

ایک بادشاہ بیمار ہوا۔ بیماری میں چھ ماہ گذر گئے۔ کہیں سے آرام نہ آیا۔ بادشاہ کو پتہ چلا کہ حضرت شیخ شِبلی رحمۃ اللہ علیہ یہاں آئے ہوئے ہیں۔ اُس نے عرض کر بھیجا یہاں تشریف لائیں۔ جب آپ تشریف لائے تو دیکھ کر فرمایا فکر نہ کرو۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے آج ہی آرام ہوجائے گا۔ آپ نے درود پاک پڑھ کر اُس کے جسم پر ہاتھ پھیرا تو اُسی وقت وہ تندرست ہوگیا۔ یہ ساری برکت درود پاک کی ہے۔ (راحت القلوب، ص: ٦١)

حضرت شیخ موسیٰ ضریر رحمۃ اللہ علیہ کا واقعہ

حضرت شیخ موسیٰ ضریر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا میں ایک مرتبہ شور دریا میں بحری جہاز پر سوار ہوا۔ اچانک طوفان آ گیا۔ اقلابیہ کی

آندھی چل گئی اور ایسا طوفان تھا کہ اس کی زد میں آنے والا شاید ہی بچا ہو۔ پریشانی حد سے بڑھ گئی۔ جہاز والے زندگی سے مایوس ہو گئے۔ میری آنکھ لگ گئی، آنکھ سوگئی تو قسمت جاگ اُٹھی۔ میں زیارتِ جمالِ مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم سے سرفراز ہوا۔ اُمّت کے والی صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے ہیں پریشان نہ ہو۔ جہاز کے مسافروں کو کہہ دے کہ وہ ہزار مرتبہ درود نجاتی پڑھیں۔ یہ فرمان سُنتے ہی میری آنکھ کُھل گئی۔ میں نے سب کو کہا گھبراؤ نہیں۔ کوئی فِکر کی بات نہیں۔ سب درود پاک پڑھو۔ ابھی ہم نے تین سو بار ہی پڑھا تھا کہ ہوا تھم گئی، طوفان ختم ہو گیا اور ہم درود پاک کی برکت سے منزلِ مقصود پر پہنچ گئے۔ یہ بیان کر کے حضرت علّامہ شمس الدین سخاوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا حضرت حَسن بن علی اسوانی کا ارشاد ہے کہ جو شخص کسی مہم یا پریشانی اور مصیبت میں ہو وہ اِس درود کو ہزار مرتبہ پڑھے۔ محبّت وشوق سے پڑھے۔ اللہ تعالیٰ اِس کی مصیبت کو ٹال دے گا اور وہ کامیاب ہو گا۔ (القول البدیع ص:۲۱۹۔ نزہۃ الناظرین، ص:۱۳۱)

حضرت بابا فریدالدّین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ

ایک مرتبہ جب حضرت شیخ الاِسلام فرید الدّین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ نے درود پاک کے فضائل بیان فرمائے تو اچانک پانچ درویش حاضر ہوئے۔ سلام عرض کیا آپ نے فرمایا بیٹھ جاؤ۔ وہ بیٹھ گئے اور عرض کی ہم مسافر ہیں اور خانہ کعبہ کی زیارت کو جا رہے ہیں لیکن پاس خرچہ نہیں ہے۔ مہربانی فرمایئے یہ سُن کر حضرت نے مراقبہ کیا اور سر اُٹھا کر کھجور کی چند گھٹلیاں لیں اور کچھ پڑھ کر پھُونکا اور اُن کو دے دیں۔ وہ حیران ہو گئے کہ ہم ان کو کیا کریں گے۔ شیخ الاِسلام قدس سرہٗ نے فرمایا حیران کیوں ہوتے ہو۔ ان کو دیکھو تو سہی جب دیکھا تو وہ سونے کے دینار تھے۔ آخر شیخ بدر الدّین اسحاق رحمۃ اللہ علیہ سے معلوم ہوا کہ حضرت خواجہ نے اِن پر درود پڑھ کر پھُونکا تھا اور وہ گٹھلیاں درود پاک کی برکت سے دینار بن گئے تھے۔ (راحت القلوب، ص:۶۱)

حضرت شیخ اَلقُرّا ابوبکر بن مجاہد رحمۃ اللہ علیہ کا واقعہ

محمد بن فاتک نے بیان کیا ہے کہ ہم شیخ اَلقُرّا ابوبکر بن مجاہد سے پڑھتے تھے۔ ایک دِن ایک شخص آیا جس نے پھَٹی پرانی پگڑی پہن رکھی تھی اور اس کا لباس بھی پھٹا پرانا تھا۔ ہمارے اُستاد اُٹھے اور اُسے اپنی جگہ بٹھا کر خیریت پوچھی۔ اُس آنے والے نے عرض کی آج ہمارے گھر بچّہ پیدا ہوا ہے اور گھر والے مجھ سے گھی وغیرہ کا مطالبہ کرتے ہیں جب کہ میرے پاس کچھ بھی نہیں ہے۔ شیخ ابوبکر بن مجاہد فرماتے ہیں کہ میں پریشانی کے عالم میں رات کو سویا کہ غریبوں کے والی، بے سہاروں کے سہارا، حبیبِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم جلوہ گر ہوئے اور فرمایا یہ کیا پریشانی ہے۔ جاؤ علی بن عیسیٰ وزیر کے ہاں اُسے میرا اسلام کہو اور اُسے مزید کہو

کہ وہ سو دینار تمہیں دے دے۔ اِس کی سچائی کی علامت تم یہ بیان کرنا کہ ہر جمعہ کی رات ہزار (۱۰۰۰) بار تم مجھ پر درود پاک پڑھتے ہو اور گذشتہ شبِ جمعہ سات سو بار تم نے درود پاک پڑھا تھا کہ بادشاہ کی طرف سے تم کو بلاوا آ گیا تھا۔ تم وہاں گئے اور باقی درود پاک آپ نے واپس آ کر پڑھا تھا۔ حضرت شیخ ابو بکر اُٹھے اور اُس شخص کو ساتھ لیا اور وزیر کے گھر پہنچ گئے اور وزیر صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے فرمایا یہ آپ کی طرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے قاصد ہے اور واقعہ سُنایا۔ یہ سُنتے ہی وزیر صاحب فوراً اُٹھے، کھڑے ہو گئے اور اُن کی بڑی تعظیم و توقیر کی اور اُن کو اپنی مسند پر بٹھلایا اور غلام کو حکم دیا کہ وہ دیناروں والی تھیلی لائے۔ وزیر صاحب نے ہزار دینار لا کر آپ کے سامنے رکھ دیئے اور کہا اے شیخ آپ نے سچ فرمایا ہے۔ یہ بھید میرے اور میرے رَبّ کے درمیان تھا۔ پھر وزیر صاحب نے کہا حضرت یہ سو دینار قبول کریں۔ یہ اس بچّے کے باپ کے لیے ہیں اور سو دینار گن کر اور پیش کیے اور کہا یہ اس لیے کہ سچی بشارت لے کر آپ تشریف لائے ہیں اور سو دینار مزید پیش کیے کہ آپ کو یہاں آنے میں تکلیف اُٹھانا پڑی۔ یُوں کرتے کرتے اُنہوں نے ہزار دینار پیش کیے۔ لیکن حضرت شیخ ابو بکر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہم اِتنے ہی لیں گے جتنے ہمیں آقائے دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم نے لینے کو فرمایا ہے۔ (سعادۃ الدارین، ص: ۱۲۳؛ رونق المجالس، ص: ۱۱۱؛ فضائل درود شریف مولٰنا محمد زکریاؒ، ص: ۱۰۳)

حضرت ابو محمّد جزری رحمۃ اللہ علیہ کا واقعہ

حضرت ابو محمّد جزری رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ میرے گھر کے دروازے پر شاہی باز آیا تھا لیکن ہائے میری قسمت کہ میں اسے شکار نہ کر سکا اور چالیس سال گُذرنے کو ہیں میں بہتیرے جال پھینکتا ہوں لیکن وہ باز پھر ہاتھ نہ آیا۔ کسی نے پوچھا وہ کون سا باز تھا تو فرمایا ایک دن میں جب رباط (سرائے) میں تھا نمازِ عصر کے بعد درویش سرائے میں داخل ہوا۔ وہ نو جوان تھا۔ رنگ زَرد، بال بکھرے ہوئے، ننگے پاؤں۔ اُس نے تازہ وضو کیا اور دو رکعت پڑھ کر (منہ) گریباں میں ڈال کر بیٹھ گیا اور درود پاک پڑھنا شروع کر دیا۔ مغرب تک یونہی مشغول رہا۔ نمازِ مغرب کے بعد پھر درود شریف پڑھنے لگا۔ اچانک شاہی پیغام آیا کہ آج سرائے والوں کی بادشاہ کے ہاں دعوت ہے۔ میں اُس درویش کے پاس گیا اور پوچھا کہ تُو بھی ہمارے ساتھ بادشاہ کے ہاں ضیافت پر چلے گا۔ اُس نے کہا مجھے بادشاہوں کے ہاں ضیافت پر جانے کی کوئی ضرورت نہیں ہے لیکن آپ میرے لیے گرم گرم حلوہ لیتے آئیں۔ میں نے اِس کی بات کو پھینک دیا کہ یہ ہمارے ساتھ کیوں نہیں جاتا اور میں نے سوچا یہ بے چارہ نیا نیا اِس راہ پر چلا ہے۔ اِس کو کیا معلوم الحاصل کہ ہم اسے چھوڑ کر چلے گئے اور شاہی مہمان بن گئے۔ وہاں ہم نے کھانا کھایا، نعت خوانی ہوئی، رات کے آخری حصے میں ہم فارغ ہو کر لوٹ آئے۔ جب میں واپس آیا تو دیکھا کہ وہ درویش اُسی طرح درود پاک پڑھنے میں محو ہے۔ میں بھی مصلیٰ بچھا کر بیٹھ گیا لیکن مجھے نیند نے دبا لیا۔ آنکھ لگ گئی تو دیکھتا ہوں کہ ایک جگہ اجتماع ہے اور کوئی

کہہ رہا ہے کہ یہ حبیبِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور یہ ارد گرد انبیائے کرام صلٰوۃ السّلام ہیں ۔ میں آگے بڑھا اور حضور علیہ الصلٰوۃ والسّلام کی بارگاہ میں سلام عرض کیا۔ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے چہرۂ انور دوسری طرف پھیر لیا۔ میں نے دوسری طرف ہو کر سلام عرض کیا تو حضورِ انور صلی اللہ علیہ وسلم نے رُخِ انور دوسری طرف کر لیا۔ کئی بار ایسا ہوا تو میں ڈر گیا اور عرض کی حضور مجھ سے کون سی غلطی ہوئی ہے۔ آپ توجّہ نہیں فرما رہے۔ فرمایا میری اُمّت کے درویش نے تجھ سے ذرا سی خواہش ظاہر کی (حلوہ طلب کیا) لیکن تُو نے اُس کی پرواہ نہ کی۔ یہ سُن کر گھبرا کر میں بیدار ہوا اور ارادہ کیا کہ میں اُس درویش کو معمولی جان کر جیسے نظر انداز کر دیا تھا حالانکہ یہ تو سچّا موتی ہے۔ یہ تو یگانۂ روزگار ہے اور یہ تو وہ ہے جس پر حبیبِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی نظرِ عنایت ہے۔ ضرور کھانا لا کر دُوں گا۔ لیکن جب میں اُس جگہ پہنچا جس جگہ بیٹھ کر وہ درود شریف پڑھ رہا تھا وہ وہاں سے جا چُکا تھا۔ ہائے قسمت کہ شکار ہاتھ سے نکل گیا ہے۔ اچانک میں نے سرائے کی گیٹ بند ہونے کی آہٹ سُنی۔ خیال کیا شاید وہی ہو۔ میں نے جلدی سے نکل کر جھانکا تو وہی جا رہا تھا۔ میں آوازیں دیتا رہا لیکن کون سُنے۔ آخر میں نے آواز دی اے اللہ کے بندے آ میں تجھے کھانا لا کر دُوں۔ یہ سُن کر اُس نے فرمایا ہاں میری ایک روٹی کے لیے ایک لاکھ چوبیس ہزار نبی رسول علیہ الصلٰوۃ والسّلام سفارش کریں تو پھر مجھے روٹی لا کر دے گا۔ مجھے تیری روٹی کی ضرورت نہیں ہے اور وہ مجھے اِس حیرانی میں چھوڑ کر چلا گیا۔ (سعادۃ الدّارین، ص: ۱۳۴)

(یہ مقام و مرتبہ ہے درود شریف کا وظیفہ کرنے والوں کا)

حضرت توکّل شاہ رحمۃ اللہ علیہ کا واقعہ

ایک دن حضرت توکّل شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہمارا ہمیشہ کا معمول تھا کہ ہم عشاء کے وقت درود شریف کی دو تسبیح پڑھ کر سوتے تھے۔ اتفاقاً ایک دن ناغہ ہو گیا۔ ہم نے وضو کرتے ہوئے دیکھا کہ فرشتے بہت ہی خوش الحانی سے رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت پڑھ رہے ہیں۔ تعریف کر رہے ہیں اور اِسی اثناء میں فرشتوں نے یہ بھی کہہ دیا کہ اے وضو کرنے والو! دو تسبیح درود پاک کی پڑھ لیا کرو اور ناغہ نہ کیا کرو۔ (ذکرِ خیر، ص:۱۹۶)

حضرت ابو سعید شعبان قرشی رحمۃ اللہ علیہ کا واقعہ

حضرت ابو سعید شعبان قرشی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا میں مکہ مکرّمہ میں ہجری ۸۱۱ھ میں بیمار ہو گیا۔ یہاں تک کہ موت کے قریب پہنچ گیا تو میں نے وہ قصیدہ جس میں میں نے سرکارِ دو جہاں تاجدارِ مدینہ شفیعِ اعظم صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح لکھی تھی۔ پڑھ کر

جنابِ الٰہی میں فریاد کی اور شفاء طلب کی اور میری زباں درود پاک کے ذِکر سے تر تھی۔ جب صبح ہوئی تو مکّہ مکرّمہ کا ایک باشندہ شہاب الدّین آیا اور کہا کہ آج رات میں نے بڑا اچھا خواب دیکھا ہے کہ میں اپنے گھر سویا ہوا تھا اور اذان کا وقت تھا میں نے دیکھا کہ میں حرم شریف میں بابِ عمرہ کی طرف کھڑا ہوں اور کعبہ مکرّمہ کی زیارت کر رہا ہوں۔ اچانک رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم چل رہے ہیں اور خلقِ خدا محوِّ نظارہ ہے۔ میرے آقا صلی اللہ علیہ وسلم بابِ مدرسہ منصوریہ سے گذر کر بابِ ابراہیم کی طرف تشریف لا کر رباط حوری کے دروازے کے پاس ضیاء حموی کے چبوترے پر تشریف لائے اور تُو اس چبوترے پر بیٹھا تھا۔ تیرے نیچے سبز رنگ کا جائے نماز تھا اور تُو رُکنِ یمانی کی طرف منہ کر کے بیت اللہ شریف کی زیارت کر رہا تھا۔ جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تیرے سامنے تشریف لائے تو اپنے داہنے دَستِ مبارک کی اُنگشت سے اشارہ فرمایا اور دو مرتبہ فرمایا "وعلیک السّلام یا شعبان!" یہ میں اپنے کانوں سے سُن رہا تھا اور اپنی آنکھوں سے دیکھ رہا تھا۔ میں نے شیخ شہاب الدین احمد سے پُوچھا کہ میں اُس وقت کس حال میں تھا تو فرمایا تو اپنے قدموں پر کھڑا عرض کر رہا تھا۔ "یَا سَیِّدِیْ یَا رَسُوْلَ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْكَ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحَابِكَ!" پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم بابِ صفا سے اُوپر کو چڑھ گئے اور تُو اپنے مکان کی طرف لوٹ گیا۔ یہ سُن کر میں نے شیخ شہاب الدین احمد رحمۃ اللہ علیہ سے کہا اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے اور آپ پر احسان کرے۔ اگر میری جان میرے ہاتھ میں ہوتی تو میں آپ کی خدمت میں بطور نذرانہ پیش کرتا۔

(سعادۃ الدّارین، ص: ۱۴۰)

حضرت شیخ اَبوعمران بروعی رحمۃ اللہ علیہ کا واقعہ

شیخ ابوالقاسم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا میرے گھر حضرت شیخ ابوعمران بروعی رحمۃ اللہ علیہ تشریف لائے تو اتفاق سے وہاں حضرت شیخ ابوعلی فراز بھی موجود تھے۔ میں نے دونوں کے لیے کھانا تیار کیا۔ میرے والد ماجد کو زکام کا ایسا عارضہ تھا کہ اِن کا ناک بند رہتا تھا۔ یہ معلوم کر کے شیخ ابوعمران نے شیخ ابوعلی سے کہا آپ ابوالقاسم صاحب کے والد صاحب کی ہتھیلی میں دَم کریں۔ اُنہوں نے میرے والد صاحب کی ہتھیلی میں پھونک لگائی تو اَللہ تعالیٰ کی قسم نہایت تیز خوشبو کستوری جیسی مہکی اور اِس خوشبو سے میرے والد ماجد کے نتھنے پھٹ گئے اور خون رسنے لگا۔ خوشبو سارے گھر میں پھیل گئی۔ یہاں تک کہ ہمارے ہمسایوں تک پہنچ گئی۔ درود شریف کی برکت سے شیخ ابوالقاسم کے باپ کو شفاء نصیب ہوگئی۔ (سعادۃ الدّارین، ص: ۱۴۲) (یعنی آپ نے درود شریف پڑھ کر دم کیا)

حضرت شیخ ابوالحسن بن حارث لیثی رحمۃ اللہ علیہ کا واقعہ

حضرت شیخ ابوالحسن بن حارث لیثی رحمۃ اللہ علیہ جو کہ پابند شرع اور متبعِ سُنّت اور درود پاک کی کثرت کرنے والے تھے۔ فرماتے ہیں کہ مجھ پر گردِش کے دن آ گئے۔ فقر و فاقہ کی نوبت آ گئی اور میرے پاس کوئی چیز نہ تھی کہ بچّوں کو عید کرا سکوں۔ نہ کوئی کپڑا نہ کھانے کو کوئی چیز۔ چاند رات جب ہر طرف خوشیاں تھیں۔ میرے لیے نہایت ہی کرب و پریشانی کی رات تھی۔ رات کی کچھ گھڑیاں گذری ہوں گی کہ کِسی نے میرا دروازہ کھٹکھٹایا (اور یُوں معلوم ہوتا تھا کہ میرے دروازے پر کچھ لوگ ہیں) جب میں نے دروازہ کھولا تو دیکھا کہ کافی لوگ ہیں۔ اُنہوں نے شمعیں اُٹھائی ہوئی ہیں اور اُن میں سے ایک سفید پوش جو اپنے علاقہ کا رئیس تھا وہ آگے آیا ہم حیران رہ گئے کہ اِس وقت یہ کیوں آئے ہیں۔ اُس رئیس نے کہا ہم آپ کو بتائیں کہ ہم کیوں یہاں آئے ہیں۔ آج رات میں سویا تو کیا دیکھتا ہوں کہ شاہِ کونین حضرت سیّدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے ہیں اور مجھے فرمایا ابوالحسن اور اُس کے بچّے بڑی تنگدستی اور فقر و فاقہ کے دِن گذار رہے ہیں۔ تجھے اللہ تعالیٰ نے بہت کچھ دے رکھا ہے۔ جا کر اُس کی خِدمت کر، اُس کے بچّوں کے کپڑے وغیرہ لے جاؤ اور دیگر ضروریات خرچہ وغیرہ تا کہ وہ اچھے طریقہ سے عید کر سکیں اور خوش ہو جائیں۔ لہٰذا یہ سامان عید کے لیے قبول کر لیجیے اور میں درزی بھی ساتھ لایا ہوں جو یہ کھڑے ہیں۔ لہٰذا آپ بچّوں کو بُلائیں تا کہ لباس کی پیمائش کریں تا کہ کپڑے سِل جائیں پھر اس نے درزیوں کو حکم دیا کہ پہلے بچّوں کے کپڑے تیار کریں بعد میں بڑوں کے۔ یہ سب کچھ صبح ہونے سے پہلے پہلے تیار ہو گیا اور سب گھر والوں نے خوشی خوشی سے عید منائی۔ یہ برکتیں سب درود پاک کی ہیں۔ (سعادۃ الدّارین، ص: ۴۸)

حضرت محمد بن سعید بن مطرف رحمۃ اللہ علیہ کا واقعہ

ایک صالح بزُرگ محمد بن سعید بن مطرف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے اوپر لازم کیا ہوا تھا کہ اتنی مقدار درود شریف کی پڑھ کر سویا کروں گا اور روزانہ پڑھتا رہا۔ ایک مرتبہ میں اپنے بالا خانے میں درود شریف پڑھ کر بیٹھا ہوا تھا کہ میری آنکھ لگ گئی۔ اتفاق سے میری بیوی اُسی بالا خانے میں سوئی ہوئی تھی۔ کیا دیکھتا ہوں کہ وہ ذاتِ گرامی جن پر میں درود شریف پڑھتا تھا آقائے دو جہاں رحمت اللعلمین صلی اللہ علیہ وسلم بالا خانے کے دروازے کے اَندر تشریف لے آئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نُور سے بالا خانہ جگمگا اُٹھا۔ پھر سرکار محبوبِ کبریا صاحبِ لولاک صلی اللہ علیہ وسلم میرے قریب تشریف لائے اور فرمایا اے میرے پیارے اُمّتی جس منہ سے تُو درود پاک پڑھا کرتا ہے آ! اور اِس کو میں بوسہ دُوں۔ مجھے یہ خیال کر کے (چہ نسبت خاک را با عالم پاک) شرم آئی تو میں نے اپنا منہ پھیر لیا۔ رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے رُخسار پر بوسہ دیا تو ایسی خوشبو مہکی کہ

جس کے آگے دنیاوی سب خوشبوئیں ہیچ تھیں اور اِس خوشبو کی مہک کی وجہ سے میری بیوی بیدار ہوگئی اور ہم کیا دیکھتے ہیں کہ سارا گھر خوشبو سے مہک رہا ہے بلکہ میرے رُخسار سے آٹھ روز تک خوشبو کی لپٹیں نکلتی رہیں۔(القول البدیع،ص: ۱۳۵؛ سعادۃ الدّارین،ص: ۱۲۳؛جذب القلوب،ص ۲۵۶؛ فضائل درود مولٰنا محمد زکریا)

حضرت مولٰنا فیض الُحسن سہارنپوری رحمۃ اللہ علیہ کا واقعہ

آپ رحمۃ اللہ علیہ درود پاک کثرت کے ساتھ پڑھا کرتے تھے۔خصوصاً جمعہ کی رات جاگ کر درود پاک زیادہ پڑھا کرتے تھے۔جب اِن کا انتقال ہوا تو اِن کے مکان سے ایک مہینہ تک خوشبو کی مہک آتی رہی۔(فضائل درود شریف،ص:۵۶)

حضرت شیخ احمد بن ثابت مغربی رحمۃ اللہ علیہ کا واقعہ

حضرت شیخ احمد بن ثابت مغربی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا میں نے درود پاک کے متعلق جو برکات دیکھی ہیں اُن میں سے ایک یہ کہ میرا ایک دوست فوت ہوگیا تو میں نے اس کے احوال دریافت کیے تو اِس نے کہا اللہ تعالیٰ نے مجھ پر رحم فرمایا اور اَپنے فضل سے عزت و اکرام کیا۔پھر میں نے کہا اے بھائی آپ پر کچھ ہمارا حال بھی ظاہر ہوا ہے یا نہیں۔اُس نے کہا اے بھائی بشارت ہو تجھے کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک تو صدیقوں میں سے ہے۔میں نے پوچھا کس وجہ سے۔تو اُس نے بتایا اِس وجہ سے کہ تُو نے درود پاک کے متعلق کتاب لکھی ہے۔(سعادۃ الدّارین)

دیگر: حضرت شیخ احمد بن ثابت مغربی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا میں نے جو درود پاک کے متعلق فیوض و برکات دیکھے ہیں اُن میں سے ایک یہ ہے کہ ایک دفعہ میں رات کے آخری حصّے میں اُٹھا۔وضو کیا۔نماز تہجد پڑھی اور دیوار کے ساتھ پُشت لگا کر صبح کے انتظار میں (یعنی صبح کی نماز کے انتظار میں) بیٹھ گیا تو مجھے نیند آ گئی۔کیا دیکھتا ہوں کہ کچھ لوگ میرے قریب چل رہے ہیں۔میں بھی اُن کے ساتھ ہولیا اور ایک نوجوان کے پاس پہنچ گیا۔چونکہ وہ میرا ہم عمر تھا اس لیے اُس کے ساتھ مجھے اُنس ہوا تو میں جلدی سے اُس کی طرف گیا تاکہ میں اُس سے پُوچھوں آپ لوگ کون ہیں؟ میں نے اِس سے سوال کیا اے اللہ کے بندے میں تجھ سے اللہ تعالیٰ اور اُس کے حبیب صلی اللہ علیہ وَآلِہٖ وسلم کے نام پر پوچھتا ہوں کہ آپ کس مخلوق سے ہیں۔اُس نے کہا ہم جنّ ہیں اور مسلمان ہیں اور ایک بُزرگ جِنّ ''عابد'' نامی کی زیارت کو جارہے ہیں۔مگر یہ اُس نے پست آواز میں کہا پھر میں نے اپنا سوال دہرایا۔اللہ تعالیٰ کے نام اور ایک لاکھ چوبیس ہزار اَنبیاء علیہ الصّلوٰۃ کے نام پر پوچھتا ہوں کہ آپ کون لوگ ہیں تو اُس نے بلند آواز سے کہا کہ ہم مُسلمان جِنّ ہیں۔اُس کی اس بات کو سَب نے سُن لیا پھر ہم چلتے گئے یہاں تک کہ ایک شہر پہنچ گئے۔

جس کو میں نہیں جانتا تھا۔ میں شہر میں داخل ہوا تو اُس نوجوان ساتھی نے قسم دلا کر کہا کہ میرے گھر چلو تا کہ میری والدہ آپ کی زیارت کرے۔ میں اُس کے ساتھ اُس کے گھر گیا تو اُس نے کہا امّی جان یہ ہے احمد بن ثابت۔ یہ سُن کر اُس کی والدہ نے پوچھا آپ احمد بن ثابت ہیں تو میں نے اُس کو سلام کہا اور کہا آپ لوگوں کو کیسے معلوم ہے کہ میں احمد بن ثابت ہوں۔ اس پر اُس کی والدہ نے بتایا ہم اُس وقت سے تجھے جانتے ہیں جب سے آپ نے درود پاک کے متعلق کتاب لکھنا شروع کی تھی۔ میں نے مزید پوچھا کیا تم کسی وَلی اللہ کو جانتے ہو جس کے ساتھ تم ولیّوں کا معاملہ کرتے ہو تو اُس کی والدہ نے کہا ہم صِرف سیّد محمد سعدیؒ کو جانتے ہیں جو علاقہ عروسی کے باشندے ہیں۔ میں نے کہا سبحان اللہ کیا اللہ تعالیٰ کا ولی صِرف سیّد محمد سعدیؒ ہی ہے تو اُس نے کہا ہم صرف اُس کو جانتے ہیں اوروں کو نہیں جانتے۔ وہ مَرد ہے جو تمہارے نزدیک چُھپا ہوا ہے لیکن ہمارے جِنّوں کے ہاں اُس کی ولایت ظاہر ہے۔ پھر میرے اُس ساتھی نے ہاتھ پکڑا اور اُس اللہ والے کے پاس لے گیا جس کی زیارت کو ہم چلے تھے۔ تو میں نے اُن کو اُونچے مکان میں دیکھا کہ ایک جماعت اُن کے ساتھ ہے اور وہ ذِکر الٰہی میں مشغول ہیں اور حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پاک پڑھ رہے ہیں اور وہ بار بار یُوں عرض کرتے ہیں

ما طلعت شمس وَلا قمر اضوٴمن وجهك يا سيّد البشر

اے انسانوں کے سردار! نہیں چمکا کبھی سُورج نہ چاند

جو آپ کے چہرۂ انور سے زیادہ روشن ہو۔ (صلی اللہ علیہ وسلم)۔

اور جب اُس بزُرگ نے مجھے دیکھا تو اُٹھ کھڑے ہوئے اور میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے سلام کرنے کے بعد مجھے اپنے پاس بٹھلا لیا اور جو لوگ حاضر تھے خاموش ہو گئے۔ وہ بزرگ اپنے ہمنشینوں کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا یہ ہے احمد بن ثابت۔ یہ سُن کر اُن کے ہمنشیں کھڑے ہو گئے اور میرے پاس آ گئے تو اُن بزرگ سے میں نے کہا اے میرے آقا میں اللہ تعالیٰ اور حضرت سیّدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام پر آپ کے ساتھ سوال کرتا ہوں کہ آپ نے مجھے کیسے پہچانا؟ ہوسکتا ہے کہ وہ احمد بن ثابت کوئی اور ہو جس کی تعریف آپ نے اپنے متقدمین سے کی ہے۔ فرمایا نہیں وہ آپ ہی ہیں۔ میں نے دریافت کیا آپ مجھے کب سے جانتے ہیں تو فرمایا جب سے آپ نے درود پاک کے متعلق کتاب لکھنا شروع کی ہے۔ اُس وقت سے ہم آپ کو جانتے ہیں۔ آپ کے لیے بشارت ہے کہ اللہ تعالیٰ کے دربار میں آپ کے لیے خیر بھلائی ہے اور آپ ڈریں نہیں۔ میں نے کہا اے آقا آپ مجھے اللہ تعالیٰ کے لیے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے بتائیں کہ آپ کا نام ونسب کیا ہے۔ فرمایا میرا نام عبداللہ خنجرہ بن مُحمد ہے اور میں شہر واق واق کا رہنے والا ہوں۔ میں یہاں جِنّوں کی ملاقات کے لیے آیا ہوں۔ تب وہ میری طرف متوجہ ہوئے اور وصیت فرمائی کہ درود پاک کی کثرت رکھنا اور فرمایا اِس سے آپ کو فوائد کثیرہ حاصل ہوں گے۔ (سعادۃ الدّارین، ص:۱۱٦)

حضرت ابو صالح صُوفی رحمۃ اللہ علیہ کا واقعہ

حضرت ابو صالح صُوفی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ بعض محدّثین کرام کو وصال کے بعد خواب میں دیکھا گیا اور پوچھا گیا کہ حضرت کیا حال ہے تو فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہوا کہ میری بخشش ہوگئی۔ پوچھا کس سبب سے؟ تو فرمایا میں نے اپنی کتاب میں سیّد دو عالم شفیعِ معظم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پاک لکھا ہے اس لیے اس کی برکت سے بخشش ہوگئی۔ (سعادۃ الدّارین، ص:۱۲۹)

حضرت شیخ عبدالواحد بن زید رحمۃ اللہ علیہ کا واقعہ

حضرت شیخ عبدالواحد بن زید رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ہمارا ایک ہمسایہ تھا جو کہ بادشاہ کا ملازم تھا اور فسق و فجور اور غفلت میں بہت مشہور تھا۔ میں نے خواب میں دیکھا کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے دستِ مبارک میں ہاتھ دیا ہوا ہے۔ یہ دیکھ کر میں نے عرض کی یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) یہ بدکردار بندہ ہے۔ اللہ تعالیٰ سے منہ پھیرے ہوئے ہے تو اِس نے اپنا ہاتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں کیسے رکھ دیا ہے تو میرے آقا رحمتِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میں اِس کی حالت کو جانتا ہوں اور میں اس کو دربارِ الٰہی میں لے کر جا رہا ہوں اور اس کے لیے دربارِ الٰہی میں شفاعت کروں گا۔ میں نے ارشاد مبارک سُن کر عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وَ آلِہٖ وَ اَصحَابِہٖ وَسلم کس سبب سے اس کو یہ مقام حاصل ہوا اور کس وجہ سے اس پر سرکار (صلی اللہ علیہ وسلم) کی نظرِ عنایت ہوئی۔ فرمایا اِس کے درودِ پاک کے کثرت کرنے کی وجہ سے کیونکہ یہ روزانہ سونے سے پہلے ہزار مرتبہ مجھ پر درود پڑھتا ہے اور میں اللہ تعالیٰ کی رحمت سے اُمید رکھتا ہوں کہ وہ غفور الرَّحیم میری شفاعت کو قبول فرمائے گا۔ پھر میں بیدار ہوا اور صبح کے وقت اُس کو دیکھا۔ وہ مسجد میں تھا اور رو رہا تھا اور اُس وقت رات والا واقعہ دوستوں اور نمازیوں کو سُنا رہا تھا۔ وہ آیا اور سلام عرض کر کے میرے ساتھ بیٹھ گیا اور مجھ سے کہا آپ اپنا ہاتھ بڑھائیں کہ میں آپ کے ہاتھ پر توبہ کروں کیونکہ مجھے جنابِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وَ آلِہٖ وسلم نے بھیجا ہے کہ عبدالواحد کے ہاتھ پر توبہ کر لے۔ پھر میں نے اُس سے رات والے خواب کے بارے میں پُوچھا تو اُس نے بتایا رات کو رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور میرا ہاتھ پکڑ کر فرمایا میں اپنے ربِّ کریم کی بارگاہ میں تیرے لیے شفاعت کرتا ہوں کیونکہ تُو مجھ پر درود پاک پڑھا کرتا ہے اور مجھے دربارِ الٰہی میں لے جا کر شفاعت کر دی اور فرمایا پچھلے گناہ میں نے معاف کرا دیئے اور آئندہ کے لیے صبح شیخ عبدالواحد کے ہاتھ پر توبہ کر لے اور اُس توبہ پر قائم رہ۔ (سعادۃ الدّارین، ص:۱۳۵)

حضرت شیخ مسعود دراری رحمۃ اللہ علیہ کا واقعہ

شیخ مسعود دراری رحمۃ اللہ علیہ جو بلادِ فارس کے صُلحَا میں سے تھے اُن کا طرّہ ٔ امتیاز یہ تھا کہ وہ عاشقِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔ اُن کا شُغل یہ تھا کہ جس جگہ پر مزدور لوگ آ کر بیٹھتے ہیں تا کہ ضرورتمند لوگ اِن کو مزدوری کے لیے لے کر جائیں۔ آپؒ جاتے اور اُن کو اپنے مکان میں لے آتے اور اُن مزدوروں کو گمان ہوتا کہ شاید کوئی مزدوری وغیرہ تعمیر کا کام ہوگا جس کے لیے ہم بلائے گئے ہیں۔ مگر حضرت موصُوف اُن کو بٹھا کر فرماتے درود پاک پڑھو اور خود بھی اُن کے ساتھ بیٹھ کر پڑھتے تھے۔ جب عصر کے وقت چُھٹی ہونے لگتی جیسے کام لینے والے لوگ مزدوروں سے کہا کرتے ہیں تھوڑا سا کام اور کرلو ایسے ہی حضرت موصوف اُن سے فرماتے ''زِيْدُوْ مَا تَيَسَّرَ بَارَكَ اللّٰهُ فِيكُمْ''۔ پھر اُن کو پوری پوری مزدوری دے کر رخصت کرتے اور شیخ مسعود اپنے عشق ومحبّت کی بنا پر حالتِ بیداری میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے دیدار سے مشرّف ہوتے تھے۔ (سعادۃ الدّارین: ص: ۱۳۷)

حضرت ابنِ رشیق رحمۃ اللہ علیہ کا واقعہ

علّامہ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ رشید عطار نے بیان کیا ہے کہ ہمارے یہاں مِصر میں ایک بُزرگ تھے جن کا اسمِ گرامی حضرت ابوسعید خیاط رحمۃ اللہ علیہ تھا۔ وہ بہت یکسُو رہتے۔ لوگوں سے میل جول بالکل نہ رکھتے تھے۔ اس کے بعد اُنہوں نے ابنِ رشیق رحمۃ اللہ علیہ کی مجلس میں کثرت سے جانا شروع کر دیا اور بہت اہتمام سے جایا کرتے تھے۔ لوگوں کو اس پر بہت تعجّب ہوا۔ لوگوں نے اِن سے دریافت کیا تو بتایا کہ اُنہوں نے حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت کی اور کہا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ارشاد فرمایا کہ اُن کی مجلس میں جایا کر۔ اس لیے کہ یہ اپنی مجلس میں مجھ پر کثرت کے ساتھ درود پڑھتا ہے۔ (فضائل اعمال، ص: ۵۷۷، مولٰنا محمد زکریّا)

حضرت سیّد محمد کروی قادری رحمۃ اللہ علیہ کا واقعہ

حضرت سیّد محمد کروی قادری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب ''باقیٰت صلحٰت'' میں لکھا ہے کہ مجھ پر جو اللہ تعالیٰ کے احسانات ہیں اُن میں سے ایک یہ ہے کہ میں مدینہ منوّرہ میں مقیم تھا تو میں سیّد الکونین صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوا اور مجھے میرے آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے گود میں اُٹھا لیا اور یُوں کہ میرا سینہ سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کے سینۂ انور اور میرا منہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے منہ اور میری پیشانی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشانی مبارک کے برابر تھی اور فرمایا مجھ پر درود پاک کی کثرت

کیا کرواور سرکارِ دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اپنی رضا کی بشارت دی جو کہ رضائے الٰہی کی جامع ہے تو میں آبدیدہ ہو گیا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا مجھ پر اِتنا کرم عظیم ہے اور میں نے دیکھا کہ میری اِس حالت کو دیکھ کر اُمّت کے والی صلی اللہ علیہ وسلم کے چشمانِ مبارکہ سے بھی آنسو جاری ہیں اور میں بیدار ہوا تو میری آنکھیں اَشک بار تھیں۔ میں اُٹھا اور مواجہہ شریف کے سامنے حاضر ہو گیا اور میں نے روضۂ مقدسہ کے اندر سے سُنا کہ حبیبِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ایسی ایسی بشارتیں دیں کہ میں عوام کے سامنے بیان نہیں کرسکتا اور میں بڑا خوش ہو کر سلام عرض کر کے واپس ہوا تو میں نے سلام کا جواب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے سُنا۔ حالانکہ (اُس وقت) میں جاگ رہا تھا اور مجھے حق یقین حاصل ہوا کہ سیّد عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم روضۂ اَنور میں حیات ہیں اور مسلمانوں کے سلام کا جواب بھی عنایت فرماتے ہیں۔ (سعادۃ الدّارین، ص: ۱۳۰)

(ذٰلِكَ فَضْلُ اللهِ يُؤتِيهِ مَن يَّشَآءُ وَاللهُ ذُو الفضلِ العظيم)

حضرت سیّد محمد کروی رحمۃ اللہ علیہ کے نانا جان کا واقعہ

سیّد محمد کروی رحمۃ اللہ علیہ نے ''باقیات صالحات'' میں لکھا ہے میری والدہ ماجدہ نے خبر دی کہ میرے والد ماجد جن کا نام محمد تھا نے مجھے وصیّت کی تھی کہ جب میں فوت ہو جاؤں اور جب مجھے غسل دے لیا جائے تو چھت سے میرے کفن پر ایک سبز رنگ کا کاغذ گرے گا۔ اُس میں لکھا ہو گا کہ یہ آگ سے محمد کے لیے برات نامہ ہے اور اُس کاغذ کو میرے کفن میں رکھ دینا۔ چنانچہ غسل کے بعد وہ کاغذ گرا جس پر لکھا ہوا تھا هٰذِهٖ بَرَآءَةٌ لِمُحَمَّدٍ الْعَالِمِ بِعِلْمِهٖ مِنَ النَّارِ۔

اور اُس کاغذ کی یہ نشانی تھی کہ جس طرف سے ہی پڑھو سیدھا ہی لکھا نظر آتا تھا پھر میں نے اپنی والدہ ماجدہ سے پُوچھا میرے نانا جان کا عمل کیا تھا تو امّی جان نے فرمایا اُن کا عمل ہمیشہ ذِکر اور درود پاک کی کثرت تھا۔ (سعادۃ الدّارین، ص: ۱۳۷)

حضرت شیخ احمد بن منصور رحمۃ اللہ علیہ کا واقعہ

حضرت شیخ احمد بن منصور رحمۃ اللہ علیہ جب فوت ہوئے تو اہلِ شیراز میں سے کسی نے اُن کو خواب میں دیکھا کہ وہ جامعِ شیراز کی محراب میں کھڑے ہیں اور اُنہوں نے بہترین حُلّہ زیبِ تن کیا ہوا ہے اور اُن کے سر پر تاج ہے جو موتیوں سے مزیّن ہے۔ خواب دیکھنے والے نے پُوچھا حضرت کیا حال ہے۔ فرمایا اللہ تعالیٰ نے ہمیں بخش دیا۔ میرا اکرام فرمایا اور مجھے تاج پہنا کر جنت میں داخل کیا۔ پوچھا کس سبب سے تو فرمایا میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پاک کی کثرت کرتا تھا یہی عمل کام آیا۔

(القول البدیع، ص: ۱۱۷؛ فضائل درود شریف مولٰنا محمد زکریاؒ)

حضرت ابواَلحفص کاغذی رحمۃ اللہ علیہ کا واقعہ

حضرت ابوالحفص کاغذی رحمۃ اللہ علیہ کواُن کی وفات کے بعد کسی نے خواب میں دیکھا اور پوچھا کیا حال ہے اور اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا کیا۔فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھ پر رحم فرمایا، بخش دیا اور جنت میں بھیج دیا۔دیکھنے والے نے دوبارہ سوال کیا کس عمل کی وجہ سے آپ کو یہ انعامات حاصل ہوئے تو فرمایا جب میں دربارِ الٰہی میں حاضر کیا گیا تو اللہ تعالیٰ نے فرشتوں سے فرمایا اِس کے گناہ شمار کرو۔چنانچہ فرشتوں نے میرے نامۂ اعمال سے میری صغیرہ وکبیرہ غلطیاں لغزشیں سب گن کر دربارِ الٰہی میں پیش کر دیں تب فرمان ہوا اِس بندے نے اپنی زندگی میں میرے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم) پر جتنا درود پڑھا ہے وہ بھی شمار کرو۔جب فرشتوں نے شمار کیا تو گناہوں کی نسبت زیادہ نکلا تو دربارِ الٰہی سے حکم مِلا اے فرشتو میں نے اِس کا حساب معاف فرمایا ہے لہٰذا اسے بغیر حساب وکتاب کے جنت میں لے جاؤ۔(القول البدیع ص:۱۱۸، سعادۃ الدّارین، ص:۱۲۰)

حضرت ابراہیم بن علی بن عطیّہ رحمۃ اللہ علیہ کا واقعہ

حضرت ابراہیم بن علی بن عطیّہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا میں خواب میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے دیدار سے مشرّف ہوا اور میں نے دربارِ رسالت میں عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں آپ سے شفاعت کا سوالی ہوں۔تو فرمایا ''**اَکْثِرْ مِنَ الصَّلٰوۃِ عَلَیَّ**''مجھ پر کثرت سے درود پاک پڑھا کرو۔(سعادۃ الدّارین، ص:۱۲۱)

حضرت شیخ حسین بِن احمد بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کا واقعہ

حضرت شیخ حسین بن احمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی یا اللہ میں خواب میں اَبُوصالح مؤذن کو دیکھنا چاہتا ہوں۔چنانچہ میری دعا قبول ہوئی اور میں نے خواب میں اُنہیں دیکھا۔بہت شاندار حالت میں ہے۔میں نے پوچھا اے ابوصالح، مجھے یہاں کے اپنے حالات کی خبر دو تو فرمایا حضرت سیّدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف کی کثرت نہ ہوتی تو میں تباہ ہو گیا ہوتا۔(سعادۃ الدّارین، ص:۱۲۰)

بقول: حضرت شیخ اکبر محیّ الدّین ابنِ عربی رحمۃ اللہ علیہ ہسپانیہ کے ایک لوہار کا واقعہ

حضرت شیخ اکبر محی الدین ابنِ عربی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا میں نے درود پاک کما حقہٗ ہمیشگی کرنے والا سوائے ایک عظیم فرد کے اور کوئی نہیں دیکھا وہ ہسپانیہ کا ایک لوہار تھا اور وہ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کے نام سے ہی مشہور ہو گیا تھا۔ جب میں نے اِس سے ملاقات کی تو میری درخواست پر اِس نے دُعا کی جس کا مجھے بہت فائدہ ہوا۔ اِس کے پاس جو مَرد، عورت، یا بچّہ آ کر کھڑا ہوتا اِس کی زبان پر بھی درود پاک جاری ہو جاتا۔ (سُبحان اللہ)

حضرت عبدالرّحیم بن عبدالرّحمان رحمۃ اللہ علیہ کا واقعہ

حضرت عبدالرّحیم بن عبدالرّحمٰن کہتے ہیں کہ ایک دفعہ غسل خانہ میں گرنے کی وجہ سے میرے ہاتھ میں بہت ہی سخت چوٹ لگ گئی۔ اس کی وجہ سے ہاتھ پر ورم ہو گیا۔ میں نے رات بہت ہی بے چینی میں گذاری۔ میری آنکھ لگ گئی تو میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت کی۔ میں نے اِتنا ہی عرض کیا تھا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تیری کثرتِ درود نے مجھے گھبرا دیا۔ میری آنکھ کھلی تو تکلیف بالکل جاتی رہی اور ورم بھی جاتا رہا۔ (فضائل درود شریف، ص: ۱۰۴، مولٰنا محمد زکریؒا)

حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ محدّث دہلوی

حضرت شاہ ولی اللہ محدّث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ایک رات مجھے کھانے کے لیے کچھ نہیں ملا تو میرے دوستوں میں سے ایک دودھ کا پیالہ لایا جس کو میں نے پیا اور سو گیا۔ خواب میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وَ آلہٖ وسلم کی زیارت ہوئی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ دودھ میں نے ہی بھیجا تھا۔ یعنی میں نے توجّہ سے اُس کے دِل میں یہ بات ڈالی دی تھی کہ وہ دودھ لے کر جائے اور جب اکابر صُوفیہ کی توجّہات معروف و متواتر ہیں تو پھر نبی کریم سیّد الاُوّلین و آخرین صلی اللہ علیہ وسلم کی توجّہ کا کیا پوچھنا۔ (فضائل اعمال، ص: ۷۹۷، مولٰنا محمد زکریؒا)

حضرت شیخ شبلی رحمۃ اللہ علیہ کا واقعہ

حضرت علّامہ سخاویؒ ابوبکر بن محمدؒ سے روایت کرتے ہیں کہ میں حضرت ابوبکر بن مجاہدؒ کے پاس تھا کہ اِتنے میں حضرت شیخ المشائخ حضرت شِبلی رحمۃ اللہ علیہ آئے۔ اُن کو دیکھ کر ابوبکر بن مجاہد کھڑے ہوگئے۔ اِن سے معانقہ کیا، اِن کی پیشانی کو بوسہ دیا۔ میں نے عرض کیا اے میرے سردار آپ شبلی کے ساتھ یہ معاملہ کرتے ہیں حالانکہ آپ اور سارے عُلمائے بغداد یہ خیال کرتے ہیں کہ یہ پاگل ہیں۔ اُنھوں نے فرمایا میں نے وہی کیا جو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو کرتے دیکھا۔ پھر اُنھوں نے اپنا خواب بیان فرمایا کہ مجھے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت ہوئی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خِدمت میں حضرت شِبلی حاضر ہوئے۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوگئے اور اُن کی پیشانی کو بوسہ دیا اور میرے استفسار پر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ یہ ہر نماز کے بعد ''لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ'' آخر سُورۃ تک پڑھتا ہے اور اس کے بعد مجھ پر درود پڑھتا ہے۔ ایک اور روایت میں ہے کہ جب بھی فرض نماز پڑھتا ہے اس کے بعد یہ آیت شریفہ ''لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ'' پڑھتا ہے اور اس کے بعد تین مرتبہ ''صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدْ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدْ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدْ'' پڑھتا ہے۔ (فضائل درود شریف، ص:۱۰۵۔ از مولٰنا محمد زکریا صاحبؒ)

لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۲۸﴾ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ ۖ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۭ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ﴿۱۲۹﴾ (التوبۃ: ۱۲۸ تا ۱۲۹)

حضرت سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''لَمْ يَبْقَ مِنَ النُّبُوَّةِ اِلَّا الْمُبَشِّرَات'' نبوت کے فیض سے صرف بشارتیں باقی ہیں۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھما نے عرض کی یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) وہ بشارتیں کیا ہیں؟ تو فرمایا ''اَلرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ يَرَاهَا الرَّجُلُ الْمُسْلِمُ اَوْ تُرٰى لَهٗ'' (مشکوٰۃ شریف) یہ بشارتیں اچھے خواب ہیں جو مومن خود دیکھے یا اِس کے متعلق کسی دوسرے کو دِکھائے جائیں۔

متفرق واقعات فضیلت درُود شریف

ایک ظالم بادشاہ سے نجات کا واقعہ

ایک شخص پر ظالم بادشاہ کا عتاب نازل ہوا۔ اُس کا بیان ہے کہ میں جنگل کی طرف بھاگ گیا۔ ایک جگہ ایک خط کھینچ کر تصوّر کیا کہ یہ آقائے دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم کا روضہ مقدّسہ ہے اور میں نے ایک ہزار بار درود شریف پڑھ کر دربارِ الٰہی میں عرض کی یا الٰہی میں اِس روضۂ اطہر والے کو تیرے دربار میں شفیع بناتا ہوں مجھے اس ظالم بادشاہ کے خوف سے اَمن فرما۔ ہاتف سے ندا آئی میرا حبیب بہت ہی اچھا شفیع ہے۔ وہ اگرچہ مسافت میں بہت دُور ہے۔ لیکن مرتبے اور بزرگی میں بہت قریب ہے۔ جا ہم نے تیرے دُشمن کو ہلاک کر دیا۔ جب میں واپس آیا تو پتہ چلا کہ وہ ظالم بادشاہ مر چُکا ہے۔ (نزہۃ المجالس، ص: ۱۰۷، ج: ۲)

با آواز بلند درود شریف پڑھنے سے بخشش

ایک شخص مسطح نامی جو آزاد طبع نفسانی خواہشات کا پیروکار تھا وہ فوت ہو گیا تو کسی صوفی بزرگ نے خواب میں دیکھا اور پوچھا کیا حال ہے؟ اُس نے جواب دیا اللہ تعالیٰ نے مجھے بخش دیا۔ پوچھا کس سبب سے بخشش ہوئی؟ کہا میں نے ایک محدّث صاحب کے ہاں حدیث پاک باسَند پڑھی۔ حضرت شیخ محدّث نے سیّدِ دو عالم شفیعِ اعظم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پاک پڑھا اور میں نے بھی با آواز بلند درود شریف پڑھا اور جب اہلِ مجلس والوں نے سُنا تو اُنہوں نے بھی درود پاک پڑھا تو اللہ تعالیٰ نے درود پاک کی برکت سے ہم سَب کو بخش دیا۔ (القول البدیع ص: ۱۱۷؛ نزہۃ المجالس، ص: ۱۱۲؛ فضائل درود شریف مولٰنا محمد زکریا)

مہرِ پاکاں درمیان جان فشاں
دل بدہ اِلّا بمہر دِل خوشاں (عارف رومی)

(اپنی روح میں پاک لوگوں کی محبّت بسالو۔ دِل خوش لوگوں کے سوا کسی کی محبّت کو دل میں جگہ نہ دو)

بنی اسرائیل کے ایک گنہگار کی بخشش کا واقعہ

بنی اسرائیل میں ایک گنہگار جو انتہائی بدکردار تھا اُس نے سو سال یا دو سو سال فسق و فجور میں گذار دیئے۔ جب وہ مر گیا تو لوگوں

نے اُسے کُوڑا کرکٹ کی جگہ پھینک دیا۔تو اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السّلام پر وحی بھیجی! اے پیارے کلیم ہمارا ایک بندہ فوت ہوگیا ہے اور بنی اسرائیل نے اِسے گندگی میں پھینک دیا ہے۔آپ اپنی قوم کو حکم دیں کہ وہ اُسے اُٹھائیں تجہیز و تکفین کر کے آپ اس کا جنازہ پڑھائیں اور لوگوں کو بھی اُس کا جنازہ پڑھنے کی رَغبت دِلائیں۔ جب کلیم اللہ علیہ الصّلوٰۃ والسّلام وہاں پہنچے تو میّت کو دیکھ کر پہچان لیا۔تکمیل حکم کے بعد عرض کیا یا الٰہی یہ تو مشہور مجرم تھا تو بجائے سزا کے اِس عنایت کا حقدار کیسے ہوا؟ فرمان ہوا بیشک یہ بہت بڑی سزا کا مستحق تھا لیکن اس نے ایک دن توریت مبارک کھولی اور میرے پیارے حبیب محمد مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) کا نام پاک لکھا ہوا دیکھا تو محبّت سے اُسے بوسہ دیا اور درود پاک پڑھا تو اُس نامِ پاک کی تعظیم کرنے کی وجہ سے میں نے اِس کے سارے گناہ بخش دیئے۔(مقاصد السالکین، ص:۵۰؛ القول البدیع، ص:۱۱۸؛ فضائل درود شریف، مولٰنا محمد زکریاؒ)

اے بندے تُو نے نیکیاں لکھنے والے فرشتوں کو تھکا دیا

ایک شخص فرماتے ہیں میں موسم بہار میں باہر نکلا اور یُوں گویا ہوا یا اللہ درود بھیج اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم پر درختوں کے پتوں کے برابر یا اللہ درود بھیج اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر پھولوں اور پھلوں کی گِنتی کے برابر یا اللہ درود بھیج اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر سمندر کے قطروں کے برابر، یا اللہ درود بھیج اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم پر ریگستان کی ریت کے ذرّوں کے برابر، یا اللہ درود بھیج اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم پر اُن چیزوں کی گِنتی کے برابر جو سمندروں اور خُشکی میں ہیں۔(صلی اللہ علیہ وسلم) تو ہاتف سے آواز آئی اے بندے تو نے نیکیاں لکھنے والے فرشتوں کو قیامت تک تھکا دیا ہے اور تُو ربِّ کریم کی بارگاہ سے جنتِ عدّن کا حقدار ہوا اور وہ بہت اچھا گھر ہے۔(نزہۃ المجالس، ص:۱۰۹، ج:۲)

بلخ کے تاجر کے دو ۲ بیٹوں کا واقعہ

ابو حفص سمرقندیؒ اپنی کتاب رونق المجالس میں لکھتے ہیں کہ بلخ میں ایک تاجر تھا جو بہت زیادہ مالدار تھا۔ اِس کا انتقال ہوا۔ اِس کے دو بیٹے تھے۔ میراث میں اِس کا مال آدھا تقسیم ہوگیا۔لیکن ترکہ میں تین بال بھی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے موجود تھے۔ تیسرے بال کے متعلق بڑے بھائی نے کہا اِس کو آدھا آدھا کریں۔ چھوٹے نے کہا ہرگز نہیں خدا کی قسم حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) کا موئے مبارک نہیں کاٹا جا سکتا۔ بڑے بھائی نے کہا کیا تُو راضی ہے کہ یہ تینوں بال تُو لے لے اور یہ سارا مال میرے حصّہ میں لگا دے۔ چھوٹا بھائی خوشی سے راضی ہوگیا۔ بڑے بھائی نے سارا مال لے لیا اور چھوٹے بھائی نے یہ تینوں

موئے مبارک لے لیے۔ وہ ان کو اپنی جیب میں ہر وقت رکھتا اور اِن کو بار بار نکالتا اور ان کی زیارت کرتا اور درود شریف پڑھتا۔تھوڑا ہی زمانہ گذرا تھا کہ بڑے بھائی کا سارا مال ختم ہو گیا اور چھوٹا بھائی بہت زیادہ مالدار ہو گیا۔ جب اِس چھوٹے بھائی کی وفات ہوئی تو صلحا میں کسی نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت کی۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کِسی کو کوئی ضرورت ہو اِس کی قبر کے پاس بیٹھ کر اللہ تعالیٰ سے دُعا کیا کرے۔(بدیع) (فضائل درود شریف،ص:۱۰۰،مولنا محمد زکریاؒ)

درود شریف شمار میں گناہوں سے زیادہ نِکلا تو بخشش ہو گئی

حضرت شیخ ابنِ حجر مکّی رحمۃ اللہ علیہ نے نقل کیا ہے کہ ایک مَرد صالح کو کسی نے خواب میں دیکھا اور اِس کا حال پوچھا۔اِس نے کہا خدائے تعالیٰ نے مجھ پر رحم کیا اور مجھے بخش دیا اور جنّت میں داخل کیا۔سبب پوچھا گیا تو اِس نے کہا فرشتوں نے میرے گناہ اور میرے درود کو شمار کیا تو شمار درود کا زیادہ نکلا۔حق تعالیٰ نے فرمایا اِتنا بس ہے اِس کا حساب مت کرو اور اِس کو بہشت میں لے جاؤ۔(بحوالہ فضائل صلٰوۃ وسلام،مفتی محمد عاشق الٰہی)

ایک مقروض کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت اور قرض سے نجات کا واقعہ

ایک شخص نے کسی دوست سے تین ہزار دینار قرض لیے اور واپسی کی تاریخ مقرر ہو گئی۔لیکن وہی ہوتا ہے جو خدا کو منظور ہوتا ہے۔ اِس شخص کا کاروبار معطّل ہو گیا اور وہ بالکل کنگال ہو کر رہ گیا۔قرض خواہ نے مقررہ تاریخ پر قرض کی واپسی کا مطالبہ کیا۔ اُس مقروض نے معذرت چاہی کہ بھائی میں مجبور ہوں۔میرے پاس کوئی چیز نہیں ہے۔قرض خواہ نے قاضی کے ہاں دعویٰ دائر کر دیا۔قاضی نے مقروض کو طلب کیا اور سماعت کے بعد اُس مقروض کو ایک ماہ کی مہلت دی اور فرمایا کہ اِس کے قرضہ کی واپسی کا انتظام کرو۔مقروض عدالت سے باہر آیا اور سوچنے لگا کیا کروں (ممکن ہے کہ اُس نے کہیں سے پڑھا ہو یا عُلماء سے سُنا ہو کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے جس بندے پر کوئی مصیبت کوئی پریشانی آجائے تو وہ مجھ پر درود پاک کی کثرت کرے۔کیونکہ درود پاک مصیبتوں اور پریشانیوں کو لے جاتا ہے اور رزق بڑھاتا ہے) الحاصل کہ اُس نے عاجزی اور زاری کے ساتھ مسجد کے گوشے میں بیٹھ کر درود شریف پڑھنا شروع کر دیا۔جب ستائیس دِن گذر گئے تو اُسے رات کو خواب دکھائی دیا کوئی کہنے والا کہتا ہے اے بندے پریشان نہ ہو۔اللہ تعالیٰ کارساز ہے تیرا قرض ادا ہو جائے گا۔تُو علی بن عیسیٰ وزیرِ سلطنت کے پاس جا اور اُسے جا کر کہہ دے کہ قرضہ ادا کرنے کے لیے تین ہزار دینار دے۔فرمایا جب میں بیدار ہوا تو بڑا ہی خوشحال

تھا۔ پریشانی ختم ہو چکی تھی لیکن یہ خیال آیا کہ اگر وزیر صاحب دلیل یا نشانی طلب کریں تو میرے پاس کوئی دلیل نہیں ہے۔ دوسری رات ہوئی تو جب آنکھ سو گئی تو قِسمت جاگ اُٹھی۔ مجھے رحمتِ عالم شفیعِ اعظم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا دیدار نصیب ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی علی بن عیسیٰ وزیر کے پاس جانے کا ارشاد فرمایا۔ جب آنکھ کھلی تو خوشی کی انتہا نہ تھی۔ تیسری رات پھر سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لاتے ہیں اور پھر حکم دیتے ہیں کہ وزیر علی بن عیسیٰ کے پاس جاؤ اور اُسے یہ فرمان سُنا دو۔ میں نے عرض کی یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) میں کوئی دلیل یا علامت چاہتا ہوں جو کہ اِس ارشاد مبارک کی صداقت کی دلیل ہو۔ یہ سُن کر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے میری عرض کی تحسین فرمائی تو فرمایا اگر وزیر تجھ سے کوئی علامت دریافت کرے تو کہہ دینا کہ اِس کی سچّائی کی علامت یہ ہے کہ آپ نمازِ فجر کے بعد کسی سے کلام کرنے سے پہلے پانچ ہزار بار درود شریف کا تحفہ دربارِ رسالت میں پیش کرتے ہیں۔ جسے اللہ تعالیٰ اور کراماً کاتبین کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ یہ فرما کر سیّد دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے گئے۔ میں بیدار ہوا نمازِ فجر کے بعد مسجد سے باہر قدم رکھا اور آج مہینہ پورا ہو چُکا تھا۔ میں وزیر صاحبؒ کی رہائش گاہ پر پہنچا اور اُن سے سارا واقعہ کہہ سُنایا۔ جب وزیر صاحب نے کوئی دلیل طلب کی تو میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مبارک سُنایا تو وزیر صاحب خوشی و مسرت سے چمک اُٹھے اور فرمایا مرحبا! ''برسول اللہ حقًا'' اور پھر وزیر صاحب اندر گئے اور نو ہزار دینار لے کر آ گئے۔ اُن میں سے تین ہزار دینار میری جھولی میں ڈال دیئے اور فرمایا یہ تین ہزار قرضہ کی ادائیگی کے لیے اور پھر تین ہزار اور دیئے اور فرمایا یہ تیرے بال بچّوں کا خَرچ اور پھر تین ہزار دیئے اور فرمایا یہ تیرے کاروبار کے لیے اور ساتھ ہی وِداع کرتے وقت قسم دے کر کہا اے بھائی تُو میرا دینی اور ایمانی بھائی ہے۔ خدارا یہ تعلق اور محبّت نہ توڑنا اور جب بھی آپ کو کوئی کام کوئی حاجت درپیش ہو بلا روک ٹوک آ جانا میں آپ کے کام دِل و جان سے کیا کروں گا۔ فرمایا میں وہ رقم لے کر سیدھا قاضی صاحب کی عدالت میں پہنچ گیا اور جب فریقین کو بلاوا ہوا تو میں قاضی صاحب کے ہاں پہنچا اور دیکھا کہ قرض خواہ مبہوت کھڑا ہے۔ میں نے تین ہزار دینار گِن کر قاضی صاحب کے سامنے رکھ دیئے۔ قاضی صاحب نے سوال کر دیا کہ بتا تُو اِتنی دولت کہاں سے لے کر آیا ہے حالانکہ تُو مفلس اور کنگال تھا۔ میں نے سارا واقعہ بیان کر دیا۔ قاضی صاحب یہ سُن کر خاموشی سے اُٹھ کر گھر گئے اور گھر سے تین ہزار دینار لے کر آ گئے اور فرمایا ساری برکتیں وزیر صاحب ہی کیوں لُوٹ لیں میں بھی اُنہی سرکار کا غلام ہوں۔ تیرا یہ قرضہ میں ادا کرتا ہوں۔ جب صاحبِ دین (قرضہ والے) نے یہ منظر دیکھا تو بولا کہ ساری رحمتیں تم لوگ ہی کیوں سمیٹ لو میں بھی اِن کی رحمت کا حقدار ہوں۔ یہ کہہ کر اُس نے تحریر کر دیا کہ میں یہ قرض اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے معاف کرتا ہوں اور پھر مقروض نے قاضی صاحب کو کہا آپ کا شکریہ یہ اپنی رقم سنبھال لیجیے تو قاضی صاحب نے فرمایا اللہ اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں جو دینار لایا ہوں وہ واپس لینے کو ہرگز تیّار نہیں ہوں۔ یہ آپ کے ہیں یہ لے جائیں تو میں بارہ ہزار دینار لے کر گھر آ گیا اور قرضہ بھی معاف ہو گیا۔ یہ برکت ساری کی ساری درودِ پاک کی ہے۔ (جذب القلوب مع تصرّف، ص: ۲۶۳)

ایک فرشتہ کی معافی کا واقعہ

زُہرۃ الرّیاض میں ہے کہ ایک دِن جبرائیل علیہ السّلام دربارِ رسالت میں حاضر ہوئے اورعرض کی یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) میں نے آج رات عجیب وغریب واقعہ دیکھا ہے۔حضور علیہ الصّلوٰۃ والسّلام نے فرمایا وہ واقعہ کیا ہے۔جبرائیل علیہ السّلام نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے کوہِ قاف جانے کا اتفاق ہوا۔وہاں میں نے آہ وفغاں رونے چلّانے کی آوازیں سنیں۔ جدھر سے آوازیں آرہی تھیں میں اُدھر گیا تو ایک فرشتہ دِکھائی دیا جس کو میں نے قبل اس کے آسمان پر دیکھا تھا جو اُس وقت بڑے اعزاز وکرام میں رہتا تھا وہ ایک نورانی تخت پر بیٹھا رہتا۔ستّر ہزار فرشتے اُس کے آگے صف بستہ کھڑے رہتے تھے۔وہ جب سانس لیتا تھا تو اللہ تعالیٰ اُس سانس کے بدلے ایک فرشتہ پیدا کردیتا تھا مگر میں نے آج اُسی فرشتہ کو کوہ قاف کی وادی میں سرگرداں و پریشان آہ وزاری کرتے دیکھا۔میں نے اُس سے پوچھا تجھے کیا ہوا۔اِس نے بتایا کہ معراج کی رات جب میں اپنے نورانی تخت پر بیٹھا تھا میرے قریب سے اللہ تعالیٰ کے حبیب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم گذرے تو میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم وتوقیر کی پرواہ نہ کی۔اللہ تعالیٰ کو میری یہ ادا، یہ بڑائی پسند نہ آئی تو اللہ تعالیٰ نے مجھے ذلیل کر کے نکال دیا اور اُس بلندی سے اس پستی میں پھینک دیا۔پھر اُس نے کہا اے جبرائیل اللہ کے دربار میں میری سفارش کردو کہ اللہ تعالیٰ میری اس غلطی کو معاف فرمائے اور مجھے دوبارہ بحال کردے۔یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) میں نے اللہ تعالیٰ کے دربار بے نیاز میں نہایت عاجزی سے درخواست کی۔دربارِ الٰہی سے ارشاد ہوا اے جبرائیل! اِس فرشتہ کو بتادو اگر وہ معافی چاہتا ہے تو میرے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم) پر درود پڑھے یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب میں نے اُس کو یہ فرمان سنایا تو وہ سُنتے ہی آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی ذاتِ گرامی پر درود پڑھنے میں مشغول ہوگیا اور پھر میرے دیکھتے ہی دیکھتے اُس کے بال و پر نکلنا شروع ہوگئے اور پھر وہ اِس ذِلّت وپستی سے اُڑکر آسمان کی بلندیوں تک جا پہنچا اور اپنی مسندِ اکرام پر براجمان ہوگیا۔(معارج النبوّۃ،ص:۳۱۷،ج:۲)

ایک فرشتہ کی توبہ کی قبولیت کا واقعہ

شبِ معراج میں سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو عجائبات دیکھے اُن میں سے ایک یہ دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک فرشتہ دیکھا کہ اُس کے پر جلے ہوئے تھے۔یہ دیکھ کر فرمایا جبرائیل اس کو کیا ہوا۔عرض کی یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ تعالیٰ نے اِس فرشتہ کو شہر تباہ کرنے کے لیے بھیجا تھا۔اس نے وہاں پہنچ کر شیر خوار بچّے کو دیکھا تو اُس کو رحم آگیا اور یہ اِسی طرح واپس آگیا۔تو اللہ تعالیٰ نے اِسے سزا دی۔یہ سُن کر حبیبِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے جبرائیل کیا اِس کی توبہ قبول ہوسکتی ہے۔جبرائیل علیہ السّلام نے عرض کی قرآن کریم میں موجود ہے **وَاِنِّیْ لَغَفَّارٌ لِّمَنْ تَابَ** جو توبہ کرے میں اسے بخش دیتا ہوں۔

یہ سُن کر سیّد دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے دربارِ الٰہی میں عرض کی یا اللہ اِس پر رحم فرما۔ اِس کی توبہ قبول فرما۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اِس کی توبہ یہ ہے کہ آپ پر دَس بار درود پڑھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس فرشتہ کو حکم سنایا تو اُس نے دَس بار درود پاک پڑھا تو اللہ تعالیٰ نے اُس کو بال و پَر عنایت فرمائے اور وہ اُوپر کو اُڑ گیا۔ ملائکہ میں یہ شور برپا ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے درود پاک کی برکت سے کرّوبین پر رحم فرمایا۔ (رونق المجالس ،ص:۱۱)

شہد کی مکھیاں بھی درود شریف پڑھتی ہیں

ایک دِن آقائے دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم اِسلامی لشکر کے ساتھ جہاد کے لیے تشریف لے جا رہے تھے۔ راستے میں ایک جگہ پڑاؤ کیا اور حکم دیا کہ یہیں پر جو کچھ کھانا ہے کھالو۔ جب کھانا کھانے لگے تو صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روٹی کے ساتھ نان خورش (سالن) نہیں ہے۔ پھر صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دیکھا کہ ایک شہد کی مکھی ہے جو بڑے زور سے بھنبھناتی ہے۔ عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ مکھی کیوں شور مچاتی ہے۔ فرمایا کہ یہ کہہ رہی ہے کہ یہ مکھیاں بے قرار ہیں اس وجہ سے کہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس سالن نہیں ہے۔ حالانکہ یہاں قریب ہی غار میں ہم نے شہد کا چھتّہ لگایا ہوا ہے۔ وہ کون لائے گا ہم اِسے اُٹھا کر نہیں لاسکتیں۔ فرمایا پیارے علی (کرم اللہ وجہ) اِس مکھی کے پیچھے پیچھے جاؤ اور شہد لے آؤ۔ چنانچہ حیدر کرّار رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک چوبی پیالہ پکڑ کر اس کے پیچھے ہو لیے۔ وہ مکھی آگے آگے اُس غار میں پہنچ گئی اور آپ نے وہاں جا کر شہد مصفّا نچوڑ لیا اور دربارِ رسالت میں حاضر ہو گئے۔ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ شہد تقسیم فرما دیا۔ اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہما جب کھانا کھانے لگے تو مکھی پھر آ گئی اور بھنبھنانا شروع کر دیا۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکھی پھر اُسی طرح شور کر رہی ہے تو فرمایا میں نے اِس سے ایک سوال کیا ہے اور وہ اِس کا جواب دے رہی ہے۔ میں نے اِس سے پوچھا ہے تمہاری خوراک کیا ہے۔ مکھی کہتی ہے پہاڑوں اور بیابانوں میں جو پھول ہوتے ہیں وہ ہماری خوراک ہے۔ میں نے پوچھا پھول تو کڑوے بھی ہوتے ہیں، پھیکے بھی اور بدمزہ بھی اور تیرے منہ میں جا کر نہایت شیریں شہد کیسے بن جاتا ہے تو مکھی نے جواب دیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) ہمارا امیر ہم اُس کے تابع ہیں۔ جب ہم پُھولوں کا رس چوستی ہیں تو ہمارا امیر آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی ذاتِ اقدس پر درود شریف پڑھنا شروع کرتا ہے اور ہم بھی مِل کر اُس کے ساتھ درود شریف پڑھتی ہیں اور وہ بدمزہ اور کڑوے پھولوں کا رَس درود پاک کی برکت سے میٹھا ہو جاتا ہے اور اسی کی برکت و رحمت کی وجہ سے وہ شہد شفا بن جاتا ہے۔

گُفت چوں خوانیم بر احمد ﷺ درود
میشود شیریں و تلخی رابُود

اگر درود پاک کی برکت سے کڑوے اور بدمزہ پھولوں کا رَس نہایت میٹھا شہد بن سکتا ہے۔ تلخی شیریں میں بدل سکتی ہے تو درودِ پاک کی برکت سے گناہ بھی نیکیوں میں بدل سکتے ہیں۔ (مقاصد السالکین، ص: ۵۳)

اُونٹ کی گواہی کا واقعہ

ایک شخص دربارِ رسالت میں حاضر ہوا اور دوسرے شخص کے خلاف دعویٰ کر دیا کہ اِس نے میرا اُونٹ چوری کیا ہے اور دو گواہ بھی لے آیا اور دونوں نے گواہی بھی دے دی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس کا ہاتھ کاٹنے کا ارادہ فرمایا تو مدعی علیہ نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ اونٹ کو حاضر ہونے کا حکم دیجیے پھر اُونٹ سے پوچھ لیجیے کہ اصل حقیقت کیا ہے۔ میں اللہ تعالیٰ کی رحمت سے اُمید کرتا ہوں کہ وہ اونٹ کو بولنے کا حکم فرمائے گا۔ چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اونٹ کو پیش کرنے کا حکم دیا۔ اونٹ آیا۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسّلام نے فرمایا اے اونٹ میں کون ہوں اور یہ کیا ماجرہ ہے؟ اونٹ فصیح زبان سے بولا آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔ حقاً حقاً یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اِس میرے مالک کا ہاتھ نہ کاٹیں کیونکہ مدّعی منافق ہے اور دونوں گواہ بھی منافق ہیں۔ اُنہوں نے حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) کی دشمنی کی بنا پر میرے مالک کا ہاتھ کاٹنے کا منصوبہ بنایا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اونٹ کے مالک سے پُوچھا وہ کونسا عمل ہے جس کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے تجھے اِس مصیبت سے بچالیا۔ عرض کی حضور میرے پاس کوئی بڑا عمل نہیں ہے لیکن ایک عمل ہے کہ اُٹھتے بیٹھتے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ گرامی پر درود پڑھتا رہتا ہوں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اِس عمل پر قائم رہ۔ اللہ تعالیٰ تجھے دوزخ سے یُوں ہی بَری کر دے گا جیسے تجھے ہاتھ کٹ جانے سے بَری کیا ہے۔ (سعادۃ الدّارین، ص: ۱۳۷)

اور نزہتہ المجالس میں اِتنا زیادہ ہے کہ حضور سیّد الکونین صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسے فرمایا اے میرے پیارے اصحابی جب تُو پُلِ صراط پر سے گُذرنے لگے گا تو تیرا چہرہ یُوں چمکے گا جیسے چودھویں رات کا چاند چمکتا ہے۔ (نزہتہ المجالس، ص: ۱۰۶، ج: ۲)

درود شریف کی کتاب لکھنے والے کا چرچا عالَمِ اَرواح میں

صاحبِ تنبیہہ الانام رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے والد کو اُن کے وصال کے بعد بڑا ہی خوش اور ہشاش بشاش دیکھا میں نے عرض کیا ابّا جان میری وجہ سے بھی آپ کو کچھ فائدہ ہوا ہے یا نہیں۔ اُنہوں نے اللہ تعالیٰ کی قسم اُٹھا کر بتایا کہ تیری وجہ سے مجھے بہت فائدہ ہوا ہے۔ میں نے عرض کیا میری وجہ سے فائدہ کیسے ہوا؟ تو اُنہوں نے بتایا تُو نے درود شریف کے موضوع پر جو کتاب لکھی ہے اُس کی وجہ سے مجھے بہت فائدہ ہوا۔ میں نے کہا ابّا جان آپ کو کیسے معلوم ہوا کہ میں نے درود شریف کے موضوع پر کتاب لکھی ہے۔ میں نے تو آپ کی وفات کے بعد لکھی ہے اُنہوں نے فرمایا اِس معاملہ میں تو عالَمِ اَرواح میں تیری

دھوم مچی ہوئی ہے۔(سعادۃ الدّ ارین،ص:۱۳۶)

چنانچہ یہ واقعہ نوٹ کرنے کے بعد مجھے ایک واقعہ یاد آ گیا جو یادگار کے طور پر تحریر کرتا ہوں میں نے اپنے والد محترم کے وصال کے چند دِن بعد آپ کو خواب میں دیکھا کہ میں آپ کی میّت کو غسل دے رہا ہوں تو اچانک اُنہوں نے آنکھیں کھول لیں اور فرمایا کیا کرتے ہو؟ میں نے حیرت سے عرض کی ابّا جی آپ تو زندہ ہیں میں نے تو سمجھا تھا کہ آپ مَر گے ہیں تو فرمایا کون مر گیا ہے اور یہ الفاظ آپ کی زبان مبارک سے نِکلنا ہی تھے کہ آپ کے چہرہ اور آنکھوں سے نُور کی شُعاعیں اِس طرح نِکلنا شروع ہوئیں جس طرح صبح کے وقت سُورج طلوع ہوتا ہے۔بس میری آنکھ کُھل گئی اور آنسو جاری ہو گئے۔ چنانچہ عیدالفطر کی چاندرات کو اُن کا وصال ہوا اور بعد نمازِ عید آپ کا جنازہ ہوا اور اپنے آبائی گاؤں کلیام سیّداں میں سُپر دِ خدا ہوئے۔اللہ تعالیٰ اُن کی قبر مبارک پر کروڑوں رحمتیں نازل فرمائے۔آمین۔(مؤلف)

درود شریف کے متعلق مسائل وآداب

1۔ بے وضو درود شریف پڑھنا جائز اور باوضو پڑھنا نورٌ علیٰ نُور ہے۔

2۔ درود شریف پڑھنے والے کو بدن اور کپڑوں کی صفائی کا خاص خیال رکھنا چاہیے۔

3۔ ایسی جگہ درود شریف پڑھنا جہاں گندگی پڑی ہو صحیح نہیں ہے۔

4۔ درود وسلام بہت اعلیٰ و افضل عبادت ہے اس لیے اِسے نہایت ذوق وشوق محبّت کے ساتھ اور توجہ سے پڑھنا چاہیے۔

5۔ اگر درود شریف پڑھتے وقت دِل میں یہ خیال کریں کہ اللہ تعالیٰ کا کروڑ بار شکر ہے کہ جس نے مجھے اِس سعادت کی توفیق بخشی اور یہ خیال کریں کہ ربّ کریم نے اپنے اور اپنے نُوری فرشتوں کے کام میں شامل فرما کر مجھے یہ سعادت بخشی تو ذوق وشوق میں مزید اضافہ ہوگا۔

6۔ رَبّ کائنات کا کروڑ بار شکر ادا کرنا چاہیے جس نے ہمیں یہ سعادت وفضیلت بخشی کہ اپنا اور ہمارا محبوب (صلی اللہ علیہ وسلم) ایک بنایا۔ (مؤلف)

7۔ حضرت حَسن بصریؒ کا قول ہے کہ **اَللّٰھُمَّ** دُعا کا ایک جامع انداز ہے ابو رجاء عطارویؒ کا قول ہے **اَللّٰھُمَّ** کے میم میں اللہ تعالیٰ کے ننانویں اِسمائے حُسنیٰ شامل ہیں اور نضر بن شمیلؒ کا قول ہے کہ جس نے **اَللّٰھُمَّ** کہا اُس نے گویا اللہ تبارک تعالیٰ کے تمام اسمائے حسنیٰ کے ذریعہ اس کو پکارا۔ (بحوالہ کتاب ترجمہ جلاء الاٌفہام)

8۔ اہلِ علم کی ایک جماعت کی رائے ہے کہ جب کسی ایسی آیت کی تلاوت کرے جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذِکر ہو یا آیت درود ''**اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ۚ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا**'' (سورۃ الاحزاب) کی تلاوت کرے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجے۔ یہ قول علّامہ اِبنِ القیمؒ نے بعض حضرات سے نقل کیا ہے اور لکھا ہے کہ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اِس کی تصریح کی ہے اور تحریر کیا ہے کہ اگر نمازی ایسی آیت سے گزرے جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذِکر مبارک ہو تو اگر نماز نفلی ہے تو درود شریف پڑھ لیا جائے۔ (ردالمختار علی الدر المختار، جلا الافہام)

9۔ نوٹ: بعض لوگ درود وسلام پڑھنے میں جلد بازی سے کام لیتے ہیں۔ حتیٰ کہ بہت سے کلمات والفاظ صحیح طور پر ادا ہی نہیں ہونے پاتے اور صرف اپنے وظیفہ کی تعداد پوری کرتے رہتے ہیں۔ مومن کا شیوہ نہیں بلکہ مومن پر واجب ہے کہ وہ درود وسلام کے صیغوں کو نہایت اہتمام کے ساتھ ادا کرے۔

10۔ علمائے دین فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص اپنے ہر سانس میں درودشریف پڑھے تب بھی وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حق ادا نہیں کرسکتا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہر اُمتی پر اتنے زیادہ احسانات ہیں۔

11۔ کثرت درودشریف کے بارے میں علماء وصوفیائے کرام کی مختلف رائے ہے۔ حضرت ابوطالب مکّی رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ کثرت کا اطلاق اِس پر ہے کہ عبادت کے اکثر اوقات کو درود وسلام کے لیے فارغ کرلیا جائے۔

12۔ الفاظ درود میں اگر صلٰوۃ ہی کے صیغے ہوں تو سلام کا شامل کرنا مستحب ہے۔ اگر درود پاک کا بار بار تکرار کیا جارہا ہے تو کبھی کبھی سلام کے صیغے کو شامل کرلینا مستحب ہے۔ (نزل اَلابرار، ص:۱۲۹) یعنی اللہ تعالیٰ نے قرآنِ پاک میں صلٰوۃ وسلام دونوں کے پڑھنے کا حکم فرمایا ہے اس لیے درود کے صیغوں کے ساتھ سلام کے پڑھنے کا بھی اہتمام کیا جائے۔ (مؤلف)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا اِسمِ گرامی لکھتے وقت درودشریف لکھنے کا حکم

ایک محدّث حسن بن موسیٰ خضرمی معروف بہ ابن عجینہ رحمۃ اللہ علیہ گذرے ہیں۔ آپ کہتے ہیں کہ میں حدیث شریف لکھتے وقت جلدی کی وجہ سے درودشریف نہیں لکھتا تھا۔ ایک روز میں نے خواب میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہیں کیا ہوا کہ حدیث شریف لکھتے وقت درودشریف کا اہتمام نہیں کرتے جیسا کہ ابوعمر الطبر انی کرتے ہیں؟ چنانچہ میں خوفزدہ بیدار ہوا اور میں نے عہد کیا کہ آئندہ جب بھی حدیث شریف لکھوں گا تو صلی اللہ علیہ وسلم درودشریف کا اہتمام و التزام کروں گا۔ (رواہ ابنِ بشکوال کمافی القول البدیع)

ابوعلی حسن بن علی عطار رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ ابوطاہر مخلص رحمۃ اللہ علیہ نے مجھے کچھ اپنے ہاتھ کے تحریر شدہ اجزاء بھیجے جس میں میں نے دیکھا کہ جب نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا ذِکر مبارک آتا تو اِس کے ساتھ یہ لکھا ہوتا (صلی اللہ علیہ وسلم تسلیمًا کثیرً ا کثیرً ا کثیرً ا) میں نے اِس کا سبب پُوچھا۔ اُنھوں نے جواب دیا جب میں کم عمری میں حدیث شریف لکھتا تھا تو نامِ نامی کے ساتھ درود شریف نہیں لکھتا تھا پس میں نے ایک دِن خواب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی اور میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ کر آپ کی جانب چلا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا چہرہ انور دوسری جانب پھیر لیا۔ میں نے دوسری جانب پہنچ کر سلام کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر بھی اعراض فرمایا۔ میں نے تیسری مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے

سامنے آکر عرض کیا اے اللہ کے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ کیوں مجھ سے اعراض فرما رہے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب میں فرمایا۔ اس لیے کہ جب تم اپنی کتاب میں میرا ذِکر کرتے ہو تو مجھ پر درود شریف نہیں لکھتے۔ پس اُس وقت سے یہ میرا معمول ہو گیا ہے کہ جب بھی نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا اِسمِ گرامی لکھتا ہوں تو یہ ضرور لکھتا ہوں صلی اللہ علیہ وسلم تسلیمًا کثیرًا کثیرًا کثیرًا۔ (رواہ بشکوال کمافی القول البدیع ص:۲۰۶)

سفیان بن عینیہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میرا ایک دوست حدیث شریف کا طالب علم تھا۔ اِس کی وفات کے بعد میں نے اِس کو خواب میں دیکھا کہ وہ ہرے کپڑوں میں ٹہل رہا ہے۔ میں نے اُس سے کہا کیا تم میرے وہی دوست نہیں ہو جو کہ حدیث شریف کی تعلیم میں میرے ساتھ تھے؟ اِس نے کہا ہاں میں وہی ہوں۔ میں نے کہا یہ مرتبہ تمہیں کیسے نصیب ہوا۔ اِس نے کہا میں جو بھی حدیث شریف لکھتا تھا اِس میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا اِسمِ گرامی ہوتا تو میں نام کے ساتھ اِس کے نیچے صلی اللہ علیہ وسلم لکھتا تھا۔ اِس درود پاک لکھنے کی برکت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے نوازا ہے۔ جیسا کہ تم دیکھ رہے ہو۔ (اخرجہ الخطیب ومن طریقہ ابن بشکوال کمافی القول البدیع)

حافظ موسیٰ مدینی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی بہت سے محدّثین سے نقل کیا ہے کہ اِن کی وفات کے بعد اِن کو دیکھا گیا تو اُنہوں نے یہ خبر دی کہ اللہ تعالیٰ نے ہماری مغفرت فرمادی۔ بسبب اس کے کہ ہم ہر حدیث لکھتے وقت صلی اللہ علیہ وسلم لکھتے تھے۔ (راجع جلاء الافھام ص:۳۱۵)

بعض حضرات نے کتابوں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نامِ نامی اِسمِ گرامی کے ساتھ صلعم لکھا ہے یا پھر "ؐ"، لیکن صلعم اور ؐ یہ درود شریف نہیں ہے۔ لہٰذا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اسمِ گرامی کے ساتھ پورا درود شریف صلی اللہ علیہ وسلم صحیح اور واضح طور پر لکھنا چاہیے۔ اَدب کا تقاضا یہی ہے۔ (مؤلف) شبِ جمعۃ الوداع، ۲۰۰۹ء برمنگھم۔

روضۂ اطہر وانور کے پاس درود وسلام پیش کرنا

حضرت عبداللہ بن دینار رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو قبر اطہر وانور کے پاس کھڑے ہوئے دیکھا کہ صلوٰۃ وسلام پیش کر رہے تھے اور حضور ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لیے بھی دعا مانگ رہے تھے۔ (موطا امام مالک ص:۳۹۷)

حضرت عبداللہ بن دینار رحمۃ اللہ علیہ حضرت ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ جب وہ سفر پر جانے کا ارادہ فرماتے یا سفر سے واپس ہوتے تو اولاً قبر اطہر وانور پر حاضر ہوکر صلوٰۃ وسلام پیش کرتے اور دعا مانگ کر واپس ہوتے۔ (موطا امام مالک، ص:۳۹۶)

حضرت امام نافع رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ حضرت ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب سفر سے واپس تشریف لاتے تو مسجد میں داخل ہوکر قبر اطہر پر تشریف لاتے اور فرماتے۔ ''**السّلام علیك یا رسول الله**'' ''**السّلام علیك یا ابا بکر**'' ''**السّلام علیك یا أتباه**'' (یا اتباہ یعنی اے میرے اَبّا جان) (فضل الصّلوٰۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم رقم ۹۰۰، سنن البیہقی)

چہل حدیث مشتمل بر صلوٰۃ و سلام

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

1۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْہُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَکَ
(طبرانی)

2۔ اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعْوَۃِ الْقَآئِمَۃِ وَالصَّلٰوۃِ النَّافِعَۃِ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ ارْضَ عَنِّیْ رِضًا لَّا تَسْخَطُ بَعْدَہٗ اَبَدًا۔ (مسند احمد)

3۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَرَسُوْلِکَ وَصَلِّ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ۔ (ابن حبان)

4۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّارْحَمْ مُحَمَّدًا وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ وَبَارَکْتَ وَرَحِمْتَ عَلٰٓی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔ (بیہقی)

5۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔ (بخاری و مسلم)

6۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ وَبَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔ (مسلم)

7۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰىٓ اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰىٓ اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰىٓ اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰىٓ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔ (ابنِ ماجہ)

8۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰىٓ اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰىٓ اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰىٓ اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰىٓ اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔ (نسائی)

9۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰىٓ اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰىٓ اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰىٓ اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔ (ابوداؤد)

10۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰىٓ اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰىٓ اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰىٓ اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰىٓ اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔ (ابوداؤد)

11۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰىٓ اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰىٓ اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ وَ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰىٓ اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰىٓ اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ فِي الْعٰلَمِيْنَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔ (مسلم، ابوداؤد، ترمذی)

12۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰىٓ اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ وَ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اَزْوَاجِهٖ وَ ذُرِّيَّتِهٖ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰىٓ اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔ (نسائی، ابوداؤد، ابنِ ماجہ)

13۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اَزْوَاجِہٖ وَ ذُرِّیَّتِہٖ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ وَبَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اَزْوَاجِہٖ وَذُرِّیَّتِہٖ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔ (مسلم)

14۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ النَّبِیِّ وَاَزْوَجِہٖ اُمَّھَاتِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَذُرِّیَّتِہٖ وَاَھْلِ بَیْتِہٖ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔ (ابوداؤد)

15۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ وَبَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَتَرَحَّمْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا تَرَحَّمْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اِبْرَاھِیْمَ۔ (طبری)

16۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ اَللّٰھُمَّ تَرَحَّمْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا تَرَحَّمْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ اَللّٰھُمَّ تَحَنَّنْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا تَحَنَّنْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ اَللّٰھُمَّ سَلِّمْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا سَلَّمْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔ (سعایہ جز الصلاۃ للوبری عن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

17۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی

اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّارْحَمْ مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ وَبَرَكْتَ وَتَرَحَّمْتَ عَلٰی اِبْرَاهِيْمَ وَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ فِيْ الْعٰلَمِيْنَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔ (سعایہ)
(المستدرک للحاکم)

18۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰی اِبْرَاهِيْمَ وَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ط اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰی اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ط (صحاح ستہ)

19۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ وَ بَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ۔ (نسائی۔ ابن ماجہ)

20۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰی اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰی اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔ (نسائی)

21۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ صَلٰوةً تَكُوْنُ لَكَ رِضًی وَّ لَهٗ جَزَآءً وَّ لِحَقِّهٖ اَدَاءً وَّ اَعْطِهِ الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ وَالْمَقَامَ الْمَحْمُوْدَ الَّذِيْ وَعَدْتَّهٗ وَاجْزِهٖ عَنَّا مَا هُوَ اَهْلُهٗ وَاجْزِهٖ اَفْضَلَ مَا جَازَيْتَ نَبِيًّا عَنْ قَوْمِهٖ وَرَسُوْلًا عَنْ اُمَّتِهٖ وَصَلِّ عَلٰی جَمِيْعِ اِخْوَانِهٖ مِنَ النَّبِيِّيْنَ وَالصَّالِحِيْنَ يَآ اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ۔ (سخاوی)

22۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ وَبَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔ (رواہ احمد والحاکم وصححہ، والبیہقی فی سننہ)

23۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اَھْلِ بَیْتِہٖ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلَیْنَا مَعَھُمْ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اَھْلِ بَیْتِہٖ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلَیْنَا مَعَھُمْ صَلَوَاتُ اللّٰہِ وَصَلَوَاتُ الْمُؤْمِنِیْنَ عَلٰی مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ۔ (دارقطنی)

24۔ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ صَلَوَاتِکَ وَرَحْمَتَکَ وَبَرَکَاتِکَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا جَعَلْتَھَا عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ وَبَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔ (احمد)

25۔ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلَی النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ۔ (نسائی)

26۔ اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّیِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصَّالِحِیْنَ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ۔ (نسائی)

27۔ اَلتَّحِیَّاتُ الطَّیِّبَاتُ الصَّلَوَاتُ لِلّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصَّالِحِیْنَ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا

اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ۔ (نسائی ومسلم)

28۔ اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ الطَّیِّبَاتُ الصَّلَوَاتُ لِلّٰہِ السَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصَّالِحِیْنَ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْكَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ۔ (نسائی)

29۔ اَلتَّحِیَّاتُ الْمُبَارَکَاتُ الصَّلَوَاتُ الطَّیِّبَاتُ لِلّٰہِ سَلَامٌ عَلَیْكَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ سَلَامٌ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصَّالِحِیْنَ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ۔ (نسائی)

30۔ بِسْمِ اللّٰہِ وَبِاللّٰہِ اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّیِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصَّالِحِیْنَ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ اَسْاَلُ اللّٰہَ الْجَنَّةَ وَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ النَّارِ۔ (نسائی)

31۔ اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ الزَّاکِیَاتُ لِلّٰہِ الطَّیِّبَاتُ الصَّلوٰتُ لِلّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصَّالِحِیْنَ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ۔ (نسائی)

32۔ بِسْمِ اللّٰہِ وَبِاللّٰہِ خَیْرِ الْاَسْمَآءِ اَلتَّحِیَّاتُ الطَّیِّبَاتُ الصَّلَوَاتُ لِلّٰہِ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْكَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ اَرْسَلَہٗ بِالْحَقِّ بَشِیْرًا وَّنَذِیْرًا وَّ اَنَّ السَّاعَةَ اٰتِیَةٌ لَّا رَیْبَ فِیْھَا اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ

الصَّالِحِيْنَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ وَاهْدِنِیْ۔ (معجم کبیر طبرانی)

33۔ اَلتَّحِيَّاتُ الطَّيِّبَاتُ وَالصَّلَوَاتُ وَالْمُلْكُ لِلّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ۔ (ابوداؤد)

34۔ بِسْمِ اللّٰهِ التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ الصَّلَوَاتُ لِلّٰهِ الزَّاكِيَاتُ لِلّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَى النَّبِيِّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ شَهِدْتُّ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ شَهِدْتُّ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ۔ (موطاامام مالک)

35۔ اَلتَّحِيَّاتُ الطَّيِّبَاتُ الصَّلَوَاتُ الزَّاكِيَاتُ لِلّٰهِ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ۔

(امام مالک عن عائشة)

36۔ اَلتَّحِيَّاتُ الطَّيِّبَاتُ الصَّلَوَاتُ الزَّاكِيَاتُ لِلّٰهِ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ۔ (امام مالک عن عائشة)

37۔ اَلتَّحِيَّاتُ الصَّلَوَاتُ لِلّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّلِحِيْنَ۔ (طحاوی)

38۔ اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ الصَّلَوَاتُ الطَّيِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔ (ابوداؤد)

39۔ اَلتَّحِيَّاتُ الْمُبَارَكَاتُ الصَّلَوَاتُ الطَّيِّبَاتُ لِلّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ۔ (مسلم)

40۔ بِسْمِ اللّٰهِ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ۔ (صحیح المستدرک للحاکم)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

تمام تعریف اللہ کے لیے ہے جو جہانوں کا پروردگار ہے

درود شریف تنجینا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوةً تُنَجِّيْنَا بِهَا مِنْ جَمِيْعِ الْاَحْوَالِ وَالْاٰفَاتِ وَتَقْضِيْ لَنَا بِهَا جَمِيْعَ الْحَاجَاتِ وَتُطَهِّرُنَا بِهَا مِنْ جَمِيْعِ السَّيِّئَاتِ وَتَرْفَعُنَا بِهَا عِنْدَكَ اَعْلَى الدَّرَجَاتِ وَتُبَلِّغُنَا بِهَآ اَقْصَى الْغَايَاتِ مِنْ جَمِيْعِ الْخَيْرٰتِ فِي الْحَيَاتِ وَبَعْدَ الْمَمَاتِ اِنَّكَ مُجِيْبُ الدَّعْوَاتِ وَرَافِعُ الدَّرَجَاتِ وَيَا قَاضِيَ الْحَاجَاتِ وَيَا كَافِي الْمُهِمَّاتِ وَيَا دَافِعَ الْبَلِيَّاتِ وَيَا حَلَّ الْمُشْكِلَاتِ اَغِثْنِيْ اَغِثْنِيْ اَغِثْنِيْ يَا اِلٰهِيْ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ○ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَاٰلِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ط

ترجمہ: اے اللہ ہمارے سردار حضرت سیّدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور اُن کی آل پر ایسی رحمت و برکت نازل فرما جس سے ہمیں تمام ڈر خوف اور آفات سے نجات ہو جائے اور جس کی برکت سے ہماری تمام حاجتیں روا ہو جائیں اور جس کی بدولت ہم تمام گناہوں سے پاک وصاف ہو جائیں اور جس کے وسیلہ سے ہم تیری بارگاہ میں اعلیٰ درجوں پر متمکن ہوں اور جس کے ذریعہ ہم زندگانی کی تمام نیکیوں اور مرنے کے بعد کی تمام اچھائیوں سے بدرجۂ غایت فائدہ حاصل کریں۔ خدائے تحقیق آپ ہماری دُعاؤں کے قبول فرمانے والے ہیں اور ہمارے درجات کو بلند کرنے والے اور ہماری حاجتوں کو بَر لانے والے اور ہماری بلاؤں کو رفع کرنے والے اور ہماری سخت مشکلات کے حل کرنے والے میری فریاد کو پہنچیں اور اسے اپنے حضور تک رسائی دیں۔ میری عرض قبول فرمائیں۔ الٰہی تحقیق تُو ہی ہر چیز پر قادر ہے۔ اے اللہ درود بھیج اور پر سردار ہمارے محمد صلی اللہ علیہ وسلم جو نبی اُمّی ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آل پر برکت اور سلامتی۔ (بحوالہ فضائل درود شریف از مولٰنا محمد زکریاؒ)

حضرت شیخ شہاب الدّین بن ارسلانؒ کا درود شریف

نزہتہ المجالس میں لکھا ہے کہ بعض صُلحا میں سے ایک صاحب کو حبسِ بول ہو گیا۔ اُنہوں نے خواب میں عارف باللہ حضرت شیخ شہاب الدین بن ارسلان رحمتہ اللہ علیہ کو جو بڑے زاہد اور عالم تھے کو دیکھا اور اُن سے اپنے مرض کی شکایت کی۔ اُنہوں نے فرمایا تو تریاقِ مجرّب سے کہاں غافل ہے۔ یہ درود پڑھا کر۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى رُوْحِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِي الْاَرْوَاحِ وَصَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى قَلْبِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِي الْقُلُوْبِ وَصَلِّ وَسَلِّم عَلٰى جَسَدِ مُحَمَّدٍ فِي الْاَجْسَادِ وَصَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى قَبْرِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِي الْقُبُوْرِ۔ خواب سے اُٹھنے کے بعد کثرت سے اِن حضرات نے یہ درود شریف پڑھا اور اِن کا

مرض زائل ہوگیا۔(فضائل درود شریف)

حضرت امامِ شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا درود شریف

حضرت امام شافعیؒ کیمطلق ایک دو قصّے زاد السعید سے بھی گذر چکے ہیں۔حضرت موصوف کے متعلق اِس نوع کے کئی خواب منقول ہیں۔امام سخاویؒ قولِ بدیع میں عبداللہ بن الحکمؒ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام شافعیؒ کو خواب میں دیکھا۔ میں نے اُن سے پوچھا اللہ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ کیا۔اُنہوں نے فرمایا اللہ نے مجھ پر رحم فرمایا اور میری مغفرت کر دی اور میرے لیے جنت ایسی مزّین کی گئی جیسا کہ دلہن کو مزّین کیا جاتا ہے اور میرے اوپر ایسے بکھیر دی گئی جیسے کہ دُلہن پر بکھیر کی جاتی ہے۔میں نے پوچھا یہ مرتبہ کیسے پہنچا؟ مجھ سے کسی کہنے والے نے یوں کہا کہ کتاب الرسالہ میں جو درود لکھا ہے اِس کی وجہ سے میں نے پوچھا وہ کیا ہے مجھے بتایا گیا کہ وہ یہ ہے۔**صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا ذَكَرَهُ الذّٰكِرُوْنَ وَعَدَدَ مَا غَفَلَ عَنْ ذِكْرِهِ الْغَافِلُوْنَ**۔ جب میں صبح کو اُٹھا تو میں نے امام صاحبؒ کی کتاب الرسالہ میں یہ درود شریف اِسی طرح پایا۔(فضائل درود شریف)

حضرت فضل بن زیرک رحمۃ اللہ علیہ کا درود شریف

حضرت ابوالفضل قرمسانی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا میرے پاس ایک شخص خراسان سے آیا اور مجھے فرمایا مجھے خواب میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا دیدار نصیب ہوا۔میں نے دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسجدِ نبوی میں جلوہ افروز ہیں اور مجھے حکم دیا کہ جب تُو ہمدان جائے تو فضل بن زیرکؒ کو میرا اسلام دینا میں عرض گذار ہوا حضور اُس پر یہ کرم کس وجہ سے ہے۔فرمایا وہ سو بار مجھ پر درود پاک پڑھتا ہے جب اس آنے والے نے سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا پیغام پہنچایا اور کہا کہ وہ درود شریف مجھے بھی بتا دیجیے تو فرمایا روزانہ میں یہ درود پاک سو بار یا اِس سے زیادہ پڑھتا ہوں۔**اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ جَزَى اللّٰهُ مُحَمَّدًا عَنَّا مَا هُوَ اَهْلُهٗ**۔اُس نے مجھ سے درود شریف یاد کر لیا اور قسم کھا کر کہنے لگا میں آپ کو نہیں جانتا تھا اور نہ ہی آپ کا نام جانتا تھا۔مجھے رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کے متعلق بتایا ہے۔لہٰذا میں نے اُس آنے والے کے لیے کچھ ہدیہ دینا چاہا مگر اُس نے قبول نہ کیا اور کہا میں سیّدِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیغام مبارک کو حُطامِ دُنیا کے بدلہ نہیں بیچنا چاہتا اور وہ چلا گیا۔(سعادۃ الدارین،ص:۱۴۶)

حضرت شاہ ولی اللہ محدّث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا درود شریف

حضرت شاہ ولی اللہ محدّث دہلویؒ حرز ثمین نمبر ۱۳ پر تحریر فرماتے ہیں کہ مجھے میرے والد صاحب نے اِن الفاظ کے ساتھ درود شریف پڑھنے کا حکم صادر فرمایا تھا۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَآلِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ۔ میں نے خواب میں اِس درود کو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں پڑھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِس کو پسند فرمایا۔ (فضائل درود شریف)

حضرت علامہ یوسف بن اسماعیل نبہانی رحمۃ اللہ علیہ کا درود شریف

حضرت علامہ یوسف بن اسماعیل نبہانی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا درود شریف

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدِیْ يَا رَسُوْلَ اللهِ قَلَّتْ حِيْلَتِیْ اَدْرِكْنِیْ۔

روزانہ تین سو بار دِن رات میں پڑھے اور مصیبتوں اور پریشانیوں کے وقت ایک ہزار بار پڑھے۔ یہ حل اُلمشکلات کے لیے تریاق مجرّب ہے۔ (حجۃ اللہ مع العلمین، ص: ۴۴۲، ج: ۲)

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ۔ (رواہ النسائی فی ستہ، حدیث نمبر ۱۲۹۲)

صَلَّى اللهُ عَلٰی حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلِّمْ۔ (درود خضری)

حضرت ابنِ مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ اُنہوں نے زید بن وھب سے کہا کہ دیکھو جمعہ کے دن ایک ہزار بار درود شریف پڑھنے کو نہ چھوڑ نا یہ درود پڑھا کرو۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ۔ (جلاء الافہام، ص: ۳۸، القول)

حضرت سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جس نے جمعہ کے دن نمازِ عصر پڑھ کر اِسی جگہ بیٹھے ہوئے اَسّی (۸۰) بار یہ درود پاک پڑھا۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی آلِهٖ وَسَلِّمْ تَسْلِيْمًا۔ تو اس کے اَسّی (۸۰) سال کے گناہ بخش دیئے جائیں گے اور اِس کے نامۂ اعمال میں اَسّی سال کی عبادت کا ثواب لکھا جائے گا۔ (سعادۃ الدّارین)

حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جنابِ سیّدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص یہ دعا کرے۔ جَزَى اللهُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَّا هُوَ اَهْلُهٗ (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ تعالیٰ جزا دے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو ہم لوگوں کی طرف

سے (جس بدلہ کے وہ مستحق ہیں) تو اس کا ثواب ستّر فرشتوں کو ایک ہزار دن تک مشقت میں ڈالے گا) یعنی ستّر فرشتے ایک ہزار دِن تک اِس کا ثواب لکھتے لکھتے تھک جائیں گے۔(فضائل درودشریف)

خواب میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کے لیے عمل

حضرت شاہ ولی اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب نوادر میں بہت سے مشائخ تصوّف اور ابدال کے ذریعہ سے حضرت خضر علیہ الصّلوٰۃ والسّلام سے متعدد اعمال نقل کیے ہیں اگر چہ محدّثانہ حیثیت سے ان پر کلام ہے لیکن کوئی فقہی مسئلہ نہیں جس میں دلیل یا حُجّت کی ضرورت ہو۔ مبشرات اور منامات ہیں منجملہ ان کے لکھا ہے کہ ابدال میں سے ایک بزرگ نے حضرت خضر علیہ الصّلوٰۃ والسّلام سے درخواست کی کہ مجھے کوئی عمل بتایئے جو میں رات کو کیا کروں۔ اُنہوں نے فرمایا مغرب سے عشاء تک نفلوں میں مشغول رہا کر اور ہر رکعت میں ایک دفعہ سورۃ فاتحہ اور تین مرتبہ قُلْ هُوَاللّٰهُ اَحَدٌ پڑھتا رہا کر۔ عشاء کے بعد بھی بغیر بات کیے اپنے گھر چلا جا اور وہاں جا کر دو رکعت نماز نفل پڑھ۔ ہر رکعت میں ایک دفعہ سورۃ فاتحہ اور سات مرتبہ قُلْ هُوَاللّٰهُ اَحَدٌ نماز کا سلام پھیرنے کے بعد ایک سجدہ کر جس میں سات مرتبہ استغفار، سات مرتبہ درود شریف اور سات مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰهِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ پھر سجدہ سے سر اُٹھا کر دعا کے لیے ہاتھ اُٹھائے اور یہ دعا پڑھے يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ يَا ذَالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ يَا اِلٰهَ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ يَا رَحْمٰنَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَرَحِيْمَهُمَا يَا رَبِّ يَا رَبِّ يَا اَللّٰهُ يَا اَللّٰهُ يَا اَللّٰهُ پھر اس حال میں ہاتھ اُٹھائے ہوئے کھڑا ہو اور کھڑے ہو کر پھر یہی دعا پڑھے پھر دائیں کروٹ پر قبلہ کی طرف منہ کر کے لیٹ جا اور سونے تک درود پاک پڑھتا رہ جو شخص یقین اور نیک نیّتی کے ساتھ اِس پر مداومت کرے گا۔ مرنے سے پہلے حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو اِنشاءاللہ ضرور خواب میں دیکھے گا۔ بعض لوگوں نے اِس کا تجربہ کیا۔ اُنہوں نے دیکھا وہ جنت گئے۔ وہاں انبیائے کرام علیہ السّلام اور سیّد الانبیا صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوئی اور اُن سے بات کرنے کا شرف حاصل ہوا اِس عمل کے بہت سے فضائل ہیں۔ جن کو اختصاراً ہم نے چھوڑ دیا ہے۔(فضائل درود شریف)

دیگر

حضرت شیخ عبدالحق دہلویؒ نے ''ترغیب اہلِ سعادت'' میں لکھا ہے کہ شبِ جمعہ میں دو رکعت نمازِ نفل پڑھے اور ہر رکعت میں گیارہ بار آیۃ الکرسی اور گیارہ بار قُلْ هُوَاللّٰهُ اَحَدٌ اور بعد سلام سو بار یہ درود شریف پڑھیں۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلِّمْ تو اِنشاءاللہ تین جمعے نہ گذرنے پائیں گے کہ سیّد الکونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت نصیب ہوگی۔(فضائل درودشریف)

خواب میں دیدارِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے لیے دُرود شریف حدیث شریف کی روشنی میں

روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ جوکوئی کہے ''اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی رُوْحِ مُحَمَّدٍ فِی الْاَرْوَاحِ وَصَلِّ عَلٰی جَسَدِ مُحَمَّدٍ فِی الْاَجْسَادِ وَصَلِّ عَلٰی قَبْرِ مُحَمَّدٍ فِی الْقُبُوْرِ اَللّٰھُمَّ اَبْلِغْ لِرُوْحِ مُحَمَّدٍ مِنِّی تَحِیَّۃً وَسَلَامًا''، تو دیکھے گا وہ شخص مجھے خواب میں۔ (مطالع المسرات)

کثرت کے ساتھ درود وسلام پڑھنے کی تبلیغ کرنی اعلیٰ وافضل عمل ہے اور کتاب اِس کا ذریعہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشادگرامی ہے کہ جوشخص اُمر دین کے متعلق چالیس حدیثیں میری امّت کو پہنچا دے تو اللہ تعالیٰ اِس کو زمرۂ علماء میں محشور فرمائیں گے اور میں اِس کا شفیع ہوں گا الغرض اِس کتاب کی حسبِ استطاعت زیادہ سے زیادہ اشاعت کرا کر تقسیم کرنا بے شمار دینی و دنیاوی خیر و برکات حاصل کرنے کا ذریعہ ہے اور اگر کسی درودخواں کو کثرت کے ساتھ درود وسلام پڑھنے سے جوفوائد ومشاہدات حاصل ہوں تو مؤلف کو مطلع کریں تا کہ آئندہ ایڈیشن میں اِنشاءاللہ بطور ضمیمہ کتاب میں شامل کر دیئے جائیں کہ یہ بات فضیلت درود شریف میں سے ہے۔ لیکن خیال رہے کہ واقعہ حقیقت پر مبنی ہو کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشادِگرامی ہے ''مَنْ کَذَبَ عَلَیَّ مُتَعَمِّدًا فَلْیَتَبَوَّأْ مَقْعَدَہٗ مِنَ النَّارِ'' (متفق علیہ) جس شخص نے عمداً کوئی جھوٹ گھڑ کر میری طرف منسوب کیا اُسے چاہیے کہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنا لے۔ اس لیے خلوصِ نیّت اور صداقت شرط ہے۔ (مؤلف)

عاشقِ رسول ﷺ حضرت مولٰنا عارف جامیؒ کا عاشقانہ واقعہ

لاؤں کہاں سے چین دِلِ بیقرار کا
آنکھوں کو شوقِ دید ہے تیرے دیار کا

حضرت مولٰنا عارف جامی رحمۃ اللہ علیہ یہ نعت کہنے کے بعد جب ایک مرتبہ حج کے لیے تشریف لے گئے تو ان کا ارادہ یہ تھا کہ روضۂ اقدس کے پاس کھڑے ہو کر اِس نعت کو پڑھیں گے۔ جب حج کے بعد مدینہ منوّرہ حاضری کا ارادہ کیا تو امیرِ مکّہ نے خواب میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب میں ان کو یہ ارشاد فرمایا کہ اس کو (جامی کو) مدینہ نہ آنے دیں۔ امیر مکّہ نے ممانعت کر دی مگر ان پر جذب وشوق اس قدر غالب تھا کہ چھپ کر مدینہ منوّرہ کی طرف چل دیئے۔ امیر مکّہ نے دوبارہ خواب میں دیکھا۔ حضور سیّد دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا وہ آ رہا ہے۔ اس کو یہاں نہ آنے دو۔ امیر مکّہ نے آدمی دوڑائے اور ان کو راستہ سے پکڑوا کر بلایا۔ اِن پر سختی کی اور جیل خانہ میں ڈال دیا۔ اِس پر تیسری مرتبہ امیر مکّہ کو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ کوئی مجرم نہیں بلکہ اِس نے کچھ اشعار کہے ہیں جن کو یہاں آ کر میری قبر کے پاس کھڑے ہو کر پڑھنے کا ارادہ کر رہا ہے اگر ایسا ہوا تو قبر سے مصافحہ کے لیے ہاتھ نکلے گا جس میں فتنہ ہوگا۔ اِس پر اِن کو جیل سے نکالا گیا اور بہت اعزاز و کرام کیا گیا۔ (فضائل اعمال)

سُبحاَن اللہ

نعت شریف بحضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم

از حضرت مولٰنا عارف جامی رحمۃ اللہ علیہ

زِمہجوری برآمد جانِ عالم ترَحَم یا نبی اَللہ ترَ حَم
نہ آخر رِحمۃ لِلعَالمینی زِمحروماں چرا غافل نشینی
زِخاکِ اے لالۂ سیراب بر خیز چو نرگس خواب چند از خواب برخیز
بروں آور سر اَز بُردِ یمانی کہ روئے تُست صُبحؑ زِندگانی
شب اندوہ مارا روز گرداں ذِ رویت روزِ ما فیروز گرداں
بہ تن در پوش عَنبر بُوئے جامۂ بسر بر بند کافوری عمامہ
فرود آویز اَز سر گیسواں را فگن سایۂ بپا سرو رواں را
ادیم طائفے نعلین پا کُن شراک اَز رِشتۂ جہا نہائے ما کُن
جہانے دیدہ کردہ فرش رہ اَند چو فرش اقبالِ پابوسِ تو خواہند
زِحجرہ پائے در صحن حرم نِہ بفرقِ خاک رہ بوساں قدم نہ
بدہ دستی زپا اُفتادگاں را بکن دِلداریئے دِل دادگاں را
اگرچہ غرق دریائے گناھم فتادہ خشک لب برخاک راہم
تو ابر رحمتی آں بہ کہ گاۓ کنی بر حال لب خُشکاں نگاہے
خوشا کز گِردِ رہ سویت رسیدیم بدیدہ گرد اَز کویت کشیدیم
بمسجد سجدۂ شُکرانہ کردیم چراغت راز جَاں پروانہ کردیم
بگردِ روضہ اَت گشتیم گُستاخ دِلم چُوں پنجرۂ سوراخ سوراخ
زدیم اَز اشک ابر چشم بے خواب حریم آستاں روضہ اَت آب
گہے رفتیم زاں ساحت غبارے گہے چیدیم زد خاشاک وخارے
ازاں نورِ سواد دیدہ وادیم وزیں برریش دِل مرہم نہادیم
بسوئے مِنبرت رہ بر گرفتیم زِچہرہ پایۂ اش در زر گرفتیم
زِ محرابت بسجدہ کام جُستیم قدم گاہت بخون دیدہ شستیم
بپائے ہر ستوں قدرِ است کردیم مقام راستاں درخواست کردیم

زِداغ آرزویت بادل خوش — زدیم اَز دِل بہر قندیل آتش

کنوں گرتن نہ خاک آں حریم ست — بحمد اللہ کہ جاں آں جا مقیم ست

بخود درماندۂ اَمّ اَز نفس خود رائے — ببیں درماندۂ چندیں بہ بخشائے

گر نہ بُود چو لُطفت دَست یارے — زدست مانیاید ہیچ کارے

قضامی اَفگند از راہِ مارا — خدارا اَز خدا درخواہ مارا

کہ بخشد از یقیں اوّل حیاتے — دہد آنگہ بکار دیں ثباتے

چُو ہول روزِ رُستاخیز خیزد — باتش آبروئے مانہ ریزد

کندبا ایں ہمہ گمراہی ما — ترا اِذنِ شفاعت خواہی ما

چو چوگاں سرفگندہ آوری روئے — بمیدانِ شفاعت اُمّتی گوے

بحسن اہتمامت کارِ جامیؔ — طفیلِ دیگراں یا بد تمامی

ترجمہ نعت شریف

۱۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے فراق سے کائنات عالم کا ذرّہ ذرّہ جاں بلب ہے اور دم توڑ رہا ہے۔ اے رسولِ خدا (صلی اللہ علیہ وسلم) نِگاہِ کرم فرمایئے اے ختم اُلمرسلین رحم فرمایئے۔

۲۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم یقیناً رحمۃ للعالمین ہیں ہم خرماں نصیبوں اور ناکامانِ قسمت سے آپ کیسے تغافل فرما سکتے ہیں۔

۳۔ اِے لالۂ خوش رنگ اپنی شادابی و سیرابی سے عالم کو مستفید فرمایئے اور خوابِ نرگسیں سے بیدار ہو کر ہم محتاجانِ ہدایت کے قلُوب کو منوّر فرمایئے۔

۴۔ اَپنے سر مبارک کو یمنی چادروں کے کفن سے باہر نکالیے کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا روئے اَنور صبحِ زندگانی ہے۔

۵۔ ہماری غمناک رات کو دِن بنا دیجیے اور اپنے جمال جہاں آراء سے ہمارے دِن کو فیروزمندی و کامیابی عطا کر دیجیے۔

۶۔ جسمِ اطہر پر حسبِ عادت عنبر بیز لباس آراستہ فرمایئے اور سفید کافوری عمامہ زیبِ سر فرمایئے۔

۷۔ اپنی عنبر بار و مُشکیں ذولفوں کو سر مبارک سے لٹکا دیجیے تا کہ اُن کا سایہ آپ کے بابرکت قدموں پر پڑے (کیونکہ مشہور ہے کہ قامت اطہر و جسمِ انور کا سایہ نہ تھا۔ لہٰذا گیسوئے شبِ گوں کا سایہ ڈالیے)۔

۸۔ حسبِ دستور طائف کے مشہور چمڑے کی مبارک نعلین (پاپوش) پہنیے اور ان کے تسمے اور پٹیاں ہمارے رِشتہ و جاں سے بنایئے۔

۹۔ تمام عالم اپنے دیدۂ دِل کو فرشِ راہ کیے ہوئے اور بچھائے ہوئے ہے اور فرشِ زمین کی طرح آپ (صلی اللہ علیہ

وسلم) کی قدم بوسی کا فخر حاصل کرنا چاہتا ہے۔

۱۰۔ حُجرہ شریف یعنی گُنبدِ خضرا سے باہر آ کر صحنِ حرم میں تشریف رکھیے۔ راہِ مبارک کے خاک بوسوں کے سر پر قدم رکھیے۔

۱۱۔ عاجزوں کی دستگیری بے کسوں کی مدد فرمایئے اور مُخلص عُشاق کی دِلداری و دلجوئی کیجیے۔

۱۲۔ اگرچہ ہم گناہوں کے دریا میں اَز سر تا پا غرق ہیں لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے راہِ مبارک پر تِشنہ و خُشک لب پڑے ہیں۔

۱۳۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ابرِ رحمت ہیں شایانِ شان گرامی ہے کہ پیاسوں اور تشنہ لبوں پر ایک نِگاہِ کرم بار ڈالی جائے۔

۱۴۔ ہمارے لیے کیسا اچھا وقت ہوتا کہ ہم گرد راہ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خِدمت گرامی میں پہنچ جاتے اور آنکھوں میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے کُوچۂ مبارک کی خاک کا سُرمہ لگاتے۔

۱۵۔ مسجد نبوی میں دوگانہ شکر ادا کرتے سجدۂ شکر بجالاتے روضۂ اقدس کی شمعٔ روشن کا اپنی جاں حزیں کو پروانہ بناتے۔

۱۶۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے روضۂ اطہر اور گنبدِ خضرا کے اِس حال میں مستانہ و بے تابانہ چکر لگاتے کہ دل صدمہائے عِشق اور وفورِ شوق سے پاش پاش اور چھلنی ہوتا۔

۱۷۔ حریم قدس اور روضۂ پُرنُور کے آستانۂ محترم پر اپنی بےخواب آنکھوں کے بادلوں سے آنسو برساتے اور چھڑکاؤ کرتے۔

۱۸۔ کبھی صحنِ حرم میں جھاڑو دے کر گرد و غبار کو صاف کرنے کا فخر اور کبھی وہاں کے خس و خاشاک کو دور کرنے کی سعادت حاصل کرتے۔

۱۹۔ گو گرد و غبار سے آنکھوں کو نقصان پہنچتا ہے مگر ہم اِس سے مردمک چشم کے لیے سامانِ روشنی مہیا کرتے اور گو خس و خاشاک زخموں کے لیے مُضر ہے مگر ہم اِس سے جراحتِ دِل کے لیے مرہم بناتے۔

۲۰۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر شریف کے پاس جاتے اور اس کے پائے مبارک کو اپنے عاشقانہ زرد چہرہ سے مَل مَل کر زرین وطلائی بناتے۔

۲۱۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے مصلّائے مبارک ومحراب شریف میں نماز پڑھ پڑھ کر تمنائیں پوری کرتے اور حقیقی مقاصد میں کامیاب ہوتے اور مصلّٰے میں جس جائے مقدّس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم مبارک ہوتے تھے اِس کو شوق کے اَشک خونیں سے دھوتے۔

۲۲۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد اطہر کے ہر ستون کے پاس اَدب سے سیدھے کھڑے ہوتے اور صدیقین کے مرتبہ کی دعا و درخواست کرتے۔

۲۳۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی دِل آویز تمنّاؤں کے زخموں اور دِل نشین آرزؤں کے داغوں سے انتہائی مسرت کے ساتھ ہر قندیل کو روشن کرتے۔

۲۴۔ اَب اگرچہ میرا جسم حرمِ انور وشبستانِ اطہر میں نہیں ہے لیکن اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ روح وہیں ہے۔

۲۵۔ میں اپنے خود بین وخود رائے نفسِ امّارہ سے سخت عاجز آ چکا ہوں ایسے بے کس وعاجز کی جانب التفات فرمایئے اور بخشش کی نظر ڈالیے۔

۲۶۔ اگر آپ کے لُطفِ کریمانہ کی مدد شامل حال نہ ہوگی تو ہم عضو معطّل ومفلوج ہو جائیں گے اور ہم سے کوئی کام انجام نہ پا سکے گا۔

۲۷۔ ہماری بدبختی ہمیں صراطِ مستقیم اور راہِ خدا سے بھٹکا رہی ہے۔ خدارا ہمارے لیے خداوند قدوس سے دعا فرمایئے۔

۲۸۔ یہ دعا فرمایئے کہ خداوند قدوس اوّلاً ہم کو پختہ یقین اور کامل اعتماد کی عظیم الشّان زندگی بخشے اور پھر احکامِ دین میں مکمل استقلال اور پوری ثابت قدمی عطا فرمائے۔

۲۹۔ جب قیامت کی حشر خیزیاں اور اُس کی زبردست ہولناکیاں پیش آئیں تو مالک یوم الدّین رحمٰن ورحیم ہم کو دوزخ سے بچا کر ہماری عزّت بچائے۔

۳۰۔ اور ہماری غلط روی اور صغیرہ وکبیرہ گناہوں کے باوجود آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہماری شفاعت کے لیے اجازت مرحمت فرمائیں کیونکہ بغیر اس کی اجازت کے شفاعت نہیں ہو سکتی۔

۳۱۔ ہمارے گناہوں کی شرم سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سرخمیدہ چوگاں کی طرح میدانِ شفاعت میں سَر جُھکا کر (نفسی نفسی) نہیں بلکہ یاربِّ اُمتی اُمتی فرماتے ہوئے تشریف لائیں۔

۳۲۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حُسنِ اہتمام اور سعی جمیل سے دوسرے مقبول بندگانِ خدا کے صدقہ میں غریب جامیؔ کا بھی کام بن جائے گا۔ (فضائل اعمال)

مناجات منظوم بحضور ربِّ ذوالجلال

یَا رَبّ روز و شب توفیق احساں دے مجھے
خوف اپنا ظاہر و باطن میں یکساں دے مجھے

حُبِّ سُنّت یا الٰہی عِشقِ قرآں دے مجھے
نعمتِ دارین غنی نورِ ایماں دے مجھے

میں نہیں کہتا کہ تُو تختِ سلیماں دے مجھے
اپنی اُلفت دے مجھے بس عزم وایقاں دے مجھے

تا دم آخر رہوں اسلام پر ثابت قدم
استقامت پختگی ہر لمحہ ہر آں دے مجھے

عزم دے ایسا پہاڑوں سے بھی جاٹکراؤں میں
قوّتِ حیدرؓ دے مجھ کو جذبِ سلیماںؓ دے مجھے

مشعلِ راہِ ہدایت اُسوۂ فاروقؓ ہو
عشقِ نبی ﷺ جذبہ صدیقؓ وعثماںؓ دے مجھے

راہِ خدمت میں ہی بس مَر مٹنے کی ہے آرزو
اے میرے اللہ تُو اسباب وساماں دے مجھے

تجھ کو پا کر اے خدا پاؤں حیاتِ جاوداں
جو خزاں نا آشنا ہو وہ گُلستاں دے مجھے

بحرِ ظُلمت میں بنے جو میرے لیے خِضرِ راہ
غیب سے ایسا کوئی مردِ مسلماں دے مجھے

قلب دے ایسا جو تیری یاد میں جائے پگھل
خوف سے اپنے یا الٰہی چشمِ گریاں دے مجھے

کر مجھے یا ربّ غنائے ظاہر و باطن عطاء
تُندرستی اے طبیب دردِ منداں دے مجھے

اہلِ بدعت اور بدکاروں کی صحبت سے بچا
یا الٰہی اُلفتِ پرہیز گاراں دے مجھے

کام میرا زندگی بھر خدمتِ قرآں ہو
عشقِ سُنّت دے خدایا نُورِ عرفاں دے مجھے

راز احقر کو عطاء کر اے خدا اپنی رضا
استقامت تا دَمِ آخر اے رحماں دے مجھے

مؤلف تجلّیاتِ اَلقُلوب

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہٖ

سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ○

اللہ تعالیٰ کا کروڑ بار شُکر ہے کہ جس نے اس بندۂ گنہگار کو یہ کتاب تجلّیات اَلقُلوب لکھنے کی توفیق عطا فرمائی۔ چنانچہ پانچ رمضان المبارک ہجری ۱۴۲۴ھ 2003ء کی شبِ جمعۃ المبارک کو یہاں انگلینڈ کے شہر پیٹر برو میں اِس بندۂ ناچیز نے یہ کتاب لکھنے کی ابتداء کی تھی اور اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم اور اُس کی توفیق سے 2009ء رمضان المبارک میں یہ کتاب بَرمنگھم میں پایۂ تکمیل کو پہنچی۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس کتاب کو اپنی بارگاہِ عالی میں قبول ومنظور فرما کر اِس کے لکھنے، پڑھنے، سننے والوں سب کے لیے ذریعہ نجات بنائے اور سب کی دنیاو آخرت کی مشکلات دُور کرے اور اِس بندہ عاجز فقیر کے والدین کے لیے ایسا صدقہ جاریہ بنادے کہ قیامت تک قائم رہے اور اس کی برکت سے قیامت کے روز اُنہیں زمرۂ اولیاء میں شامل کرے۔ آمین۔

وَآخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ۔

میری قسمت سے الٰہی پائیں یہ رنگِ قبول

پُھول کچھ میں نے چُنے ہیں اُن ﷺ کے دامن کے لیے

اس نعمت پر اللہ تعالیٰ کا شکر اور آقائے دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم کا کروڑ بار شکریہ ادا کرتا ہوں کہ اس کتاب کی کمپوزنگ و پروف ریڈنگ کا کام مکمل ہونے کے بعد جس دِن پرنٹنگ کے لیے بتایا تو اُسی شب خواب میں میری زباں پر اچانک درود شریف اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ جاری ہوا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اِس گنہگار اُمتی پر رحم وکرم فرماتے ہوئے اِس کے گھر کلیام سیّداں میں تشریف لائے جو بندۂ عاجز فقیر کے لیے سعادت وسرمایۂ تسلی ہے کہ یہ کتاب بارگاہِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم میں شرفِ قبولیت حاصل کر چکی ہے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔

Abid Hussain Hashmi
C/O Moseley Auto Parts Ltd.
364, Moseley Road, Birmingham B12 9AT
Email: qaziabid@outlook.com

مجھے خاک میں ملا کر میری خاک بھی اُڑا دے
تیرے نام پر مٹا ہوں مجھے کیا غرض نشاں سے

مؤلف کی مایۂ ناز تالیف

گلستانِ فضلؒ

جس کا پہلا ایڈیشن جون 1995ء میں شائع ہو چکا ہے۔ انشاء اللہ جلد منظرِ عام پر آ رہی ہے۔ یہ کتاب مؤلف نے اپنے جدِّ امجد سلسلۂ چشتیہ صابریہ کے آفتاب حضرت سلطان العارفین شیخ بابا فضل الدین کلیامی رحمۃ اللہ علیہ کی مجاہدانہ زِندگی پر لکھی ہے جن کے بارے میں حضرت پیر سیّد مہر علی شاہ صاحبؒ فرماتے ہیں کہ بابا جی صاحبؒ کو جہادِ نفس میں بلند مقام حاصل تھا جو جو ریاضاتِ شاقہ اُنہوں نے اُٹھائی ہیں اہلِ زمانہ نے اُن کی نظیر نہیں دیکھی چنانچہ آپ کے مقام و مرتبہ کا اندازہ اس بات سے بخوبی لگایا جا سکتا ہے کہ بیشمار بلند مرتبہ اولیائے کرام نے آپؒ کے حضور حاضری دی جن میں سے میں اپنی معلومات کے مطابق چند ایک کے اسماء گرامی پیش کرتا ہوں۔

- حضرت خواجہ شمس الدین صاحب سیالویؒ
- حضرت اللہ بخش صاحب تونسویؒ
- حضرت پیر سید مہر علی شاہ صاحب گولڑویؒ
- حضرت پیر حافظ عبدالکریم صاحبؒ عید گاہ راولپنڈی
- حضرت خواجہ قاسم صادق صاحب موہڑویؒ
- حضرت سیّد شرف علی شاہ صاحبؒ علی پور راولپنڈی
- حضرت سیّد سخی معظم قلندرؒ جلہاری ضلع راولپنڈی
- حضرت خواجہ پیر غلام حیدر شاہ صاحبؒ جلالپور شریف
- حضرت میاں محمد بخش صاحبؒ عارف کھڑی شریف
- حضرت مولٰنا عبدالحکیم صاحبؒ پوتے کا کا صاحبؒ نوشہرہ

یہ وہ قابلِ ذکر ہستیاں ہیں جنھوں نے حضور بابا صاحب کلیامیؒ کی حیات بابرکات میں آپ کے حضور حاضری دی۔ (مؤلف)